رنگین شمارہ

بفیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

بفیضانِ نظر

سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخم حضرتِ سیِّدُنا

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۸ھ

ستمبر 2017ء

ص 05 قربانی خوش دلی سے کیجئے

ص 29 تعمیرِ خانۂ کعبہ

مدنی مذاکرے کے سوال جواب ص 07

گناہوں سے پاک حج ص 04

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر

یارب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
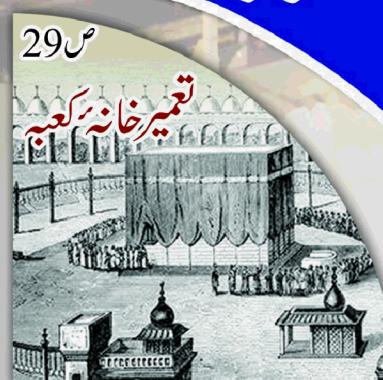
شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! **دعوتِ اسلامی** کیلئے قُربانی کی کھالیں جمع کرنے والوں، دینے دِلانے والوں اور والیوں، اَلغرض اِس نیک کام میں جو جس طرح کا بھی تعاوُن کریں اُن سب کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالامال فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

عیدِ قُربان پر صفائی ستھرائی کا خیال رکھئے

ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام کا مہینا کیا آتا ہے ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، اس مہینے کی 10، 11 اور 12 تاریخ کو مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے خلیل حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسَّلام کی یاد تازہ کرنے کے لیے قُربانی کا اہتمام کرتے ہیں۔ گلیوں، بازاروں اور شاہراہوں پر قُربانی کے جانور دِکھائی دیتے ہیں۔ قُربانی کے جانوروں کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے خوب نہلایا، سجایا اور چمکایا بھی جاتا ہے یقیناً **اچھی اچھی نیتوں** کے ساتھ اِنہیں نہلانے، جائز سجاوٹ کے ذَریعے سجانے اور چمکانے میں کوئی حرج بھی نہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے گھر، گلی اور محلے کی صفائی و ستھرائی پر بھی خصوصی توجُّہ دینی چاہئے۔ عموماً گلی کوچوں میں جہاں جانور باندھے جاتے ہیں وہاں **صفائی وستھرائی** کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا، کہیں جانوروں کا چارا بکھرا نظر آتا ہے تو کہیں گوبر کا ڈھیر، اس کے ساتھ ساتھ قربانی کے جانوروں کے مالکان کے جوتے اور لباس وغیرہ بھی نجاست سے آلودہ نظر آتے ہیں۔

یاد رکھئے! اِنسانی طبیعت اپنے قُرب و جوار سے بہت جلد اَثر قبول کرتی ہے اور اَچھے یا بُرے ماحول کے اَثرات اِنسانی زندگی پر ضَرور مُرتب ہوتے ہیں لہٰذا اِنسان کو چاہئے کہ وہ جس گھر، محلے اور علاقے میں رہتا ہے اُسے صاف ستھرا رکھنے میں اپنا کردار اَدا کرے۔ گھر، محلے اور علاقے کا صاف ستھرا ہونا معاشرے کے اَفراد کی نفاست، اچھے مزاج، پُروقار زندگی اور خوبصورت سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو صاف ستھرا رہنے کا حکم دیا ہے، خواہ یہ صفائی جسمانی ہو یا روحانی، فَرد کی ہو یا مُعاشرے کی، گھر کی ہو یا محلے کی، اَلغرض اِسلام جسم و روح، دِل و دماغ اور قُرب و جوار کو صاف ستھرا رکھنے کا دَرس دیتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: **اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے پاکی کو پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے ستھرے پن کو پسند کرتا ہے، کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے، جواد ہے سخاوت کو پسند فرماتا ہے تو تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔**

(ترمذی، 4/365، حدیث: 6808)

اِس حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: ظاہری پاکی کو طہارت کہتے ہیں اور باطنی پاکی کو طیب اور ظاہری باطنی دونوں پاکیوں کو "نظافۃ" کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالٰی بندے کی ظاہری باطنی پاکی پسند فرماتا ہے بندے کو چاہئے کہ ہر طرح پاک رہے جسم، نفس، روح، لباس، بدن، اخلاق غرضکہ ہر چیز کو پاک رکھے صاف رکھے، اقوال، افعال، احوال عقائد سب درست رکھے۔ اللہ تعالٰی ایسی نظافت نصیب کرے۔

("اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو" کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں:) یعنی اپنے گھر تک صاف رکھو لباس، بدن وغیرہ کی صفائی تو بہت ہی ضروری ہے **گھر بھی صاف رکھو** وہاں کوڑا جالا وغیرہ جمع نہ ہونے دو۔ ("یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو" کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں:) کیونکہ یہود اپنے گھر کے صحن صاف نہیں رکھتے۔

(مراٰۃ المناجیح، 6/192 ملتقطاً)

بقیہ صفحہ 10 پر ملاحظہ کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فہرس (Index)

☆اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اَہلسنّت کے مفتی حافِظ محمد کفیل عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالی نے فرمائی ہے ۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔ https://www.dawateislami.net/magazine

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۸ھ | ستمبر 2017ء

جلد:1 | شمارہ:9

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ہدیہ فی شمارہ (سادہ): 35

ہدیہ فی شمارہ (رنگین): 60

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (سادہ): 800

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (رنگین): 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں

سالانہ ہدیہ (سادہ): 419 سالانہ ہدیہ (رنگین): 720

☆ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے بارہ کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 720 12 شمارے سادہ: 420

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ“

یعنی تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(معجم کبیر، 3/82، حدیث:2729)

حمد/ مُناجات

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب
روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یارب

دکھادے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی
بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب

بوَقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یارب

تِری مَحبّت اُتر جائے میری نَس نَس میں
پئے رضا ہو عطا عشقِ مصطفٰی یارب

جواب قبر میں مُنکَر نکیر کو دوں گا
ترے کرم سے اگر حوصَلہ ملا یارب

بروزِ حشر چھلکتا سا جام کوثر کا
بدستِ ساقیِ کوثر ہمیں پِلا یارب

بقیعِ پاک میں عطّار دَفن ہو جائے
برائے غوث و رضا از پئے ضِیا یارب

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص87
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت/ اِستغاثہ

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا رَوضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

آبِ زَمزم تو پِیا خُوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جُودِ شہِ کوثَر کا بھی دریا دیکھو

خُوب آنکھوں سے لگایا ہے غِلافِ کعبہ
قَصرِ محبوب کے پَردے کا بھی جَلوہ دیکھو

مہرِ مادَر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کَرَم اُن کا دیکھو

دھو چُکا ظُلمتِ دل بوسۂ سنگِ اَسْوَد
خاک بوسیِ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

جمعۂ مکّہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عیدِ دَوشَنُبہ دیکھو

غور سے سُن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صَدا
میری آنکھوں سے مِرے پیارے کا روضہ دیکھو

حدائقِ بخشش، ص127
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن

مَنقَبت

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی
ملا ہے فیضِ عثمانی ملا ہے فیضِ عثمانی

رکھا مَحصور ان کو بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

نبی کے نور دوٗ لیکر وہ ذُوالنُّورَین کہلائے
انہیں حاصل ہوئی یوں قُربتِ محبوبِ رحمانی

ہم ان کی یاد کی دھومیں مچائیں گے قیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب اعدائے عثمانی

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قَطرہ
عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی

عُلوِّ شان کا کیوں کر بَیاں ہو آپ کی پیارے
حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

سُخن آکر یہاں عطّار کا اِتمام کو پہنچا
تِری عظمت پہ ناطِق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص584
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

تفسیرِ قرآنِ کریم

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

گناہوں سے پاک حج

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّؕ﴾ ترجمہ: حج چند معلوم مہینے ہیں تو جو اِن میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو۔(پ2،البقرہ:197)

تفسیر حج ایک مُقدّس عبادت ہے جس کے ارکان کی ادائیگی برکت والے شہر مکّۂ مکرمہ کے مقدس مقامات یعنی خانۂ کعبہ کے ارد گرد، صفا و مروہ پر اور حُدودِ مکّہ سے باہر معزّز و محترم مقامات مِنٰی، مُزدَلِفہ اور عَرَفات میں ہوتی ہے۔ سفرِ حج ادب، احترام، تعظیم، بندگی، محبت، وارفتگی اور اطاعت کا سفر ہے جس میں ہر قدم پر شَرعی احکام کے زیور سے آراستہ رہنے کا حکم ہے، اس لئے اس سفر کو گناہوں سے آلودہ کرنا سخت معیوب اور نہایت ناپسندیدہ ہے۔ شروع میں مذکور آیتِ قرآنی میں حکم دیا گیا ہے کہ جو شخص احرام باندھ کر نیت و تلبیہ کے ساتھ حج شروع کرلے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی حلال بیوی کے سامنے بھی ہم بستری کا تذکرہ کرے اور نہ ہی زبان کو فحش و بیہودہ گفتگو سے آلودہ کرے، کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور کسی سے بھی دنیاوی معاملے میں جھگڑا نہ کرے یعنی بندے پر لازم ہے کہ اس کا حج گناہوں سے پاک ہو اور اس کے ساتھ ساتھ دورانِ حج اور ارکانِ حج کی تکمیل کے بعد کثرت سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْۚ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مَشعرِ حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔(پ2، البقرہ: 198) اور ارشاد فرمایا: ﴿فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: پھر جب اپنے حج کے کام پورے کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ (ذکر کرو)۔(پ2، البقرہ: 200)

حج کے سفر میں بطورِ خاص گناہوں سے بچنے اور ذکرِ الٰہی کی کثرت کا حکم ہے لیکن افسوس! فی زمانہ حج کا سفر ابھی شروع نہیں ہوتا کہ میڈیکل کے جعلی سرٹیفکیٹ اور جھوٹے مَحرم بنا کر گناہوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جبکہ دوسری طرف سفر ختم ہوجاتا ہے لیکن گناہ ختم نہیں ہوتے جیسے ریاکاری وحُبِّ جاہ اور ملاقات کے لئے نہ آنے والوں کی غیبتیں وغیرھا وَالْعِیاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ لوگ نیکیاں کمانے اور مغفرت پانے کے سفر میں گناہوں کا انبار لئے وطن واپس لوٹتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نہایت مقدّس سفر ہے، نیکیوں کے اس سفر میں اجر و ثواب کے خزانے جمع کریں، ہر قدم پر ذکر و دُرود، احکامِ شَرع کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی، مسلمانوں کی خیر خواہی، حاجیوں کی خدمت، بوڑھوں کی تکریم، چھوٹوں پر شفقت، خود گناہوں سے اجتِناب اور دوسروں کو ان سے مُمانَعت نیز نیکیوں کی دعوت کو اپنا معمول بنالیں۔ ایسے سفر کریں کہ خالق بھی راضی ہو اور مخلوق بھی خوش۔ یوں نہ ہو کہ حج کے ضروری مسائل نہ سیکھ کر، یونہی ان پر عمل نہ کرکے اور سفر میں نمازیں قضا کرکے نیز مقدّس مساجد میں دنیاوی باتیں کرکے، ہوٹلوں اور منٰی و عرفات میں غیبتوں میں مشغول رہ کر، مسجدِ حرام و منٰی و عرفات جیسے مقدس مقامات پر بے پردگی اور بدنگاہی کرکے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر بیٹھیں اور اس بات کا بھی بہت خیال رکھیں کہ

بقیہ صفحہ 10 پر ملاحظہ کیجئے

مفتی ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

حدیث شریف اور اس کی شرح

قربانی خوش دِلی سے کیجئے

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ﴿مَاعَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَی اللہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ، اِنَّھَا لَتَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا، وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَقَعَ مِنَ الْاَرْضِ، فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا﴾ ترجمہ: یعنی دس(10) ذوالحجہ میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور بروزِ قیامت اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے لہٰذا اسے خوش دلی سے کرو۔ (ترمذی، 3/162، حدیث: 1498)

قربانی کیا ہے؟ مخصوص ایّام میں، مخصوص جانوروں کو بہ نیّتِ تقرُّب (یعنی ثواب کی نیت سے) ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، 3/327) قربانی کے دن، قربانی کرنے سے زیادہ کوئی عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں، اور جو پیسہ قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی دوسرا روپیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پیارا نہیں، اسے خوش دلی کے ساتھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (ترمذی، 3/162، حدیث: 1498، معجم کبیر، 11/14، حدیث: 10894)

ہر عضو کے بدلے اجر حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: (یوم النحر) عید کے دن عبادات میں سے افضل عبادت قربانی کا خون بہانا ہے اور یہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے تمام اَعضا کے ساتھ، بغیر کسی کمی کے ویسے ہی آئے گا جیسے دنیا میں تھا، تاکہ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اسے اجر (ثواب) ملے اور وہ جانور اس کے لئے پل صراط کی سواری ہو گا۔ **یومُ النحر کو قربانی ہی کیوں خاص؟** اس کے بارے میں فرماتے ہیں: ہر دن کسی عبادت کے ساتھ خاص ہے اور یومُ النحر ایسی عبادت کے ساتھ خاص ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ادا کیا یعنی قربانی کرنا اور تکبیر پڑھنا (یعنی تکبیرات تشریق) اور اگر انسان کے فدیہ میں کوئی چیز جانور کو ذبح کرنے سے زیادہ افضل ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے فدیہ میں اسے (یعنی جانور کو) ذبح نہ فرماتے۔ **خوش دلی کے ساتھ قربانی کریں** حدیث مبارکہ کے الفاظ "فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا" کی شرح میں مزید فرماتے ہیں: جب تم نے جان لیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قبول کرتا ہے اور اس کے بدلے میں تمہیں کثیر ثواب عطا فرماتا ہے تو تمہیں چاہئے کہ خوشی سے قربانی کرو نہ کہ اسے ناپسند و بوجھ سمجھتے ہوئے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 3/574، تحت الحدیث: 1470)

قربانی، رقم صدقہ کرنے سے افضل کیوں ہے؟ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: قربانی میں مقصود خون بہانا ہے گوشت کھایا جائے یا نہ کھایا جائے (یعنی قربانی کرنے والا خود کھائے یا سارا ہی خیرات کر دے یا کسی کو ہبہ کر دے) لہٰذا اگر کوئی شخص قربانی کی قیمت ادا کر دے یا اس سے دُگنا تگنا گوشت خیرات کر دے، قربانی ہرگز ادا نہ ہو گی اور کیوں نہ ہو کہ قربانی حضرت خَلِیْلُ اللہ (علیہ السّلام) کی نقل ہے، اُنہوں نے خون بہایا تھا گوشت یا پیسے خیرات نہ کئے تھے اور نقل وہی درست ہوتی ہے جو مطابق اصل ہو۔ اب کتنے بے وقوف ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں اتنی قربانیاں نہ کرو جن کا گوشت نہ کھایا جاسکے۔ **قربانی کی قبولیت** اس بارے میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: اور اعمال تو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں اور قربانی کرنے سے پہلے ہی، لہٰذا قربانی کو بیکار جان کر یا تنگ دلی سے نہ کرو ہر جگہ عقلی گھوڑے نہ دوڑاؤ۔

(مراۃ المناجیح، 2/375 ملخصًا)

قضا کی قسمیں

دوسری قسط

محمد کامران عطاری مدنی

(1) مُبْرَمِ حقیقی یہ وہ قسم ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم اور حکم میں اَٹَل ہے اور کسی کی دُعا یا کوئی نیک کام کرنے سے تبدیل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: میرے یہاں بات بدلتی نہیں۔ (پ26،ق:29)

(2) معلّق شبیہ بہ مُبْرَم یہ قِسم تبدیل تو ہوسکتی ہے لیکن اس کی تبدیلی صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں ہوتی ہے مُقَرَّب فرشتے بھی اس کی تبدیلی سے لاعلم ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ مُبْرَم کے مُشابہ ہوتی ہے۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں کی دعا اور التجا کے سبب تبدیل ہوجاتی ہے۔

ولی کی دعا سے شقی، سعید ہوگیا (حکایت) منقول ہے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیٹوں کا ایک استاد تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کشف کے ذریعے دیکھا کہ اس کی پیشانی پر شقی (بدبخت) لکھا ہوا ہے، اس کا تذکرہ اپنے بیٹوں سے کیا، بیٹوں نے مؤدّبانہ عرض کی: آپ ان کی خوش بختی کی دعا فرمائیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے لئے دعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دعا کی برکت سے ان کی شقاوت (بدبختی) کو سعادت (خوش بختی) سے بدل دیا۔

(تفسیر مظہری، پ13، الرعد، تحت الآیۃ:39)

(3) مُعَلَّق محض اس میں تبدیلی علمِ الٰہی کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے علم اور ان کے صُحُف (رجسٹروں) میں مذکور ہوتی ہے۔ لہٰذا والدین یا اولیا کی دعا یا نیک کام وصدقہ وخیرات کرنے سے ٹَل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/12)

دوسری اور تیسری قسم کا تبدیل ہونا قراٰنِ پاک اور حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے۔ (پ13، الرعد: 39)

اسی طرح حدیثِ پاک میں ہے: فَاِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ بیشک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

(الترغیب فی فضائل الاعمال، 1/54، حدیث:150)

(قضا کی ان تین اقسام کا بیان المعتمد المستند اور مکتوباتِ امام ربانی، 1/123 تا 124، مکتوب نمبر:217 میں بھی تفصیل سے کیا گیا ہے۔)

تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف نہیں ہے تقدیر کی ان اقسام کو سمجھ لینے سے اس سوال کہ "اگر بیماری، تکلیف، بے روزگاری ہماری تقدیر میں لکھ دی گئی ہے تو ہم علاج کیوں کریں؟ یا روزگار کیوں تلاش کریں؟" کا جواب بھی مل گیا ہوسکتا ہے کہ تقدیر میں یہ لکھا ہو کہ اگر یہ فُلاں علاج کرے گا تو صحت یاب ہوجائے گا یا اپنے ماں باپ کی خدمت کرے گا تو اس کی تکلیف یا بے روزگاری دور ہوجائے گی لیکن ہمیں اس بات کا علم نہیں، لہٰذا ہمیں تقدیر پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرنے کے لئے تمام جائز تدابیر اختیار کرنی چاہئیں اور ایک بہترین تدبیر دعا کرنا بھی ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ شَقِیًّا فَامْحُنِیْ وَاکْتُبْنِیْ سَعِیْدًا۔ اے اللہ! اگر تو نے مجھے بدبخت لکھ دیا ہے تو اس بات کو مٹا دے اور مجھے خوش بخت لکھ دے۔ (شرح اربعین نوویہ، ص31)

(بقیہ اگلے شمارے میں ملاحظہ فرمائیے)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

ایک بکرا پورے گھر کی طرف سے ذَبْح کرنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ قربانی میں ایک بکرا پورے گھر کی طرف سے ذبح کر دیتے ہیں تو کیا اس طرح کرنے سے پورے گھر کی طرف سے قربانی ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی نے ایک بکرا پورے گھر کی طرف سے قربانی میں ذَبْح کر دیا تو گھر کے کسی بھی فَرْد کی طرف سے قربانی ادا نہیں ہو گی کیونکہ ایک بکرے کی قربانی صرف ایک ہی فرد کی طرف سے ادا ہوتی ہے۔ جیسے بچّوں کے اَبُّو پر قربانی واجِب ہے تو اب ایک بکرا ان کی طرف سے ہی ذبح کیا جائے گا کسی اور کی اس میں نیّت نہیں کی جائے گی اور اگر بچّوں کی امّی پر بھی قربانی واجب ہے تو اب دونوں کی طرف سے دو بکرے الگ الگ ذبح کئے جائیں گے کیونکہ ایک بکرا دونوں کی طرف سے قربانی میں ذبح نہیں کیا جاسکتا، یہی مسئلہ بھیڑ اور دُنبے (Sheep) کا بھی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنیں نماز کب پڑھیں؟

سوال: اسلامی بہنوں کو اذان کے فوراً بعد نماز پڑھنی چاہئے یا مسجد کی جماعت ہونے کے بعد؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز غَلَس (یعنی اوّل وقت) میں (پڑھنا) مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔ (بہارِ شریعت، 1/ 452) اگر اذان ہوتے ہی کسی اسلامی بہن نے نماز پڑھ لی، مسجد کی جماعت ختم ہونے کا انتظار نہیں کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ اسی طرح فجر کی نماز اوّل وقت میں نہیں بلکہ دیر سے پڑھی مگر وقت خَتْم ہونے سے پہلے پڑھی تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

قربانی کے لئے افضل دن

سوال: قربانی کے لئے افضل دن کون سا ہے؟

جواب: قربانی کے لئے افضل دن عید کا پہلا دن یعنی 10 ذوالحجۃ الحرام ہے البتّہ 11 اور 12 ذوالحجہ کو بھی قربانی کرنا جائز ہے مگر 12 ذوالحجہ کو غُروبِ آفتاب کے بعد قربانی نہیں کی جاسکتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بلّی مُرغی کا سَر کھا جائے تو کیا کریں؟

سوال: اگر بلّی مُرغی پر جھپٹّا (جھ۔پٹ۔ٹا) مار کر اس کا سَر کھا جائے اور مرغی تڑپ رہی ہو تو اسے کس طرح ذَبْح کریں؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: بلّی نے مُرغی کا سَر کاٹ لیا اور وہ ابھی زندہ ہے پھڑک رہی ہے ذبح نہیں کی جاسکتی۔ (بہارِ شریعت، 3/320)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

قربانی کا جانور مَر جانے، گُم ہو جانے یا چوری ہو جانے کا مسئلہ

سوال: اگر کسی کا قربانی کا جانور مَر جائے، گُم ہو جائے یا چوری ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: قربانی کا جانور مَر گیا تو غنی (یعنی صاحبِ نصاب) پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذِمّے دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گُم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مِل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچِہ اُس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرَج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صَدَقہ کرے۔ ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا تو اب وہ تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ کرنا) واجِب نہ رہا۔

(بہارِ شریعت، 3/ 342)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

عَرَفات کا میدان اور وُقوف

سوال: عَرَفات کے میدان میں کس جگہ وُقوف کرنا (یعنی ٹھہرنا) افضل ہے؟

جواب: عَرَفات کا پورا میدان سوائے "بطنِ عُرَنہ" کے وُقوف کی جگہ ہے البتّہ جَبَلِ رحمت کے قریب وُقوف کرنا (یعنی ٹھہرنا) افضل ہے کیونکہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس کے قریب ہی وُقوف فرمایا تھا۔

ہو مجھ پہ کرم صدقے سلطانِ دنا کے
دِکھلا دے مَناظر مجھے عَرَفات و منیٰ کے
کہتا تھا پھر اللہ مجھے حج پہ بلانا
اے عازمِ طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص263)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے کس خاتون کے کان چھیدے گئے؟

سوال: سب سے پہلے کس خاتون کے کان چھیدے گئے تھے؟

جواب: سب سے پہلے حضرتِ سیّدتنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے کان چھیدے گئے تھے اور اُسی وقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔ (ماخوذ از غمز عیون البصائر، 3/295)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

قربانی کے جانور پر سُواری کرنا کیسا؟

سوال: کیا قربانی کے جانور مثلاً اُونٹ (Camel) پر سُواری کر سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کی نیّت سے جب کوئی جانور لے لیا جائے چاہے وہ اُونٹ ہو یا گائے، بکری وغیرہ اس پر سُواری کرنا مکروہ و ممنوع ہے۔ اگر کوئی قربانی کے جانور پر سُواری کرے تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئے گی اُتنی مِقدار میں صَدَقہ کرنا پڑے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/347)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

خواب میں طلاق دینا کیسا؟

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو خواب میں طَلاق (Divorce) دے دی تو کیا طَلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: خواب میں طَلاق دینے سے طَلاق نہیں ہو گی۔

(حاشیہ چلپی علی تبیین الحقائق، 3/34)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

یکم محرّمُ الحرام کو بِسْمِ اللہ لکھنے کی فضیلت

یکم محرّمُ الحرام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 130 بار (ہاتھ سے) لکھ کر (یا ہاتھ سے لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لے) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (فیضانِ سنّت، ص136- بحوالہ شمس المعارف، ص38)

(ہاتھ سے لکھے ہوئے تعویذ کی جو برکتیں ہوتی ہیں، وہ فوٹو کاپی یا کمپوز شدہ کی نہیں ہوتیں)

ابو الحسان عطاری مدنی

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

ماہِ ذُوالحِجۃ الحرام میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت ہوئی، اس نسبت سے مشہورِ زمانہ سلامِ رضا "مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" سے دو اشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں۔

دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بَہی
زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص312 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الفاظ و معانی دُرِّ مَنْثُورِ قرآں: قراٰنِ پاک کے بکھرے ہوئے موتی۔ سِلْکِ بَہی: خوبصورت ہار۔ زَوجِ دو نُورِ عِفّت: دو عِفّت مآب نُورانی شہزادیوں کے شوہر۔ صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ: ہدایت کی قمیص والے۔ حُلّہ پوشِ شہادت: شہادت کا لباس پہننے والے۔ **شرحِ کلامِ رضا** ان دو اشعار میں حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی چار خوبیاں بیان کی گئی ہیں: (1) قراٰنِ کریم کو جَمْع کرنا (2) سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دو شہزادیوں سے یکے بعد دیگرے نکاح کا شَرَف پانا (3) مَسْنَدِ خلافت پر مُتَمَکِّن ہونا (یعنی خلیفہ بنایا جانا) (4) شہادت کا مرتبہ پانا۔ ان چاروں خوبیوں کی مختصر تفصیل درجِ ذیل ہے: **دُرِّ منثورِ قرآں کی سلکِ بہی** حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک دور میں جمعِ قراٰن کے تین کام کئے گئے: (1) حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں قرآن کریم جو تحریر کیا گیا تھا وہ مختلف صحیفوں (اجزاء) میں تھا ان تمام اجزاء کو ایک مصحف (کتاب) میں نقل کیا گیا (2) اُس مُصْحَف کے مختلف نسخے تیار کرکے اسلامی حکومت کے اہم شہروں میں بھیجے گئے (3) شروع اسلام میں قرآن کریم کو اپنے اپنے لہجے کے مطابق پڑھنے کی اجازت تھی، یوں مختلف لوگوں کے پاس مختلف لہجوں کے اعتبار سے لکھے ہوئے نسخے موجود تھے۔ ان مختلف لہجوں والے نسخوں پر تلاوت کرنا جھگڑے کا باعث بن رہا تھا، چنانچہ فتنہ کو ختم کرنے کے لئے آپ نے ایسے تمام نسخے تلف کروادیئے اور اللہ تعالٰی کی جانب سے نازل کردہ، اصل لغت قریش والے نسخے کو باقی رکھا اور اسی کو عام کیا تاکہ تمام امت ایک لُغَت پر جمع ہوجائے، ان وُجوہات کی بنا پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "جامعُ القراٰن" کہا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/ ص452، 441ملخصا) **زَوجِ دو نُورِ عفّت** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نکاح اپنی شہزادی حضرت سیّدتنا رُقَیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اور ان کے وصال کے بعد حضرت سیّدتنا اُمِّ کُلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا سے

فرمایا۔ (آپ کے علاوہ) دنیا میں ایسا کوئی (شخص) نہیں جس کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں! اس لئے آپ کو ذُوالنُّورَین (یعنی دو نُور والا) کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/405) **صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ** فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اے عثمان! اللہ تعالٰی تمہیں ایک قمیص پہنائے گا، اگر لوگ تم سے وہ اُتارنا چاہیں تو تم ان کی وجہ سے اُسے مت اتارنا۔ (ترمذی، 5/394، حدیث: 3725) یعنی اللہ تعالٰی آپ کو خِلافت عطا فرمائے گا۔ لوگ تم کو معزول کرنا چاہیں گے، تم ان کے کہنے سے خلافت سے دَستبرداَر نہ ہونا کیونکہ تم حق پر ہو گے وہ باطل پر۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/402) **حُلّہ پوشِ شہادت** 18 ذوالحجۃ الحرام 35 سنِ ہجری کو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔ (کراماتِ عثمانِ غنی، ص3)

بقیہ: تفسیر قرآنِ کریم

حقوق العباد ضائع کرکے، جگہ جگہ شور مچا کر، دوسروں کو برا بھلا کہہ کر بلکہ گالی تک دے کر، لڑائی جھگڑا مول لے کر، دوسروں کا سامان بلا اجازت استعمال کرکے، کمرے والوں کی نیند اور آرام خراب کرکے اور خانۂ کعبہ کو چُھونے یا حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا حَطِیم میں داخل ہونے کے لئے لوگوں کو دھکے مار کر سینکڑوں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے ساتھ مخلوقِ خدا کو ہر گز ناراض نہ کریں۔ یونہی نمازی کے آگے سے گزرنے کے گناہ سے بچیں۔ منیٰ و عرفات کے خیموں میں لوگوں سے الجھنے سے گریز کریں۔ طواف وسَعی و رَمی جمرات اور وُقوفِ مِنیٰ و مُزْدَلِفہ و عرفات کے مقامات زورِ بازو دکھانے، دوسروں پر غالب آنے اور دھونس جمانے کیلئے نہیں ہیں بلکہ عاجزی و تَذَلُّل اور خُضُوع و اِنکِسار کے ساتھ ربُّ العالمین سے مغفرت کی بھیک مانگنے کیلئے ہیں۔ خود کو ذرّۂ ناچیز سے کمتر سمجھتے ہوئے اپنی ذات کو بُھلادیں اور صرف مغفرت و رضائے الٰہی کی طلب میں عبادت و ریاضت اور خیر خواہیِ امت میں مشغول رہیں۔ اللہ تعالٰی ہمیں گناہوں سے پاک حج کی توفیق بار بار عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ: فریاد

خیال رہے کہ قربانی کا جانور ذَبح کرنے اور اس کا گوشت گھر لے جانے سے کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ گلی وغیرہ کی صفائی بھی ضَروری ہے۔ قربانی کے جانور کی غلاظت وہیں چھوڑ دینے یا اِدھر اُدھر پھینکنے یا کسی اور کے گھر کے آگے ڈال دینے کے بجائے اس کا مناسب اِہتمام کیجیے تاکہ صفائی بھی ہو جائے اور کسی کی دِل آزاری بھی نہ ہو۔ یوں ہی قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ وہ مسجد، گھر، دفتر اور مدرسے وغیرہ کی دَریوں، چٹائیوں اور دِیگر چیزوں کی صفائی و ستھرائی کا خیال رکھیں اور انہیں خون آلود ہونے سے بچائیں۔

عیدِ قربان کے اس پُرمسرت موقع پر میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ وہ اپنے گھر، گلی، محلے اور اِرد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے پر بھرپور توجُّہ دیں اور گلی محلوں کو گندگی سے بدبودار کرنے کے بجائے خوشبوؤں سے مشکبار کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ظاہر و باطن کی پاکیزگی نصیب کرے اور ہمیں صاف ستھرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

ابراراختر قادری عطاری

مدرسۃ المدینہ بالِغان

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے قراٰن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو دو حُلّے (جنّتی لباس) پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دنیا ادا نہیں کرسکتی تو وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قراٰن کو تھامنے کے سبب۔ (مستدرک للحاکم، 2/278، حدیث:2132)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قراٰن کریم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے اور سب سے افضل کتاب ہے۔ قراٰنِ کریم چونکہ عربی زبان میں نازِل ہوا ہے لہٰذا اسے عربی لب و لہجے میں ہی پڑھنے کا حکم ہے، مگر بدقسمتی! کہ مَخارِج کی دُرُستی کے ساتھ عربی لب و لہجے میں اب قراٰنِ کریم پڑھنے والے بہت ہی کم ہیں۔ یاد رکھئے! دُرُست مَخارِج کے ساتھ قراٰن پڑھنا فَرض ہے۔ اکثر لوگ ط ت، س ص ث، اء ع، ہ ح، ض ذ ظ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حروف بدل جانے سے اگر معنیٰ فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، 1/557، ملخصاً) جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مَشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ حُروف کی درست ادائیگی کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مُبتلا ہیں کہ نہ انہیں قراٰن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/570 ملخصاً)

لہٰذا ہمّت کیجئے! اور دُرست مخارج کے ساتھ قراٰن پاک پڑھنا سیکھئے اور اس کی تلاوت بھی کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی میں تعلیمِ قراٰنِ کریم کو اوّلین ترجیح حاصِل ہے اس وَقت دعوتِ اسلامی ملک و بیرونِ ملک مُتَعَدَّد شعبہ جات کے ذریعے تعلیمِ قراٰنِ کریم میں سرگرمِ عَمَل ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام مدرسۃ المدینہ بالِغان میں شرکت کرنا بھی ہے جس میں بالِغ اِسلامی بھائیوں کو دُرُست مَخارِج کے ساتھ مَدَنی قاعدہ و قراٰنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ "نَمازکے اَحْکام" سے وُضُو، غسل، نَماز، نَمازِ جنازہ، سنّتیں اور آداب کے ساتھ ساتھ فَرض عُلُوم سکھانے، مَدَنی دَرْس (درسِ فیضانِ سنّت) دینے، روز مَرّہ کی دُعائیں یاد کروانے، مَدَنی اِنْعامات پر عَمَل کی ترغیب، فِکْرِ مدینہ کرنے اور اِخْتِتامِ مجلس کی دُعا وغیرہ پڑھنے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ تادمِ تحریر (رمضان المبارک 1438ھ تک) ملک و بیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالِغان کی تعداد کم و بیش 13 ہزار 130 ہے۔ پچھلے 14 ماہ میں کم و بیش 3687 اِسلامی بھائی ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کر چکے ہیں، جبکہ مَدَنی قاعدہ مُکمّل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش 13 ہزار 619 ہے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روشن مستقبل

مَدَنی منّوں اور مَدَنی منّیوں کے لئے

مَنّ و سَلْویٰ

محمد بلال رضا عطاری مدنی

جب فرعون دریائے نِیل میں غَرَق ہو گیا تو اللہ عزّوجلّ نے بنی اِسرائیل کو حکم فرمایا کہ "قومِ عَمالِقہ" سے جنگ کرکے "ملکِ شام" کو آزاد کروائیں، چونکہ یہ قوم نہایت ظالِم اور جنگ کی ماہِر تھی، اس لئے اُن چھ لاکھ بنی اِسرائیلیوں نے جنگ سے اِنکار کر دیا۔ اِس نافرمانی کی یہ سزا ملی کہ وہ 40 سال تک 27 میل (Miles) کے رقبے پر مشتمل ایک میدان میں بھٹکتے رہے، یہ لوگ سامان اُٹھا کر سارا دن چلنے کے بعد رات میں کسی جگہ ٹھہر جاتے اور جب صُبح ہوتی تو وہیں موجود ہوتے جہاں سے چلے تھے۔ اِس جگہ کو "میدانِ تِیہ" (یعنی بھٹکتے پھرنے کی جگہ) کہا جاتا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام بھی اِسی میدان میں تشریف فرما تھے۔

میدانِ تِیہ میں ہونے والی عطائیں حضرتِ سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام کی دُعا سے بنی اِسرائیل کے کھانے کے لئے ہفتہ کے دن کے علاوہ روزانہ آسمان سے دو کھانے یعنی "مَنّ" اور "سَلْوٰی" نازِل ہوتے۔ "کوہِ طُور" کا ایک سفید پتّھر اُن کے پاس تھا، جب پانی کی حاجت ہوتی تو آپ علیہ السّلام اُس پر اپنی "جنّتی لاٹھی" مارتے اور بنی اِسرائیل کے 12 قبیلوں کے لئے 12 چشمے جاری ہو جاتے۔ دُھوپ سے بچاؤ کے لئے ایک بہت بڑا سفید پتلا بادَل سارا دن اُن پر سایہ کرتا۔ اندھیری رات میں میدان کے بیچ میں ایک نورانی سُتون اُترتا جس کی روشنی میں کام کاج کرتے۔ اُن کے بال (Hairs) اور ناخن (Nails) بڑے نہیں ہوتے تھے۔ کپڑے پھٹتے تھے نہ میلے ہوتے تھے۔ پیدائشی بچّوں کے جسم پر قُدرتی لِباس ہوتا جو جِسْم کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا جاتا۔

"مَنّ" و "سَلْوٰی" کیا تھا؟ "مَنّ" ایک میٹھی چیز تھی جو فَجر کے وَقْت سے سورج نکلنے تک ہر شخص کے لئے تقریباً 4 کلو اُترتی تھی، جب بنی اِسرائیل یہ میٹھی چیز کھا کھا کر اُکتا گئے تو اُنہوں نے آپ علیہ السّلام کی بارگاہ میں شِکایت کی، جس کے بعد اُن کے لئے "سَلْوٰی" اُتارا گیا، جو ایک بُھنا ہوا چھوٹا پرندہ تھا۔ "مَنّ" و "سَلْوٰی" قبض کرتا تھا نہ دَسْت لاتا تھا، رنگ، خوشبو اور ذائقے میں بے مثال تھا، ہر طبیعت و مزاج کو مُوافِق آتا تھا۔

نافرمانی کی سزا آپ علیہ السّلام کا حکم تھا کہ کھانا روز کا روز کھالیا جائے، سِوائے جُمعہ کے کل کے لئے بچا کر نہ رکھا جائے کہ ہفتہ کو "مَنّ" و "سَلْوٰی" نازِل نہیں ہوتا تھا، لیکن اُن لوگوں نے کھانا ذخیرہ کرنا شروع کر دیا، جس کی نحوست یہ ہوئی کہ ذخیرہ کیا ہوا کھانا سڑ گیا اور "مَنّ" و "سَلْوٰی" اُترنا بھی بند ہو گیا۔ (ماخوذ از عجائب القراٰن، ص24-31-33، صراط الجنان، 1/128-2/414، تفسیر بغوی، 1/43، تفسیر قرطبی، 1/331، تفسیر نعیمی، 1/348-352-9/273-277)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگر بنی اِسرائیل نہ ہوتے تو کبھی کھانا خراب ہوتا نہ گوشت سڑتا۔ (مسلم، ص596، حدیث: 3651) کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی دن سے شروع ہوا۔

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! انبیائے کرام علیہمُ السّلام اپنے اُمّتیوں پر شفیق اور اُن کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ نیک لوگوں کے وسیلے سے اللہ عزّوجلّ کی نعمتیں مانگنا، اپنی پریشانی میں اُن سے دعا کروانا اچّھا عمل ہے۔ اللہ عزّوجلّ بڑا رحیم و کریم ہے کہ بنی اسرائیل پر دورانِ قید کس قدر رحمتیں عطا فرمائیں۔ نافرمانی کی نحوست سے نعمتیں چھن بھی جاتی ہیں۔ گناہ سے انسان کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

صاف ستھرا رہئے

ذوالقرنین عطاری مدنی

فرضی حکایت زینب اور ریحان جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو ان کی حالت دیکھ کر امّی جان پریشان ہو گئیں۔ ریحان کے کپڑوں، ہاتھ، پاؤں اور چہرے پر مٹی لگی تھی جبکہ زینب کے کپڑوں پر جوس کے داغ تھے۔ امّی جان نے پوچھا: یہ تم دونوں نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ ریحان نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا: امی جان! اسکول کے میدان (Playground) میں کھیلنے کے دوران میرے ہاتھ منہ اور کپڑے گندے ہو گئے۔ زینب بولی: بریک (وقفے) کے دوران میں نے جوس پیا تھا جس میں سے کچھ میرے کپڑوں پر گر گیا۔ امّی جان نے کہا: جاؤ، پہلے تم دونوں نہا کر کپڑے تبدیل کرو، پھر میرے پاس آؤ۔

زینب اور ریحان کپڑے تبدیل کر کے آئے تو امی جان نے انہیں پاس بٹھایا اور محبت بھرے انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا: دیکھو بچو! صاف ستھرا رہنا بہت ضروری ہے، کیونکہ لوگ بھی صاف ستھرے بچوں کو پسند کرتے اور انہیں پیار کرتے ہیں جبکہ گندے بچوں کو اچھا نہیں سمجھتے۔ صاف ستھرا رہنا صحت کے لئے بھی ضروری ہے جبکہ گندگی باعثِ بیماری ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی صفائی ستھرائی کا خوب خیال رکھیں۔ ریحان نے کہا: امّی جان! ہمیں کن کن چیزوں میں صفائی کا خیال رکھنا چاہئے؟ امّی جان نے کہا: بہت سی چیزوں میں آپ کو اس کا خیال رکھنا ہو گا جیسے **1** کھانے سے پہلے ہاتھ دھویئے اور کلی کیجئے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ اور منہ (یعنی ہونٹ) دھو کر صاف کیجئے۔ **2** کھانا اور دیگر چیزیں کھاتے وقت اس بات کا خیال رکھئے کہ آپ کے ہاتھ، منہ اور کپڑے گندے نہ ہوں اور جس جگہ کھانا کھا رہے ہوں اسے بھی گندہ ہونے سے بچایئے۔ **3** اگر کوئی چیز کھاتے وقت ہاتھ یا منہ گندہ ہو جائے تو اسے اپنے کپڑوں سے صاف کر کے انہیں گندہ نہ کیجئے بلکہ ہاتھ منہ دھو کر تولیے (Towel) سے صاف کیجئے۔ **4** دن میں دو مرتبہ (صبح و شام مسواک سے) دانت صاف کرنے کی عادت بنایئے۔ **5** اسکول بیگ صاف ستھرا رکھئے، اگر اس پر مٹی وغیرہ لگ جائے تو اسے صاف کر دیا کریں۔ **6** اپنی کتابوں اور کاپیوں کی صفائی کا خاص خیال رکھئے، ان پر بلاوجہ لائنیں اور رنگ نہ لگایئے اور انہیں بے دردی سے بند کر کے ان کے صفحات کو ٹیڑھا (Fold) مت کیجئے بلکہ اچھے طریقے سے بند کیجئے اور بیگ میں اس طرح رکھئے کہ ان کی جِلد (binding) خراب نہ ہو۔ **7** اسکول کا لباس (Uniform) بھی صاف ستھرا رکھئے اور ان پر داغ دھبے نہ لگایئے، اسی طرح جوتے (Shoes) بھی صاف رکھئے۔ **8** اپنے کمرے اور اس میں موجود سامان جیسے الماری، پڑھنے کی ٹیبل، کرسی وغیرہ کی صفائی رکھئے۔ **9** گھر میں کچرا نہ پھیلایئے۔ **10** کھیلتے وقت کپڑوں اور ہاتھ پاؤں وغیرہ کو گندہ ہونے سے بچایئے۔ یہ سن کر دونوں نے نیت کی: امّی جان! ہم آئندہ اپنی صفائی کا خوب خیال رکھیں گے اور آپ کو شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کپڑے میں رکھوں صاف تو دل کو مِرے کر صاف
مولیٰ تو مدینہ مِرے سینے کو بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص114)

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

شیر اور ہاتھی

سیّد منیر رضا عطاری مدنی

فرضی حکایت ایک دفعہ جنگل کے بادشاہ شیر نے غُرور و تکبّر کے نشے میں مست ہو کر ہاتھی سے جھگڑا کر لیا، ہاتھی نے شیر کو مار مار کر لہو لُہان کر دیا، شیر بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگا۔ زخم زیادہ ہونے کی وجہ سے شیر کو صحّتیاب ہونے میں کافی دن لگ گئے، ایک دن شیر پہاڑ پر کھڑا جنگل کا نظّارہ کر رہا تھا کہ اُسے وہی ہاتھی نیچے سے گزرتا ہوا نظر آیا، بلندی کی وجہ سے ہاتھی اسے چھوٹا لگنے لگا اُس نے پہاڑ سے ہی ہاتھی کو للکار کر کہا: اب تُو میرے سامنے آ! پچھلا سارا حساب برابر کر دوں گا۔ ہاتھی نے شیر سے کہا: ”یہ تُو نہیں بلکہ پہاڑ کی بلندی بول رہی ہے“ اور چلتا بنا۔

پیارے پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! غُرور و تکبّر کا انجام بُرا ہوتا ہے جیسا کہ اس حکایت میں شیر کے ساتھ ہوا، وہ تو جانور تھا لیکن ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انسان اور مسلمان ہیں، ہمیں تکبّر سے ضرور بچنا ہے۔ تکبّر کرنے والے کو اللہ تَعَالٰی پسند نہیں فرماتا۔ تکبّر گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ جب اللہ تَعَالٰی نے شیطان کو حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، شیطان نے تکبّر کیا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تَعَالٰی نے اسے ہمیشہ کے لئے لعنتی (رحمت سے دُور) کر دیا۔ لہٰذا ہمیں کبھی بھی کسی کو اپنے سے کمتر اور حقیر نہیں سمجھنا چاہئے، کوئی امیر کسی غریب کو، ذہین نالائق کو، خوبصورت بد صورت کو، طاقت وَر کمزور کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ دولت، ذِہانت، خوبصورتی اور طاقت سب اللہ تَعَالٰی کی دی ہوئی نعمتیں ہیں، اللہ تَعَالٰی جب چاہے ہم سے یہ نعمتیں واپس لے سکتا ہے۔ ہمیں اللہ تَعَالٰی کی ناراضی سے ڈرنا چاہئے اور تکبّر جیسی بُری صِفَت سے بچنا چاہئے اللہ تَعَالٰی ہمیں غرور و تکبّر سے محفوظ فرمائے اور عاجزی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں زبان جیسی اَنمول نعمت سے نوازا ہے، زَبان اگرچہ بظاہر گوشت کی ایک بوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمٰن کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اِس کی قدر تو شاید گونگا (Dumb) ہی جان سکتا ہے۔ زَبان کا دُرُست اِستعمال جنّت جبکہ غَلَط اِستعمال جہنّم میں پہنچا سکتا ہے۔ بعض اوقات انسان زبان سے کوئی ایسی بُری بات بول دیتا ہے جس سے ربّ تعالٰی ہمیشہ کے لئے اُس سے ناراض ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ پہلے تولیں، بعد میں بولیں یعنی سوچ سمجھ کر بات کیا کریں۔ یاد رہے! بغیر سوچے سمجھے بول پڑنا بے وقوف آدمی کا کام اور جلد باز ہونے کی نشانی ہے۔ اِس ضِمن میں چند مَدَنی پھول قبول کیجئے!

- والدین، استاد، پیر و مرشد وغیرہ کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے ان سے گفتگو کیجئے۔
- موقع اور مجلس دیکھ کر گفتگو کیجئے۔
- مہمانوں کی موجودگی میں والدین سے فرمائش کر کے اپنی بات منوانا اور دوستوں کی بیٹھک میں گھریلو معاملات پر بات چیت کرنا بالکل مناسب نہیں۔
- ہمیشہ ایسی گفتگو کیجئے جس سے کسی کا دل نہ دکھے۔
- شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”جس کو یہ گُر مل گیا کہ کہاں کیا بولنا ہے تو وہ کامیاب ہو گیا“ اِس کے لئے مَدَنی مُذاکروں میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ ہمیں ہر ایک سے سوچ سمجھ کر بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عرفان حفیظ عطاری مدنی

حج ایک اہم عبادت ہے چونکہ اس کے اَفعال کی ادائیگی چند مخصوص مقامات اور ایّام میں ہوتی ہے۔ اس کے اَفعال میں بھول اور غَلَطِیوں کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے یہی مُعاملہ عمرے میں بھی ہوتا ہے لہٰذا حج و عمرہ کی سعادت پانے والوں کے لئے شَرْعی مسائل سیکھنا اور ان کو یاد رکھنا بے حد ضروری ہے، زہے نصیب کہ عُلمائے اہلِ سنّت سے حج اور عمرہ کے معمولات عملی طور پر سیکھ لئے جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شخصیت بلاشبہ تقویٰ، عشقِ مصطفےٰ اور عِلْم و عمل کا حسین مجموعہ ہے۔ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قراٰن و سنّت اور فُقَہائے کرام کی تحقیقات کے ساتھ ساتھ اپنے مُشاہَدے اور تجرِبے کی روشنی میں حج وعمرہ کے شرعی مسائل پر مُشتَمِل کتاب بنام "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" مُرتَّب فرمائی ہے جو برسوں سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہی ہے اور اس کی مقبولیت کا عالَم یہ ہے کہ اردو کے علاوہ انگلش، سندھی، ہندی، گجراتی اور بنگلہ زبان میں بھی اس کا تَرجَمہ ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ پیچیدہ (Complicated) مسائل کو قلم و زبان کے ذریعے اس طرح سمجھاتے ہیں کہ معمولی سمجھ بُوجھ رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرزِ تحریر کو "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" میں دیکھا جاسکتا ہے جس میں حج و عمرہ کے مسائل سادہ اور عام فہم انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کی ایک نمایاں خُصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں جدید مسائل کا اِضافہ اور جگہ جگہ اہم احتیاطیں مذکور ہیں یوں کہا جاسکتا ہے کہ "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" اپنے موضوع پر ایک جامع تالیف ہے جو قاری (پڑھنے والے) کی علمی پیاس دور کرتی ہے۔

چونکہ یہ کتاب ایک عاشقِ مدینہ کے مبارک قلم سے نکلی ہے اس لئے سَطر سَطر سے مَحبّت کی مَہک ملے گی۔ حج و عمرہ کے مسائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عاشقانِ رسول کے لئے مَقاماتِ مُقدَّسہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ مکّۂ مکرّمہ اور مدینۂ مُنوَّرہ کی زیارتیں الگ سے دَرْج کی گئی ہیں۔ مُواجَہہ شریف کی وضاحت امامِ اَہلِ سنّت علیہ الرَّحمہ کی تحقیق کے مطابق بیان کی گئی ہے۔ اسلامی بہنوں اور بچوں کے مسائل کو علیٰحدہ عنوان دیا گیا ہے۔ حسبِ موقع زائرینِ حرمین کے مختلف واقعات بھی شامل کئے گئے ہیں تاکہ ذوق و محبّت میں مزید اضافہ ہو۔ مختلف مَراحل کی دعائیں بھی کتاب کی زینت ہیں۔ یوں تو پوری کتاب ہی قابلِ مُطالَعہ ہے لیکن آخر میں سُوال جواب کی صورت میں مذکور مسائل حاجی کی کئی اُلجھنوں (Confusions) کو دُور کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں۔

ماخذ و مَراجع کی فہرست (Index) سے پتا چلتا ہے کہ اس کتاب کی تیاری کے لئے تقریباً 58 کُتُبِ احادیث وفقہ اور ان کی شُرُوحات سے اِستِفادہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَّۃً خرید کر خود پڑھئے اور عازِمینِ حج کو تحفے میں پیش کیجئے نیز اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے پڑھا اور ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے۔ www.dawateislami.net

مُصافحہ و مُعانَقہ کی سنّتیں اور آداب

محمد آصف خان عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات سلام و مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ (علیھم الرضوان) ہے بلکہ سنّتِ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/355)

مُصافحہ اور مُعانَقہ کی نیّتیں ہاتھ ملانے کی سنّتِ کو زندہ رکھوں گا، سنّت کے مطابق دونوں ہاتھوں سے بلاحائل مصافحہ کروں گا، مصافحہ کے دوران دُرود شریف پڑھوں گا، مُعانقہ (یعنی گلے ملنے) کی سنّت ادا کروں گا۔

سنّتیں، آداب اور حکمتیں

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: کیا صحابۂ کرام علیہم الرضوان آپس میں مصافحہ فرمایا کرتے تھے؟ تو حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جواب دیا: ہاں۔ (بخاری، 4/177، حدیث: 6263) جب دو دوست آپس میں ملتے، مُصافَحہ کرتے اور نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، 6/471، حدیث: 8944) ہاتھ ملاتے وقت دُرود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: **یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) مصافحہ کرتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دوران جو دعا مانگیں، قبول ہوگی یہاں تک کہ ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغْفِرت ہو جائے گی۔ (مسند احمد، 4/286، حدیث: 12454 ماخوذاً) **حکمت** آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دور ہوتی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص7) دونوں طَرَف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں، مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے، بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔ (101 مدنی پھول، ص8) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے، ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے دہنے سے یوں ملائے کہ ہر ایک کا دہنا ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/471) مصافحہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے انگوٹھے کو معمولی سا دبانا چاہئے۔ (بہارِ شریعت، 3/471 ماخوذاً) **حکمت** انگوٹھے میں ایک رَگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/471) بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/472) ☆معانقہ (یعنی گلے ملنا) سنّت ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 8/614) نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیّدُنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد، 4/455، حدیث: 5220) بعد نمازِ عِیدَین مسلمانوں سے معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہارِ خوشی کا ایک طریقہ ہے۔ یہ معانقہ بھی جائز ہے، جبکہ محلِّ فتنہ نہ ہو مثلاً اَمْرَدِ خوبصورت سے معانقہ کرنا کہ یہ محلِّ فتنہ ہے۔

(بہارِ شریعت، 3/471)

مدنی کلینک و روحانی علاج

کاشف شہزاد عطاری مدنی

گوشت کا استعمال

(اس مضمون کی تیاری میں مدنی چینل کے سلسلے "مدنی کلینک" سے بھی مدد لی جاتی ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بڑی نعمت "حلال گوشت" (Meat) بھی ہے۔ **جنّت میں گوشت** گوشت ایک ایسی نعمت ہے جو جنّت میں بھی دستیاب ہوگی چنانچہ اہلِ جنّت کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ(۲۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں۔ (پ27، الطور: 22) **پسندیدہ کھانا** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا۔ (اخلاق النبی و آدابہ، ص118، رقم: 597) پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مرغی کا گوشت بھی تناول فرمایا ہے۔ (بخاری، 3/563، حدیث: 5517 ماخوذاً) گوشت دنیا و آخرت والوں کے کھانوں کا سردار ہے۔ (ابن ماجہ، 4/28، حدیث: 3305) **گوشت کی اقسام** مرغی اور مچھلی کے گوشت کو White Meat جبکہ چوپایوں (چارپاؤں والے جانوروں) کے گوشت کو Red Meat کہا جاتا ہے۔ **گوشت کے اجزا** گوشت میں آئرن، پروٹین اور وٹامن بی کمپلیکس (Vitamin B Complex) وغیرہ مختلف اجزا شامل ہوتے ہیں جو جسمِ انسانی کے لئے مفید ہیں۔ **گوشت خوری میں بے احتیاطی کے نقصانات** مناسب مقدار میں گوشت کھانا انسانی صحت کے لئے فائدہ مند ہے لیکن اس کا حد سے زیادہ کھانا نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ White Meat کی نسبت Red Meat میں چکناہٹ اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، ایک طِبّی تحقیق کے مطابق Red Meat کا ضرورت سے زیادہ کھانا کینسر، دل کے امراض، ذیابیطس، جگر اور مِعْدے کے امراض کا سبب بن سکتا ہے نیز جو لوگ پہلے سے ان امراض کا شکار ہوں ان کی تکلیف میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ گوشت زیادہ کھانے سے معدے میں تکلیف، ڈائریا (دست وغیرہ) یا قبض وغیرہ کے مسائل بھی لاحق ہوسکتے ہیں۔ ایک جدید تحقیق کے مطابق گوشت خوری کی کثرت نسیان (بھولنے کی بیماری) کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ جس کا کولیسٹرول (Cholesterol) یا یورک ایسڈ (Uric Acid) بڑھا ہوا ہو وہ گوشت نہ کھائے۔ **عیدِ قربان اور گوشت کا استعمال** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گوشت کے اِستعمال میں جس قدر بے احتیاطی عیدِ قربان کے ایّام میں کی جاتی ہے اتنی شاید پورے سال میں نہیں ہوتی، بعض لوگ تو عید کے دنوں میں ناشتہ، ظُہرانہ (Lunch) اور عشائیہ (Dinner) تینوں ہی گوشت پر مبنی غذاؤں سے کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد معدے کی خرابی، بدہضمی اور پیٹ سے مُتعلِّقہ دیگر اَمراض کا شکار ہوجاتی ہے۔ **مدنی مشورہ** بیمار ہونے کے بعد ڈاکٹر کی ہدایت پر پرہیز کرنے کے بجائے پہلے ہی اپنی خواہشات کو قابو میں رکھیں اور عید کے ایّام میں احتیاط کے ساتھ گوشت استعمال فرمائیں گوشت روزانہ کھانے کے بجائے وقفے وقفے سے کھائیں گوشت کو سبزی کے ساتھ پکائیے مَثَلاً بھنڈی گوشت، لوکی گوشت، ٹِنڈے گوشت وغیرہ، اس سے گوشت کے مُضِر (نقصان دہ) اثرات دُور ہوں گے۔ **گوشت اچھی طرح پکائیں** عیدِ قربان کے ایام میں باربی کیو (Bar.B.Q) وغیرہ ہوٹلوں پر تیار کروایا جاتا ہے، ان میں عُموماً صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا اور وہ پوری طرح Grilled نہیں ہوتیں (یعنی پکتی نہیں) نیز ان کے ساتھ ٹھنڈی بوتلوں (Cold Drinks) کا بھی خوب استعمال کیا جاتا ہے، اس قسم کے افراد

مختلف امراض کا شکار ہو کر ڈاکٹروں کے پاس چکر لگاتے نظر آتے ہیں۔ باربی کیو (Bar.B.Q) وغیرہ کے ساتھ شملہ مرچ، ٹماٹر اور پیاز وغیرہ کا استعمال ان کے نقصانات کم کرنے میں مُعاوِن ہے۔

قربانی کا گوشت کتنے عرصے تک استعمال کیا جاسکتا ہے؟ گوشت کو لمبے عرصے کے لئے Freeze کرنے سے اس میں جراثیم (Bacteria) پیدا ہوسکتے ہیں نیز گوشت کی اِفادیت کم ہوجاتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق 10 دن سے زیادہ رکھا ہوا گوشت سینے، چھاتی اور لَبلَبے کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ گوشت کا جو ذائقہ قربانی کے ایّام میں ہوتا ہے وہ ایک دو ہفتے کے بعد نہیں رہتا۔ اگرچہ قربانی کا سارا گوشت گھر میں ہی رکھ لینا اور خود ہی استعمال کرنا بھی جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصّے کئے جائیں، ایک حصّہ رشتے داروں اور ایک غریبوں کو دیا جائے جبکہ تیسرا حصّہ خود استعمال کیا جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مستحب پر عمل کی بَرَکت سے غریبوں کو بھی قربانی کا گوشت کھانے کو مل جائے گا۔

گوشت محفوظ کرنے کا طریقہ کچّا گوشت اگر بڑے پتیلے یا ٹوکرے میں بھر کر ڈیپ فریزر (Deep Freezer) میں رکھیں گے تو اندرونی حصّے میں ٹھنڈک کم پہنچنے کے باعث خراب ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے لہٰذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچّھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوکری کی تہ میں بَرف بچھایئے اب اس پر گوشت کی تہ جما دیجئے پھر اس پر برف کی تہ بچھایئے، پھر اوپر گوشت کی اور اب ڈیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔ اس طرح کرنے سے نیچے، اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی دنوں تک گوشت خراب نہیں ہوگا۔ (فیضانِ سنت، ص574)

سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے، اِسی طرح جو کھانا خراب ہو جاتا ہے وہ بھی نہیں کھاسکتے۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پھپھُوندی (Fungus)، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آجاتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص327)

مزیدار چورن اجوائن، سونف، سونٹھ (خشک ادرک) اور کالا نمک 12، 12 گرام جبکہ کھانے کا سوڈا 6 گرام۔ **طریقۂ استعمال** تمام چیزیں کوٹ لیجئے اور چھان کر بحفاظت رکھئے اور صبح شام آدھی آدھی چمچ پانی سے استعمال کیجئے۔ **فوائد:** گوشت خوری کے سبب ہو جانے والی گیس، تیزابیت، پیٹ کا اپھارہ اور بادی وغیرہ امراض میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید رہے گا۔ (مدّتِ علاج: تا حصولِ شفا)

بدہضمی سے بچنے کا روحانی علاج حضرت سیّدنا امام کمالُ الدّین دمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقْل فرماتے ہیں: جس نے کھانا زیادہ کھالیا اور بدہضمی کا خوف ہو وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا تین مرتبہ یہ کہے: **اَللَّیْلَۃُ لَیْلَۃُ عِیْدِی یَا کِرْشِیْ وَرَضِیَ اللہُ عَنْ سَیِّدِی اَبِیْ عَبْدِاللہِ الْقَرْشِیْ** ترجمہ: اے میرے مِعدے آج کی رات میری عید کی رات ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو ہمارے سردار حضرتِ ابوعبداللہ قَرَشی[1] سے۔ (اگر دِن کا وَقت ہو تو اَللَّیْلَۃُ لَیْلَۃُ عِیْدِی کی جگہ اَلْیَوْمُ یَوْمُ عِیْدِی کہے) تجربے سے ثابت ہے کہ ایسا کرنے والے کو کھانے سے نقصان نہیں ہوگا۔ (حیاۃُ الحیوان الکبریٰ، 1/ 460)

گدا بھی مُنْتَظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص37)

گوشت کے "22 اجزا" ایسے ہیں جنہیں نہ کھایا جائے اس کی تفصیل جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا صفحہ نمبر 37 پڑھئے۔

(1) سیّدی ابوعبداللہ قرشی ہاشمی اکابر اولیائے مصر سے ہیں سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں سولہ سترہ برس (سال) کے تھے۔ 6 ذوالحجہ 599 ہجری کو بیتُ المقدس میں انتقال فرمایا۔ (فتاویٰ افریقہ ص173 ملخصاً)

ناف ٹلنے کا روحانی علاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پ23، یٰسٓ:58) کاغذ پر باوضو لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کرکے کپڑے وغیرہ میں سی کر ناف پر اِس طرح باندھئے کہ ناف کے نیچے نہ جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا حاصِل ہوگی۔ (بیمار عابد، ص33)

مکتوباتِ امیرِ اہلِ سُنّت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات سے انتخاب

میری کہانی میری زبانی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنۡہُ کی جانب سے۔۔۔ مدنی کی خدمت میں مَعَ السَّلام عرض ہے:

یقین مانئے! میرے دل میں ہلچل مچی ہوئی ہے، کافی اِضطراب ہے، ایسا لگتا ہے "اپنی کہانی اپنی ہی زبانی" کے ذریعے بزبانِ خود "اپنے منہ میاں مٹھو" بننے کی ترکیب ہے، میں "ہاں" کرکے پھنس گیا ہوں، مجھے نکلنے میں مدد کیجئے، برائے کرم! مجھے سمجھانے کے بجائے میری دُرُست رہنمائی کیجئے، شاید میں بہت بڑی بھول کررہا ہوں، کہیں میری آخرت تو داؤ پر نہیں لگ رہی! وَاللہ! میں بے حد کمزور وناتواں ہوں جبکہ میرا نفس نہایت قوی اور توانا ہے، مجھے بچا لیجئے، جتنا خرچ اب تک مووی (Movie) بنانے پر ہوا وہ مجھ سے وُصول کرلیجئے، میرا ضمیر ملامت کررہا ہے، دل گھبرا رہا ہے۔ آہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر! جہاں آپ کے مجھ پر بے شمار احسانات ہیں وہاں ایک احسان اور کردیجئے اور میری خَلاصی کروا دیجئے۔ جتنے سلسلے بَن چکے ہیں وہ ڈیلیٹ (Delete) کروادیجئے۔ برائے مہربانی! مجھے دلائل مَت دیجئے گا، مجھے فوائد معلوم ہیں، اُمّت کا فائدہ ہی سہی مگر کہیں میرا مُعاملہ خراب نہ ہوجائے! ویسے ہی جسے دیکھو میرے فضائل بیان کئے جارہا ہے اور اب رہی سہی کسریوں پوری ہورہی ہے کہ میں خود اپنی زبانی بھی اپنے فضائل سناؤں! نا! نا! یہ مجھے نہیں کرنا چاہئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اور مجھے بے حساب بخشے، میری اس سلسلے سے نجات کی سبیل نکالے۔

وَالسَّلامُ مَعَ الۡاِکۡرَام

تعاوُن کرنے والے کو شکریہ سے نوازنا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنۡہُ کی جانب سے مُحسنِ عطّار کی خدمتِ سراپا الفت میں مَدَنی مٹھاس سے تَربَتر شکریہ بھرا اسلام!

میں علاج کیلئے زم زم نگر حیدر آباد شریف حاضر ہوا، یہ میرا نجی معاملہ تھا اس کے باوجود آپ نے انتہائی کرم نوازی فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اہلِ خانہ اور جملہ اسلامی بھائیوں کو میرا اسلام۔

وَالسَّلامُ مَعَ الۡاِکۡرَام

نوجوانوں کے مسائل

بے روزگاری
قسط: 1

محمد صفدر عطاری مدنی

بے روزگاری ہمارے معاشرے کا ایسا روگ ہے جو بے شمار برائیوں اور طرح طرح کے جرائم پھیلنے کا سبب بن رہا ہے اگر نوجوانوں کو اچھی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ بہتر روزگار بھی فراہم کیا جائے تو جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی آسکتی ہے مگر افسوس کہ بے روزگاری کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ آج کل جس طرف دیکھئے بے روزگاری کا رونا رویا جارہا ہے حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ کئی نوجوان تو نامور تعلیمی اداروں سے پڑھ کر بھی چہرے پر بے یقینی اور ناکامی کا لیبل (Label) سجائے باہر آتے ہیں۔ بقول شاعر:

کالج کے سب بچے چپ ہیں کاغذ کی اِک ناؤ لئے
چاروں طرف دریا کی صورت پھیلی ہوئی بے کاری ہے

خالق ورازق کی نافرمانیاں بے روزگاری اور تنگیٔ معیشت کا اوّلین اور بنیادی سبب اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پر توکّل نہ کرنا، قناعت بھری زندگی اختیار نہ کرنا اور اسی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں مشغول رہنا ہے جو بندوں کو رزق دیتا ہے لہٰذا سب سے پہلے ان اَسباب کا اِزالہ کیجئے اور پھر دنیوی اَسباب کی طرف توجہ کیجئے۔

محنت نہ کرنا بے روزگاری کے دنیوی اَسباب بھی بہت ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ کئی لوگ بغیر محنت کے سب کچھ پالینے کے خواہاں ہوتے ہیں، وہ کمائی کا ایسا ذریعہ چاہتے ہیں جس میں انہیں ہاتھ پاؤں ہلانے نہ پڑیں اور ایک لمحے میں ترقی کے اعلیٰ درجے (Highest level) پر پہنچ جائیں نوکر چاکر ہاتھ باندھے ان کا حکم سننے کے منتظر کھڑے ہوں اور حکم ملتے ہی جی جان سے اس پر عمل در آمد شروع کردیں، ایسے افراد پر "بلی کے خواب میں چھیچھڑے" کی مثال صادق آتی ہے۔ یقیناً ایسا ہونا بہت مشکل ہے لہٰذا خوابوں کی دنیا سے باہر آیئے اور محنت ولگن کو ہر کامیابی کی بنیاد سمجھئے۔

صرف بڑے فائدے کو ترجیح دینا کچھ نوجوانوں کے بے روزگار ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی دوڑ میں اتنا آگے نکل جاتے ہیں کہ پھر کسی چھوٹے موٹے کاروبار یا درمیانے درجے کی ملازمت کو اپنی توہین سمجھتے ہیں اور خواہ مخواہ اپنے معیار کو اونچا کرکے کئی ایسے موقعے بھی ضائع کردیتے ہیں جو ان کی زندگی بدل سکتے تھے۔ "بہت اچھے" کی تلاش میں "اچھے" سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور پھر زندگی بھر کفِ افسوس (یعنی شرمندگی اور ندامت سے ہاتھ) ملتے ہیں۔

مایوسی بے روزگاری کی ایک وجہ بہت جلد مایوس ہوجانا بھی ہے یاد رہے کہ سب کو تعلیم مکمل کرنے کے فوراً بعد ایک اچھی ملازمت (Job) مل جائے قطعاً ضروری نہیں مثلاً جب کسی ادارے میں 100 افراد مطلوب ہوں تو وہاں دس ہزار (10000) بے روزگار افراد کی درخواستیں جمع ہوجاتی ہیں اور نوکری ملنے والے 100 خوش نصیب افراد کے علاوہ سبھی ناکامی کا منہ دیکھتے اور حالات کو کوستے رہ جاتے ہیں۔ صبر وتحمّل اور توکّل کا سبق تو انہیں نصاب میں پڑھایا ہی نہیں گیا تھا کہ وہ اس پر عمل کرتے، جب کئی مرتبہ کوشش کے باوجود بھی کامیابی نہیں ملتی تو وہ مایوس ہوجاتے ہیں۔ پھر کئی عاقبت نااندیش (انجام کی فکر نہ کرنے والے) خودکُشی کو تمام مسائل کا حل سمجھتے ہوئے اس کارِ حرام کے مُرتکِب ہوکر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور کچھ اپنی تمام تَر محرومیوں کا قصوروار معاشرے کو سمجھ کر خونخوار درندے کی طرح بے قصور عوام پر چڑھ دوڑتے ہیں اور معاشرے میں جرائم کا بازار گرم کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ صبر کا دامن تھامے رکھتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل اور رحمت کا سُوال کرتے ہوئے کوشش جاری رکھتے تو کچھ بعید (مشکل) نہ تھا کہ چند قدم آگے ہی منزل مل جاتی۔ (بقیہ آئندہ شمارے میں۔۔۔۔)

قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ شامل کرنا
بغیر دانت والے بیل کی قربانی / سابقہ قربانی کی رقم کا حیلہ کرنا

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصّہ شامل کرنا

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ کی قربانی میں عقیقہ کا حصّہ شامل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا عقیقہ کا حصہ شامل کرنے سے قربانی و عقیقہ ہوجائیں گے؟

بسمِ اللہ الرَّحمنِ الرَّحِیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گائے، بھینس، اونٹ کی قربانی میں عقیقہ کا حصہ شامل کرنا جائز ہے اور عقیقہ کا حصّہ شامل کرنے سے قربانی اور عقیقہ دونوں ہوجائیں گے کیونکہ قربانی کے جانور میں دیگر واجبات یا نفل عبادت کی نیّت کرنا جائز ہے اور پھر چاہے 7 حصّوں میں سے صرف ایک ہی حصّہ میں قربانی کی نیّت ہو اور باقی حصّوں میں دیگر واجبات و نوافل کی نیّت ہو جیسے کفّارہ و عقیقہ کی نیّت، قربانی اور تمام واجبات و نوافل صحیح ہوجائیں گے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

بغیر دانت والے بیل کی قربانی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایسا بیل جس کی عُمر تو پوری ہوچکی ہو لیکن ابھی تک اس کے دانت نہ نکلے ہوں، اس کی قربانی کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

بسمِ اللہ الرَّحمنِ الرَّحِیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا بیل جَس کی عمر اسلامی اعتبار سے دو سال مکمّل ہو اور اس میں قربانی سے مانع (روکنے والا) کوئی بھی عیب نہ ہو تو اسکی قربانی بلاشبہ جائز ہے، اگرچہ ابھی تک اس کے سامنے والے دو بڑے دانت نہ نکلے ہوں (جن کی وجہ سے جانور کو عُرف میں "دوندا یعنی دو دانت والا" کہا جاتا ہے) کیونکہ شریعت کی طرف سے قربانی کے جانوروں کی مُقرّر کردہ عُمر کا پورا ہونا ضروری ہے، بڑے دانت نکلنا ضروری نہیں۔

البتّہ یہ یاد رہے کہ سامنے کے دو بڑے دانتوں کا نکلنا جانور کی عُمر پوری ہونے کی علامت ہے، کیونکہ اونٹ کے پانچ سال کی عُمر کے بعد، گائے وغیرہ کے دو سال بعد اور بکری وغیرہ کے ایک سال کے بعد ہی دانت نکلتے ہیں، اس سے پہلے نہیں، لہٰذا اگر کسی

جانور کے دانت نہ نکلے ہوں تو خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلّی کرلی جائے کہ اس کی عُمر مکمل ہے یا نہیں، اگر شک ہو تو ایسے جانور کو قربانی کے لئے نہ خریدا جائے، خصوصاً اس دور میں کہ جس میں جھوٹ بول کر جانور بیچنا عام ہوچکا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

جس جانور کے سینگ نکال دیئے گئے ہوں اس کی قربانی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی نے قربانی کا ایسا جانور خریدا جس کے سینگ جڑ سے نکال دیئے گئے تھے، پھر اس کا زَخم بھر کر ٹھیک ہوگیا اور وہاں کھال (Skin) جُڑ کر مکمل ٹھیک ہوگئی تو اب کیا ایسے جانور کی قربانی ہوجائے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔ تفصیل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ جس جانور کا سینگ ٹوٹ گیا ہو، اگر سر کے اوپر والا حصہ ٹوٹا ہو جو ظاہر ہوتا ہے تو قربانی جائز ہے اور اگر سر کے اندر جڑ تک ٹوٹے تو قربانی جائز نہیں لیکن اس صورت میں اگر سر کا زَخم بھر جائے جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو اب قربانی جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

سابقہ قربانی کی رقم صدقہ کرنا / قربانی کی رقم کا حیلہ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کِرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ (1) اگر کسی شخص نے گزشتہ پانچ سال کی قربانیاں نہ کی ہوں جبکہ وہ اس پر واجب تھیں تو اب ہر قربانی کے بدلہ ایک بکرے کی ہی قیمت صَدَقہ کرے یا گائے کے حصّوں کے حساب سے 5 حصوں کی رقم صَدَقہ کرنا بھی جائز ہے؟ قربانی واجب تھی لیکن جانور یا حصہ وغیرہ نہیں خریدا تھا۔ (2) جس طرح زکوٰۃ کی رقم شرعی حِیلہ کرنے سے مَدْرَسہ کی تعمیر (Construction) میں لگائی جاسکتی ہے کیا اسی طرح پچھلی قربانیوں کی جو رقم ادا کرنا لازم ہے وہ حیلہ کے ذریعہ مَدْرَسہ کی تعمیر میں لگاسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) اگر کسی نے بِلاعُذْر پانچ سال تک قربانی نہیں کی تو وہ اِس واجب کو چھوڑنے کی وجہ سے گنہگار ہوا، اب اس سے توبہ بھی کرے اور اس پر ہر سال کی قربانی کے بدلہ ایک بکری کی ہی قیمت صَدَقہ کرنا واجب ہے، گائے کے حصوں کی قیمت صدقہ نہیں کرسکتے کہ کُتُبِ فِقْہ میں اس صورت کا یہی حُکم بیان کیا گیا ہے۔ (2) جی ہاں! گذشتہ سالوں کی قربانی کی رقم حِیلہ شرْعِیَّہ کے ذریعہ مدرسہ کی تعمیر وغیرہ پر لگاسکتے ہیں کیونکہ یہ صَدَقۂ واجبہ ہے اور صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوٰۃ اور صدقۂ فطر وغیرہ کا یہی حکم ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

چار افراد کا برابر رقم ملاکر جانور قربان کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر چارافراد مِل کر برابر برابر رقم ڈال کر ایک بڑا جانور مثلاً گائے خرید کر بہ نیّتِ قربانی ذَبح کریں تو ان کی قربانی ہوجائے گی یا نہیں حالانکہ بڑے جانور میں تو سات حصے ہوتے ہیں؟ نیز ان میں گوشت کی تقسیم کس طرح ہوگی۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مَسْئُولہ میں ان چارافراد کی قربانی ہوجائے گی کہ گائے، اونٹ وغیرہ جانوروں میں کم اَز کم ہر شخص کا ساتواں حصہ ہونا ضروری ہے اور اس سے زیادہ ہو تو حَرَج نہیں، گوشت وَزْن کرکے برابر برابر تمام شُرَکا میں تقسیم کیا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

روشن ستارے

عدنان احمد عطاری مدنی

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مزارِ مبارک حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری سے تمہارا نکاح کر دیتا کیونکہ میں تم سے راضی ہوں۔ (معجم اوسط، 4/322، حدیث:6116) نبیِّ رحمت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ اعزازی اور رضامندی کے کلمات مسلمانوں کے اس عظیم خیر خواہ، ہمدرد اور غم گُسار ہستی کے لئے ہیں جسے خلیفۂ ثالث (یعنی تیسرے خلیفہ) امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ تعالٰی عنہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ **پیدائش و قبولِ اسلام** آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ عامُ الفیل (اَبْرَہہ بادشاہ کے مکّۂ مکرّمہ پر ہاتھیوں کے ساتھ حملے) کے چھ سال بعد مکّۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ (الاصابہ،4/377) آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے ابتدا ہی میں داعیِ اسلام صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پکار پر لَبَّیْكَ کہا۔ (معجم کبیر،1/85، حدیث:124) اسلام لانے کے بعد چچا حَکَم بن ابو العاص نے آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کو رسیوں سے باندھ دیا اور دینِ اسلام چھوڑنے کا کہا تو آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے اسے صاف صاف کہہ دیا: میں دینِ اسلام کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی کبھی اس سے جدا ہوں گا۔ (تاریخ ابن عساکر،39/26 ملخصاً) **حُلیہ مبارکہ** آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کا سینہ چوڑا، قد دَرمِیانہ کہ زیادہ لمبا نہ زیادہ چھوٹا اور خدوخال حسین تھے جنہیں گندمی رنگ نے اور پُرکشش (Attractive) بنا دیا تھا جبکہ زرد خِضاب میں رنگی ہوئی بڑی داڑھی چہرے پر بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 39/12) **اَلقاب و اِعزازات** آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے رحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی دو شہزادیوں رضی اللہُ تعالٰی عنہما سے یکے بعد دیگرے نکاح کر کے ذُوالنّورین (2 نور والے) کا لقب پایا، حضرتِ سیّدُنا لُوط علیہِ السّلام کے بعد آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ سب سے پہلی ہستی ہیں جنہوں نے رِضائے الٰہی کی خاطر اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ (معجم کبیر،1/90، حدیث: 143) اور ہجرت بھی ایک نہیں بلکہ دو دفعہ کی، ایک مرتبہ حَبشہ کی طرف تو دوسری بار مدینے کی جانب۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 39/8) آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے دنیا میں قراٰنِ کریم کی نَشْر و اِشاعت فرما کر اُمّتِ مُسلِمہ پر احسانِ عظیم کیا اور جامعُ القراٰن ہونے کا اِعزاز پایا۔[1] آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی نہ کبھی شراب (Wine) پی، نہ بدکاری کے قریب گئے، نہ کبھی چوری کی نہ گانا گایا اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا۔ (الریاض النضرۃ،2/33، تاریخ ابنِ عساکر، 39/27،225) **سیرتِ مبارکہ** اَدب، سَخاوت، خیر خواہی، حیا، سادگی، عاجِزی، رَحم دلی، دل جوئی، فکرِ آخرت، اِتّباعِ سنّت اور خوفِ خدا آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ کی سیرتِ مبارکہ کے روشن پہلو ہیں۔ **اَدبِ رسول** ایسا تھا کہ جس ہاتھ سے رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ حق پرست پر بَیعت کی اس ہاتھ سے کبھی اپنی شَرم گاہ کو نہیں چُھوا۔ (معجم کبیر، 1/85، حدیث:124) **سخاوت** ایسی کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی بے سروسامانی کو دیکھتے ہوئے پہلی دفعہ ایک سو (100) اونٹ (Camel)، دوسری مرتبہ دو سو (200) اونٹ اور تیسری بار تین سو (300) اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ (ترمذی، 5/391، حدیث:3720 ملخصاً) مگر حاضِر کرنے کے وَقت آپ نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مراٰۃ المناجیح،8/395) **خیر خواہی** ایسی کہ ہر جُمُعہ (Friday) کو غلام آزاد کیا کرتے، اگر کسی

(1) تفصیل صفحہ 09 پر ملاحظہ فرمائیے

جمعہ ناغہ ہو جاتا تو اگلے جمعہ دو غلام آزاد کرتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 28/39) **باحیا** ایسے کہ بند کمرے میں غُسل کرتے ہوئے نہ اپنے کپڑے اتارتے اور نہ اپنی کمر سیدھی کر پاتے۔ (حلیۃ الاولیاء، 94/1) **لباس میں سادگی** ایسی کہ مال و دولت کی فَراوانی کے باوجود جمعہ کے دن مِنبر پر خُطبہ دیتے ہوئے بھی چار (4) یا پانچ (5) درہم کا معمولی تہبند جسم کی زینت ہوتا۔ (معرفۃ الصحابہ، 79/1) **کھانے میں سادگی** ایسی کہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سِرکہ اور زیتون (Olive) پر گُزارہ کرتے۔ (الزھد لامام احمد، ص155، رقم: 684) **عاجزی** ایسی کہ خلافت جیسے عظیم منصب پر فائز ہونے کے باوجود خچّر پر سُوار ہوتے تو پیچھے غلام کو بٹھانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہ کرتے۔ (الزھد لامام احمد، 153، رقم: 672 ماخوذاً) **رَحم دلی** ایسی کہ خادِم یا غلام کے آرام کا خیال فرماتے اور رات کے وقت کوئی کام پڑ تا تو خادموں کو جگانا مناسب خیال نہ کرتے اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 236/39) **دل جوئی** کی ایسی پیاری عادت کہ ایک مرتبہ حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے غلام کا نکاح ہوا تو اس نے آپ کو شرکت کی دعوت دی۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تشریف لائے اور فرمایا: میں روزے سے ہوں مگر میں نے یہ پسند کیا کہ تمہاری دعوت کو قبول کروں اور تمہارے لئے برکت کی دعا کروں۔ (الزھد لامام احمد، ص156، رقم:689) **عبادت گزار** ایسے تھے کہ رات کے ابتدائی حصّے میں آرام کرکے رات بھر عبادت کرتے رہتے جبکہ دن نفلی روزے میں گزرتا۔ (الزھد لامام احمد، ص156، رقم: 688) **تلاوتِ قراٰن کے عاشق** ایسے کہ ایک رکعت میں ختمِ قراٰن کرلیتے تھے۔ (معجم کبیر، 87/1، حدیث:130) خود فرمایا کرتے تھے: اگر تمہارے دل پاک ہوں تو کلامِ الٰہی سے کبھی بھی سیر نہ ہوں۔ (الزھد لامام احمد، ص154، رقم:680) عَشَرۂ مُبَشَّرہ (دس جنتی صحابہ) میں شامل ہونے کے باوجود **فکرِ آخرت** ایسی کہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مبارک تر ہو جاتی۔ (ترمذی، 138/4، حدیث:2315) **اتباعِ سنّت کا جذبہ** ایسا کہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔ (مُسندِ احمد، 137/1، حدیث:441ملخصاً) **خوفِ خدا** ایسا کہ ایک بار اپنے غلام سے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ تمہارا کان کھینچا تھا، تم مجھ سے اس کا بدلہ لے لو، اس نے کان پکڑا تو فرمایا: زور سے کھینچو، پھر فرمایا: کتنی اچھی بات ہے کہ قِصاص کا مُعاملہ دنیا ہی میں ہے، آخرت میں نہیں۔ (الریاض النضرۃ، 45/2) **دورِ خلافت** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ یکُم محرّم الحرام 24 ہجری کو مَسندِ خِلافت پر فائز ہوئے۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں اَفریقہ، ملکِ روم کا بڑا علاقہ اور کئی بڑے شہر اسلامی سلطنت کا حصہ بنے۔ 26 ہجری میں مسجدِ حرام کی توسیع جبکہ 29 ہجری میں مسجدِ نَبَوی شریف کی توسیع کرتے ہوئے پتھر کے ستون اور ساگوان کی لکڑی کی چھت بنوائی۔ (تاریخ الخلفاء، 122تا 124ملخصاً) **وصالِ مبارک** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے بارہ سال خلافت پر فائز رہ کر 18 ذُوالحجۃ الحرام سن 35 ہجری میں بروزِ جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی طویل عمر پاکر نہایت مظلومیّت کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ **جنّت کے دولہا** شہادت کے بعد حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضیَ اللہُ تعالٰی عنھما نے رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کو خواب میں فرماتے ہوئے سنا: بیشک! عثمان (رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ) کو جنّت میں عالیشان دولہا بنایا گیا ہے۔ (الریاض النضرۃ، 67/2)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی عبداللطیف بن محمد صدیق (مرکز الاولیاء لاہور) "کا نام نکلا جنہیں مدنی چیک روانہ کردیا گیا۔ جواب بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام: (1) محمد ابراہیم احمد بن سجاد احمد (بریڈ فورڈ، یوکے) (2) محمد ثقلین بن ارشد علی (لیہ) (3) عبداللہ بن کریم بخش (سوئی گیس فیلڈ، بلوچستان) (4) محمد توصیف بن الٰہی بخش (نواب شاہ) (5) امین جان بن اختر زمان (ٹانک K.P.K) (6) مظہر مدنی بن محمد بچل (نوشہروفیروز) (7) حذیفہ شہزاد بن شہزاد خان (ٹیکسلا) (8) اعجاز احمد بن بزرگ شاہ (کشمیر) (9) محمد فیصل سلیم بن حافظ نور محمد (جھنگ) (10) محمد بلال بن عتیق الرحمٰن (جہلم) (11) قاص رضا بن مشتاق احمد (پاکپتن شریف) (12) نوازش علی بن مقصود احمد (نارووال)۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بلال سعید عطاری مدنی

آفتابِ نبوّت، ماہتابِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت کا شَرَف پانے والے روشن ستاروں میں سے ایک حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیلُ القدر صحابہ میں سے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن 7 ہجری فتحِ خیبر کے سال ایمان کی دولت سے مُشرّف ہوئے۔ **نام وکنیت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عَبْدُ الرَّحْمٰن بن صَخْر دَوسی تیمی ہے جبکہ بعض علمانے عبداللہ بھی نقل فرمایاہے۔ آپ کی والدہ حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا کی بدولت ایمان لائیں۔ ایک بار سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آستین میں چھوٹی بلی ملاحظہ کی تو فرمایا: یَا اَبَا ھُرَیْرَۃ یعنی اے چھوٹی بلی والے، تب سے اس کُنیَت (یعنی ابوہریرہ) سے مشہور ہوتے چلے گئے، آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کثیر احادیث روایت کرنے والے صحابی ہیں، چنانچہ آپ نے 5374 احادیث روایت کیں۔ (عمدۃ القاری، 1/194، تحت الحدیث:9، ملخصاً) **شوقِ علم** آپ کا عِلمِ دین سے شَغَف کا عالَم یہ تھا کہ جوبات معلوم نہ ہوتی حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بلا جھجک پوچھ لیا کرتے۔ (الاصابہ، 7/354) نیز اپنا زیادہ سے زیادہ وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبتِ بابرکت میں گزارتے۔ (اسد الغابۃ، 6/338) **لاجواب حافظہ** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ سے فرامین سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ابوہریرہ! اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے پھیلا دی تو مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ رحمت سے چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا: اِسے اٹھالو اور سینے سے لگالو! میں نے حکم کی تعمیل کی، اِس کے بعد میں کوئی بھی چیز نہیں بُھولا۔ (بخاری، 1/62، حدیث: 119-بخاری، 2/94، حدیث: 2350، ملخصاً) **شوقِ تلاوت** حضرت ابو المُھَزِّم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس صبح اور رات کو آتے تو آپ ہمیں قراٰنِ کریم پڑھ کر سناتے تھے۔ (الزھد لامام احمد بن حنبل، ص176، حدیث:832) **ذکرُ اللہ کی کثرت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ روزانہ بارہ ہزار بار اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ واِسْتِغْفَار کرتے۔ (معرفۃ الصحابہ، 3/319، رقم:4780) نیز آپ کے پاس ہزار گِرہیں لگا ہوا ایک دھاگا تھا جس پر تسبیح پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ (صفۃ الصفوۃ، 1/351) **ہر مہینے تین روزے** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتے اور اگر کسی وجہ سے نہ رکھ پاتے تو مہینے کے آخر میں تین روزے رکھ لیتے۔ (ماخوذ اَز مسند احمد، 3/268، حدیث:8641) **خوفِ خدا** حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوفِ خدا کا یہ عالَم تھا کہ اپنے مَرَضِ وِصال میں فرمایا: میں صبح ایسی دُشوار گزار گھاٹی پر گامزن ہوں گا جو جنّت میں پہنچائے گی یا جہنّم میں اُتارے گی اور میں نہیں جانتا کہ میرا ٹھکانہ ان دونوں میں سے کہاں ہو گا۔ (طبقات ابن سعد، 4/253، ملخصاً) **سفرِ آخرت** آپ کی وفات (مختلف روایات کے مطابق) 57، 58 یا 59 ہجری میں ہوئی۔ (معرفۃ الصحابہ، 3/315) بوقتِ وصال آپ کی عمر 78 برس تھی۔ (تاریخ مدینہ دمشق، 67/390) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنّتُ البقیع میں دفن کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انگور (Grapes) کے فوائد

انگور ایک نہایت ہی مُفید پھل ہے، اس کا ذکر قراٰن و احادیث میں بھی کئی مقامات پر آیا ہے۔ ہمیشہ پکا ہوا اور میٹھا انگور کھانا چاہئے، سوکھا ہوا چھوٹا انگور کِشْمِش اور بڑا انگور مُنَقّٰی کہلاتا ہے۔ اس کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

۞ انگور جسم کو مُعْتَدِل اور پُرکشش بنانے میں دوا کا کام کرتا ہے۔ ۞ انگور جسم میں موجود فاسِد مادوں کو خارج کرتا ہے۔ ۞ نزلہ زکام، کھانسی کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر بَلْغَمِی امراض میں بے حد مفید ہے۔ ۞ مِعْدہ اور آنتوں کو جِلا بخشتا ہے۔ ۞ جگر کو طاقت دیتا ہے۔ ۞ انگور آنتوں کے زخم کے لئے فائدہ مند ہے لیکن 10 سے 15 دانے استعمال کئے جائیں، اس سے زائد کھانے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ ۞ بادام کی گِریوں کے ساتھ انگور کھانا نہ صرف دماغی امراض میں مفید ہے بلکہ قوتِ حافظہ کو بھی تیز کرتا ہے۔ ۞ انگور کھانے سے حلْق (گلے) کے امراض ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ ۞ انگور امراضِ گردہ و مَثانہ میں بھی مفید ہے۔ ۞ اس کا رس گردے اور مثانے کی پتھری کو خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ۞ تُرش انگوروں کا رس آنکھوں کے درد کیلئے مفید ہے۔

(ماخوذ از پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص171 تا190)

احتیاط کچا اور تُرش انگور گلے کیلئے نقصان دِہ ہے نیز سردی کی وجہ سے سینہ خراب ہو تو انگور کے استعمال سے پرہیز کریں۔

میتھی (Fenugreek) کے فوائد

میتھی فوائد سے بھرپور اور سبز پتّوں والی مشہور سبزی ہے، اِس میں فولاد اور آئرن کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے، چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

۞ میتھی میں وٹامن B، فولاد، فاسفورس اور کیلشیم جسمانی کمزوری اور خون کی کمی کو دور کرتے ہیں۔ ۞ میتھی آنکھوں کی پیلی رنگت، منہ کی کڑواہٹ اور دل خراب ہونے کی کیفیت ختم کرتی ہے۔ ۞ بدہضمی، کھٹّی ڈکاریں اور بھوک کی کمی دور کرتی ہے۔ ۞ میتھی کا استعمال کمر درد، تِلّی کے وَرَم اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ ۞ میتھی کا مسلسل استعمال بواسیر (Piles) کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ ۞ میتھی کھانسی اور معدے کی اصلاح کرتی اور بلغم نکالتی ہے۔ ۞ میتھی کے پتّے پکا کر اس کے پانی سے غرارے اور کُلّیاں کرنا منہ کے چھالے ٹھیک کرنے میں مفید ہے۔ ۞ میتھی کولیسٹرول کو کم کرتی ہے۔ ۞ میتھی پیشاب آور ہے۔ ۞ میتھی کی پتیاں بھوک بڑھاتی اور قبض کُشا ہیں۔ ۞ میتھی کا قہوہ سانس کی گُھٹن، حلق کی جلن، نزلہ زکام اور بخار اور منہ کی بدبو دور کرنے میں بہت مفید ہے۔

میتھی کے مزید فوائد جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"میتھی کے 50 مدنی پھول"** کا مطالعہ کیجئے۔

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کریں۔

26 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین کے انمول فرامین

جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں،
ثواب کی نیّت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

1 ارشادِ سیّدُنا سلیمان علیہ السّلام: اے بیٹے! زیادہ غُصّہ کرنے سے بچ کیونکہ زیادہ غُصّہ کرنا بُردبار (برداشت کرنے والے) آدمی کے دل کو کمزور کردیتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/106)

2 حضرت سَیّدُنا لُقمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کسی نے پوچھا: آپ کے خیال میں آپ کا سب سے زیادہ پائیدار و مُستحکم عمل کون سا ہے؟ فرمایا: فُضول کام کو چھوڑ دینا
(المجالسۃ وجواھر العلم، 1/319)

3 ارشادِ سَیّدُنا طاوٗس بن کَیسان علیہ رحمۃ المنّان: دنیا کی لذّت آخِرت کی تَلْخی جبکہ دنیا کی تَلْخی آخرت کی لذّت ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 4/13)

4 ارشادِ سَیّدُنا یحیٰی بن ابو کثیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر: تمہیں کسی شخص کی بُردباری تَعجُّب میں نہ ڈالے حتّٰی کہ اسے غصّے کی حالت میں دیکھ لو اور کسی کی امانت داری بھی تمہیں تعجب میں نہ ڈالے حتّٰی کہ اس کی طَمَع ولالچ کا مُشاہَدہ کرلو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس کروٹ بیٹھے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/81)

5 ارشادِ حضرتِ سیّدُنا یونس بن عُبید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: دو چیزوں سے بڑھ کر عزت و شرف والی کوئی چیز نہیں ایک پاکیزہ کمائی کا درہم اور دوسرا وہ شخص جو سنّت پر عمل پیرا ہو۔
(صفۃ الصفوۃ، 3/204)

6 ارشادِ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم نخعی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی: صحابۂ کرام علیھمُ الرِّضوان پسند کرتے تھے کہ عمل میں اضافہ ہی کریں کوئی کمی نہ کریں تاکہ اِستِقامت باقی رہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 4/255)

7 ارشادِ حضرتِ سیّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: بغیر عمل کے دعا مانگنے والے کی مثال بغیر کمان کے تیر (Arrow) پھینکنے والے کی طرح ہے۔ (کتاب الزھد لابن مبارک، 1/109، رقم: 322)

8 ارشادِ حضرتِ سیّدُنا میمون بن مہران علیہ رحمۃ المنّان: دنیا میں دو (2) ہی لوگوں کے لئے بہتری ہے: توبہ کرنے والے کے لئے اور بُلندیِ دَرَجات کے واسِطے عمل کرنے والے کے لئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/86)

9 ارشادِ سیّدُنا ابو حازم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: دنیا میں جو چیز بھی تجھے خوش کرتی ہے اس کے ساتھ تجھے غمزدہ کرنے والی چیز ضرور ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/ 276)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنی تحریر و تقریر سے بَرِّ عظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ارشادات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔

1 نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم بلکہ تمام انبیاء و اولیاء اللہ علیھمُ الصّلوٰۃ والسّلام کی یاد میں خدا کی یاد ہے کہ ان کی یاد ہے تو اسی لئے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، 26/529)

2 ہماری شَرْع بِحَمْدِ اللہ اَبَدی (ہمیشہ رہنے والی) ہے، جو قاعدے اس کے پہلے تھے قیامت تک رہیں گے، مَعَاذَ اللہ زید و عَمرو کا قانون تو ہے ہی نہیں کہ تیسرے سال بدل جائے۔
(فتاویٰ رضویہ، 26/540)

3 جس طرح عورَتیں اکثر تَسخِیرِ شوہر (یعنی شوہر کو اپنے بس میں کرنا) چاہتی ہیں کہ شوہر ہمارے کہنے میں ہوجائے جو ہم کہیں وہی کرے، یہ حرام ہے۔ (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شوہر کو حاکم بنایا نہ کہ محکوم۔ یا یہ چاہتی ہیں کہ اپنی ماں بہن سے جدا ہو جائے یا ان کو کچھ نہ دے ہمیں کو دے، یہ سب مَردُود خواہشیں ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/607)

4 مسلمانوں کو لِوَجْہِ اللہ (اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے) تعویذات و اعمال دیئے جائیں، دُنیوی نَفْع کی طَمْع (لالچ) نہ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، 26/608)

5 حضورِ اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام خواہ اور نبی یا ولی کو ثواب بخشنا کہنا بے اَدَبی ہے، بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے، بلکہ نذر کرنا یا ہَدِیَّہ کرنا کہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 26/609)

6 آدمی ہر وقت موت کے قبضہ میں ہے، (بعض اوقات) مَدْقُوق (مریض) اچھا ہو جاتا ہے اور وہ جو اس کے تیمار (بیمار پُرسی) میں دوڑتا تھا اُس سے پہلے چل دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/81)

7 حقوقُ العِباد جس قدر ہوں، جو ادا کرنے کے ہیں (آدمی ان کو) ادا کرے، جو معافی چاہنے کے ہیں معافی چاہے اور اس میں اصلاً تاخیر کو کام میں نہ لائے کہ یہ شہادت سے بھی معاف نہیں ہوتے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/82)

8 معافی چاہنے میں کتنی ہی تَواضُع (عاجزی) کرنی پڑے اس میں اپنی کسرِ شان (بے عزتی) نہ سمجھے، اس میں ذِلّت (بے عزتی) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/82)

9 ہمارے علماءِ کرام نے فرمایا کہ میّت کی پیشانی یا کَفَن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کے لئے امیدِ مغفرت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 9/108)

شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور کتب و رسائل سے ماخوذ

علم و حکمت کے 8 مدنی پھول

1 یہ اُصول یاد رکھئے! کہ نجاست کو نجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ لٰہذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نرمی و محبّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمائیے۔ (ماخوذ از جنتی محل کا سودا، ص35)

2 دین کا کام کرنا ہے تو خدمتِ دین کا مضبوط و مستحکم ارادہ کیجئے اور اس کے لئے عملی اِقدام بھی کیجئے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 4 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

3 سکون، سنّتوں پر عمل کرنے اور سادگی کے ساتھ زندگی گزارنے میں ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 20 شوال المکرم 1435ھ)

4 اپنی اولاد کو سمجھاتے ہوئے ایسے جملے نہ بولیں جس سے ان کے دل میں آپ کی نفرت جڑ پکڑ جائے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1436ھ)

5 تنگدَستی کے اَسباب میں سے یہ بھی ہے کہ ماں باپ کو نام لے کر پکارا جائے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 14 صفر المظفر 1436ھ)

6 دِل سُمندر کی طرح وسیع ہونا چاہئے جس کا دِل بار بار دُکھ جاتا ہو اُس کے دوست بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور وہ دِین تو کیا دُنیا کا کام بھی نہیں کر سکتا۔ (مَدَنی مذاکرہ، 11 ربیع الاوّل 1436ھ)

7 زندگی کا ہر سانس انمول ہیرا ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے۔ (انمول ہیرے، ص15)

8 ہر اس بات اور حرکت سے بچئے جس سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہو سکتی ہو۔ (مَدَنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

کب وضو کرنا فرض ہے؟

اگر وُضو نہ ہو تو نماز، سجدہ تلاوت، نمازِ جنازہ اور قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔ (بہار شریعت، 1/301 ملخصاً)

دودھ پیتے بچّے کا پیشاب ناپاک ہے

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔ (بہار شریعت، 1/390 ملخصاً)

تاریخِ اسلام

تعمیرِ خانۂ کعبہ

آصف اقبال عطاری مدنی

تمام مسجدوں میں افضل "مسجد حرام" اور ساری مساجد کا قبلہ "خانۂ کعبہ" ہے (تفسیر نسفی، ص429، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ:18) اور اللہ کی عبادت کے لئے روئے زمین پر سب سے پہلا گھر یہی مُقرّر ہوا۔ (پ4، ال عمرٰن:96) تاریخی حیثیت سے دیکھا جائے تو بقول علّامہ احمد بن محمد قَسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خانۂ کعبہ کی تعمیر 10 مرتبہ ہوئی۔ (ارشاد الساری، 4/103، تحت الحدیث:1582) **پہلی تعمیر** حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل سب سے پہلے خانۂ کعبہ فِرِشتوں نے تعمیر کیا۔ (تفسیر خازن، 1/275) **دوسری تعمیر** دوسری مرتبہ بحکمِ الٰہی حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی، حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے خط کھینچ کر جگہ کی نشاندہی کی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے بنیادیں کھودیں اور حضرت حوا رضی اللہ تعالٰی عنہا نے مٹی اٹھانے کا کام کیا، پھر آپ کو طواف کا حکم ہوا اور فرمایا گیا: آپ پہلے انسان ہیں اور یہ پہلا گھر ہے۔ (تاریخ دمشق، 7/427 ملخصاً) **تیسری تعمیر** اِس گھر کو تیسری بار حضرت شیث بن آدم عَلَیْہِمَا السَّلَام نے مٹی اور پتھر سے تعمیر فرمایا۔ (شفاء الغرام، 1/126۔ ارشاد الساری، 4/103، تحت الحدیث:1582) بعض نے فرمایا کہ آپ نے صرف خانۂ کعبہ کی مَرَمَّت کا کام کیا تھا۔ (تفسیر نعیمی، 4/30) **چوتھی تعمیر** طوفانِ نوح کے وقت خانہ کعبہ کی عمارت آسمان پر اٹھالی گئی اور یہ جگہ ایک اونچے ٹیلے کی مانند رہ گئی، پھر اُسی بنیاد پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانۂ کعبہ کو تعمیر فرمایا جس میں پتھر اٹھا کر لانے کا کام حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سرانجام دیا، اس خاص اور عظیم تعمیر کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ بقرۃ کی آیت 127 میں فرمایا ہے۔ (تفسیر کبیر، 3/296۔ تفسیر نعیمی، 4/30 ماخوذاً) **پانچویں اور چھٹی تعمیر** خانۂ کعبہ کو پانچویں بار قوم عمالقہ اور چھٹی مرتبہ قبیلہ جُرْہُم نے تعمیر کیا۔ قبیلہ جُرْہُم میں سے جس شخص نے یہ کام کیا اُس کا نام حرث بن مُضاض اصغر تھا۔ (ارشاد الساری، 4/103 تحت الحدیث:1582) **ساتویں تعمیر** پاکیزہ نسبِ رسول کے ایک فرد حضرت قُصَی بن کِلاب نے بھی خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اَز سرِ نو بے مثال عمارت بنائی۔ (شفاء الغرام، 1/128۔ ارشاد الساری، 4/103 تحت الحدیث:1582) **آٹھویں تعمیر** ایک عورت خانۂ کعبہ کو دُھونی دے رہی تھی کہ ایک چنگاری اڑ کر خانۂ کعبہ کے غلاف پر گری اور آگ لگ گئی، اس سبب سے یا سیلاب کی وجہ سے خانۂ کعبہ کی دیواریں کمزور ہو گئیں تو مکۂ مکرّمہ کے معزز قبیلے قریش نے اِسے دوبارہ تعمیر کیا جس میں حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی شریک ہوئے۔ (ماخوذ از سبل الہدی والرشاد، 2/169) یاد رہے کہ حلال سرمایہ کم ہونے کے باعث قریش کی تعمیر میں حطیم کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ **نویں تعمیر** یزیدی فوج کی سَنگ باری سے جب خانہ کعبہ کی دیواریں شِکستہ ہو گئیں تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حطیم (جو کہ قریش کی تعمیر میں شامل نہ کیا گیا تھا اس) کو شامل کر کے بنیادِ ابراہیمی پر نئے سِرے سے تعمیر کیا۔ (شفاء الغرام، 1/132 ملخصاً) **دسویں تعمیر** عبدُالمَلِك بن مروان کے نائب حجاج بن یوسف (جو کہ ایک ظالم حکمران تھا) نے 74 ہجری میں پھر سے خانۂ کعبہ کو قریش والی تعمیر کے مطابق بنا دیا۔ (شفاء الغرام، 1/135 ملخصاً) علامہ سلیمان جَمَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی فرماتے ہیں: بعض تاریخ دانوں کے بقول 1039 ہجری کے بعد بھی کسی بادشاہ نے تعمیرِ کعبہ کی ہے۔ (حاشیہ جمل، 1/160) اور مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: 1040 ہجری میں (سلطنتِ عثمانیہ کے) سلطان مراد بن احمد خان شاہِ قسطنطنیہ نے حَجَرِ اسود والے رُکن کے علاوہ ساری عمارت کو بنیادِ حجاج کے موافق تعمیر کیا۔ (تفسیر نعیمی، 1/692) لہٰذا خانۂ کعبہ کی موجودہ عمارت کم و بیش 398 سال کی ہے کیونکہ 1040ھ میں بنی اور اب 1438ھ ہے۔

علمِ لَدُنّی

احمد رضا شامی عطاری مدنی

عِلْم(Knowledge) کی دو قِسْمیں ہیں:(1)علمِ کَسْبی اور (2)علمِ لَدُنّی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی قُوَّت کو اِسْتِعْمال کرتے ہوئے بندہ اپنی کوشش سے جس علم کو حاصل کرے وہ علمِ کَسْبی ہے، اور جو علم کسی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست بغیر استاد کے حاصل ہو علمِ لدنّی ہے۔(ماخوذاز مرقاۃ المفاتیح،1/445)اس کے ذریعے قراٰن و حدیث میں اُس معاملہ کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جاتی ہے جس تک عام لوگوں کی رسائی(پَہُنچ) نہیں۔ (شرح الزرقانی علی المواہب،9/123 ماخوذاً)

حضرت سیّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: یوں تو ہر علم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طَرَف سے ملتا ہے لیکن بعض عُلوم مخلوق کے سِکھانے سے حاصل ہوتے ہیں تو ایسے علم کو علمِ لدنّی نہیں کہتے بلکہ علمِ لدنّی تو وہ ہوتا ہے جس کا ظُہُور کسی خارِجی معروف سَبَب کے بغیر ہی قَلْب(دل) پر ہو جاتا ہے۔(احیاء العلوم،3/30)

علمِ لدنّی کی اقسام علمِ لدنّی کی بہت سی قسمیں(Types) ہیں: وَحْی، اِلْہام، فِراست وغیرہ، وحی انبیا(علیہمُ السَّلام) سے خاص ہے، الہام اولیاءُ اللہ سے،فِراست ہر مؤمن کو بقَدَرِ ایمان نصیب ہوتی ہے، فراست و الہام وہی مُعْتَبَر(Valid) ہے جو خِلافِ شَرْع نہ ہو، خلاف شرع ہو تو وَسْوَسہ ہے۔(مراٰۃ المناجیح،1/185)

عُلُومِ انبیا علیہمُ السَّلام انبیاعلیہمُ الصَّلوٰۃ والسَّلام کا عُمُومی یا اکثر علم مبارک "علمِ لدنّی" ہوتا ہے۔ حضرت خضر علیہ الصَّلوٰۃ والسَّلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾﴾ ترجمۂ کنزالعرفان:"اور اسے اپنا علمِ لدنّی عطا فرمایا۔"(پ15،الکھف:65) اور ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں فرمایا:﴿وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان:"اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔"(پ5، النسآء:113)اور فرمایا:﴿اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾﴾ ترجمۂ کنزالعرفان:"رحمٰن نے قرآن سکھایا۔"(پ27،الرحمٰن:1،2)لہٰذا دنیا کا کوئی علم والا نبی علیہ السَّلام کے برابر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ لوگ دنیاوی استادوں کے شاگرد ہوتے ہیں اور نبی علیہ السَّلام ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ سے سیکھتے ہیں۔(صراط الجنان،4/542)

علمِ لدنّی کیسے ملتا ہے؟ رسولِ اکرم نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا اُبَی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابُوالْمُنْذِر! کیا جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتابُ اللہ کی کون سی شاندار آیت ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ و رسول ہی جانیں۔ فرمایا: اے ابُوالْمُنْذِر! کیا جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتابُ اللہ کی کون سی شاندار آیت ہے؟ میں نے عرض کیا:"اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ" تو حُضور اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا:اے ابُوالْمُنْذِر! تمہیں علم مُبارک ہو۔ (مسلم، ص315، حدیث:1885) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس کی شَرْح میں فرماتے ہیں: یعنی اے اُبَی! تمہیں یہ علمِ لدنّی مُبارک ہو کہ بغیر کتابیں پڑھے داتا کی دَین(یعنی عطا) اور راہبرِ کامل کی ایک نگاہِ کرم سے تمہیں سب کچھ مل گیا۔(مراٰۃ المناجیح،3/228،ملتقطاً) حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی مرتبہ جواب نہ دیا اور دوسری مرتبہ دے دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو سُوالوں کے درمیان

بقیہ صفحہ 33 پر ملاحظہ کیجئے

بیرونِ مُلک کے مَدَنی مسافروں کو حکمت بھرے مَدَنی پھول

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی غلام مصطفٰے خان عطاری اور ملائیشیا کے مَدَنی مسافرو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اللہ تعالٰی آپ سب کو سَلامت باکَرامت رکھے، آپ کا سفر بخیر فرمائے، جہاں جائیں سنّتوں کے پھول کِھلائیں، مَدَنی بہاریں لُٹائیں، خوب نیکیوں کی دھومیں مچائیں، نمازوں کی پابندی کے ساتھ تہجد، اشراق، چاشت بھی ادا فرمائیں اور زہے نصیب مَدَنی انعامات کے مطابق آپ کا وقت گزرے۔ وہاں کا ماحول جو بھی ہو، آپ لوگ اِدھر اُدھر سَیر و تفریح میں نہ پڑنا کہ بُرائیاں کہاں نہیں! اللہ تعالٰی ہم سب کی بُرائیوں سے حفاظت فرمائے۔

خوب دل لگا کر مَدَنی کام کرنا اور اچھّی اچھّی نیّتیں بھی شاملِ حال رکھنا، نماز تو نماز کبھی جماعت بھی نہ چھوٹے اِس کا خیال رکھنا اور جتنا ہوسکے سنّتوں کی پابندی رہے، چہرہ بھی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت سے سَجا رہے، سَر پر بھی سَبز سَبز عِمامہ شریف جگمگاتا رہے۔ جب بابُ المدینہ (کراچی) واپس تشریف لائیں تو ہر مہینے تین دن مَدَنی قافلے میں سفر کرنے اور مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے کی نیّت بھی ساتھ لائیے گا، زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے، نہ جانے کب ہماری زندگی کا چراغ گُل ہوجائے، لہٰذا اس زندگی میں اچھے اعمال کا ایسا چراغ روشن کیجئے کہ جب زندگی کا چراغ گُل ہوجائے اور ایک دن اسے گُل ہونا ہی ہے تو ہماری قبروں میں اللہ تعالٰی کی رَحمت اور نورِ مصطفٰے کے صدقے سے نمازوں، سنّتوں اور نیکیوں سے چراغاں ہی چراغاں رہے۔

اپنی گفتگو اور اپنے کردار میں حُسنِ اَخلاق کو شامل رکھئے گا کہ سفر میں اکثر چڑچڑاپَن آجاتا ہے بعض اوقات ایک دوسرے سے مُوافَقت نہیں ہوتی، اپنے محلّے وغیرہ میں تو مُوافَقت ہوتی ہے لیکن سفر میں ہر وقت ساتھ رہتے ہیں تو ذِہنی ہم آہنگی کی کمی کی وجہ سے بسا اوقات ایسا معاملہ ہوجاتا ہے جس پر انسان کا صَبْر کرنا مشکل ہوجاتا ہے، لہٰذا ایسے موقعے پر بھی صَبْر صَبْر اور صَبْر کیجئے گا، جہاں بھی رہیں سب بھائی بھائی بن کر رہئے گا، جہاں جہاں موقع ملے قراٰنِ کریم کی تلاوت بھی کیجئے گا، وہاں کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر خوب مَدَنی کام کیجئے گا اور نمازوں کی ایسی دھوم دھام مچایئے گا کہ ہم سب اور ہمارا بچّہ بچّہ بھی حقیقی معنوں میں نمازی، عاشقِ رسول، عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت و اولیا بَن جائے۔ میری بے حساب مغفرت کے لئے دُعا کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمد

مرکزی جامعۃُ المدینہ بابُ المدینہ (کراچی) کے 36 طلبۂ کرام کے 12 ماہ کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہونے پر خوشی کا اظہار

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے اسجد عطاری طالبِ علم دورۂ حدیث شریف و ناظمِ جَدوَل مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ، کراچی) اور مرکزی جامعۃُ المدینہ کے تمام طلبۂ کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اسجد بھائی نے ابو عاطف مَدَنی کی وَساطت سے مجھے یہ خوشخبری دی کہ رُکنِ شوریٰ الحاج سیّد لقمان باپو مرکزی جامعۃُ المدینہ تشریف لائے اور اِن کی ترغیب پر 36 اسلامی بھائیوں نے بارہ ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کے لئے اپنی رِضا مندی کا اظہار فرمایا۔ کون کب سفر کرے گا؟ یہ پتا نہیں ہے، ہاتھوں ہاتھ سفر کر لینا چاہئے کہ دل کو قلب اِسی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ مُنْقَلِب ہوتا (یعنی بدلتا) رہتا ہے۔ نئے دَرَجے شروع ہوئے ہیں ہوسکے تو ابھی سے ہاتھوں ہاتھ بارہ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر فرما لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سب کو بَرَکت عطا فرمائے اور سفرِ مدینہ کی سعادت بھی بخشے۔

مرکزی جامعۃُ المدینہ میں طلبۂ کرام کی اچّھی خاصی تعداد ہے ان میں سے بارہ ماہ کے لئے صرف 36 اسلامی بھائی بہت تھوڑے ہیں، اللہ تعالٰی آپ سب کو دونوں جہاں کی بھلائیاں عطا فرمائے اور آپ سب کو خوب بَرَکتیں دے، میرے سارے اسلامی بھائی ہمّت کیجئے، جن جن سے بَن پڑے اور کسی کا حق تلَف نہ ہوتا ہو تو مہربانی کرکے سُستی اُڑائیے اور چُستی دکھائیے، مجھ سے جو منسوب ہیں انہیں تو میری زیادہ ماننی چاہئے اور جو مجھ سے منسوب نہیں ہیں مگر میرا حُسنِ ظن ہے کہ سارے ہی مجھ سے مَحبّت کرتے ہیں مجھے جلدی جلدی بارہ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ایسی خوشخبریاں بھیجئے کہ خوشی سے میرا سینہ مدینہ ہو جائے۔ یَا اللہ! جو جو اسلامی بھائی میری اس مَدَنی اِلتجا پر لَبَّیْکَ کہتا ہوا ہاتھوں ہاتھ بارہ ماہ کے مدنی قافلے کے لئے تیّار ہو جائے اور فائنل تاریخ دے دے ان سب کو مَرتے وقت کلمہ اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جلوہ نصیب فرما، اے اللہ! جو ان کے لئے کوششیں کرے ان کے اور میرے حق میں بھی یہ دُعائیں قبول فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمد

رُکنِ شوریٰ کے یہاں مَدَنی مُنّے کی ولادت پر مبارک باد و دُعا سے نوازا

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے، شہزادۂ عالی وقار، باپوئے آبرودار، مبلّغِ دعوتِ اسلامی، رُکنِ شوریٰ سیّد عارِف علی عطاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ!

مَاشَآءَ اللہ! آپ کے یہاں شہزادے کی آمد ہوئی، مرحبا! شہزادے کا نام "محمد" اور پکارنے کے لئے "واصِف علی" رکھئے، میں آپ کے حسبُ الارشاد شہزادے کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل کرتا ہوں، اللہ تعالٰی مَدَنی مُنّے سیّد واصف علی کو صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، سنّتوں، مَدَنی کاموں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرمائے، اللہ تعالٰی مَدَنی مُنّے کو، ان کے امّی ابّو کو اور سارے گھرانے کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب کرے۔ میری طرف سے آپ کو، مَدَنی منّے کی امّی کو، ننھیال، ددھیال والوں کو اور سب کو ڈھیروں مبارک ہو! حُضورِ والا! اپنی کنیت "ابو واصف" رکھ لیجئے، واصِف کے معنٰی تعریف کرنے والا، خوبیاں بیان کرنے والا، تو "واصِف علی" کے معنٰی ہوئے مولا مشکل کُشا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وجہَہُ الکریم کی ثنا و تعریف کرنے والا۔ اب آپ "ابو واصِف عارف علی" ہوگئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مرکزی جامعۃُ المدینہ (پنڈی بھٹیاں) کے طلبۂ کرام کی حوصلہ افزائی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مرکزی جامعۃُ المدینہ پنڈی بھٹیاں کے میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹو! طلبۂ کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی عماد مَدَنی نے آپ کے مدنی کاموں کی مدنی کارکردگی مجھے تحریراً

بھجوائی۔ مَا شَآءَ اللہ! آپ لوگ خوب چوک درس دے رہے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو بَرَکتیں دے، آپ کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے، آپ کو مزید جذبہ وہمّت عطا فرمائے اور آپ کا مدنی کاموں میں دل لگادے۔ اسی طرح خوب دل لگا کر جامعۃُ المدینہ کی تعلیم بھی حاصل کرنی ہے اور نجی مطالعہ بھی کرنا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" نہیں پڑھی ہے تو میں آپ کو 25دن کا ہَدَف دیتا ہوں، آپ سب 25دن میں پڑھ لیں اور جنہوں نے یہ کتاب پڑھ لی ہے، تو وہ نئی کتاب "دین و دنیا کی انوکھی باتیں" 25دن میں پڑھ لیں اور جلدی جلدی مجھے کارکردگی بھیجیں۔ اپنے کردار کی اِصلاح جاری رکھئے اور آپس میں لڑائی، ایک دوسرے کی بُرائی، حسد، غیبت، اُستادوں کی بےادبی و بدگمانی سے بچئے، خاص طور پر استاد صاحب کے سوال کرنے پر اس طرح کی بدگمانی سے بچئے کہ استاد صاحب کو آتا نہیں ہے، اس لئے ہم سے پوچھ رہے ہیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے، کیسے چالاکی کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ، نہیں! بدگمانی نہیں کرنی، آپ جتنا زیادہ استاد صاحب کا ادب کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اُتنی ہی زیادہ برکتیں ملیں گی۔ ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی و ہمدردی کرتے رہیں اور ایک دوسرے کی بُرائیاں نہ کریں، اگر کسی کی بُرائی نظر آجائے یا کوئی آپ کے ساتھ بُرا سلوک کر بھی دے تو اس کو دبا دیا کریں یعنی آپ دوسروں کے عیب اُچھالنے والے نہیں بلکہ دوسروں کے عیب چھپانے والے بن جائیں، ہم دنیا میں کسی کے عیب چُھپائیں گے تو اللہ تَبَارَکَ وتعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمارے عیب چُھپائے گا کہ اللہ تعالیٰ سَتَّارُ الْعُیُوْب (یعنی عیبوں کو چھپانے والا) ہے۔ اسی طرح مَدَنی کاموں کی دھومیں مچاتے رہئے گا، تمام اساتذۂ کرام اور دیگر مَدَنی عَملے کو میرا سلام بھی کہئے گا۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شکرانے میں 170 چوک درس دیئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے حوصلہ افزائی کے صَوتی پیغام کے شکرانے میں مرکزی جامعۃُ المدینہ پنڈی بھٹیاں (ضلع حافظ آباد، پنجاب، پاکستان) کے طلبۂ کرام نے 170 چوک درس دیئے اور 4مَدَنی دورے بھی کئے۔

بقیہ: علمِ لدُنّی

کے وقفہ میں نبیّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ان کے دل میں جواب بطورِ فیضان اِلقا فرما دیا، پھر پوچھا تو آپ نے وہ ہی القا کیا ہوا جواب عَرض کر دیا۔ حضرات صوفیاء کبھی نظر سے کبھی سینہ پر ہاتھ رکھ کر کبھی مُرِید کو سامنے بٹھا کر کبھی کوئی بات پوچھ کر فیض دیتے ہیں، ان طریقوں کی اصل یہ حدیث ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/227، ملخصاً) جیسا کہ شَیْخُ الشُّیُوخ حضرت سیّدنا شہابُ الحقّ والدِّین عُمَر سُہرَوَرْدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سردارِ سِلسِلۂ سُہروردیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدنا غوثِ اعظم (سیّد عبدالقادر جیلانی) رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دَستِ مبارک میرے سینے پر پھیرا اور اللہ تعالٰی نے میرے سینے میں فوراً علمِ لدنّی بھر دیا، تو میں حضور (غوثِ پاک) کے پاس سے علمِ الٰہی کا گویا (یعنی کلام کرنے والا) ہو کر اٹھا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 21/390)

علمِ لدُنّی رَبّ تعالٰی کی خاص عطا ہے اور یہ ان لوگوں کو ملتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بَندَگی اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیروی کرتے ہیں۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، 9/123) لہٰذا عام لوگوں کو چاہئے کہ علمِ لدنّی ملنے کا انتظار نہ کریں بلکہ محنت اور کوشش کرکے علم کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت وفرمانبرداری اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کے ایّام گزارتے رہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کو چاہے یہ نعمت عطا فرمادے گا۔

آسان نیکیاں

حج کا ثواب
غریبوں کی قربانی

عبدالماجد عطاری مدنی

احادیثِ مبارکہ میں بہت سے ایسے اعمال بیان کئے گئے ہیں جن پر باآسانی عمل کرکے ڈھیروں ثواب کمایا جاسکتا ہے، یہاں ایسے ہی کچھ آسان اعمال ذکر کئے جارہے ہیں چنانچہ

ذِکْرُ اللہ کی کثرت کیجئے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حج کے ان دس دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اَللہُ اَکْبَرُ اور ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرو۔ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں اعمال کا ثواب سات سو گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(شعب الایمان، 3/356، حدیث:3758)

غریب بھی قربانی کا ثواب کماسکتا ہے قربانی صاحبِ استطاعت پر واجب ہے اور احادیثِ مبارکہ میں قربانی کرنے کے بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں، جو غریب شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسے بھی دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی قربانی کا ثواب کما سکتا ہے چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو قربانی نہ کرسکے وہ بھی اس عشرہ (یکم تا دس ذوالحجۃ الحرام) میں حجامت نہ کرائے، بقرہ عید کے دن بعدِ نمازِ عید حجامت کرائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (قربانی کا) ثواب پائے گا۔(مراٰۃ المناجیح، 2/370 بتصرفٍ)

ضروری وضاحت چالیس دن کے اندر اندر ناخُن تراشنا، بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضروری ہے، 40دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے، لہٰذا اگر کسی شخص نے 31دن سے ناخُن نہ تراشے ہوں اور ذوالحجّہ کا چاند ہوگیا تو وہ دسویں ذوالحجہ تک رک نہیں سکتا، کیونکہ 10ذوالحجہ کو اسے اکتالیسواں دن ہوجائے گا، اب ایسا شخص اوپر ذکر کی گئی فضیلت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اسے چاہئے کہ 10ذوالحجہ سے پہلے پہلے حجامت کروالے تاکہ گناہ میں نہ جا پڑے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 20/254،253)

فرض کے بعد سب سے پیارا عمل حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔(المعجم الکبیر، 11/59، حدیث:11079) چنانچہ عید کے پُرمَسَرَّت موقع پر غریب مسلمانوں کو مت بھولئے، قربانی کا گوشت ان کے ہاں بھی بھیج کر ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنے والی آسان نیکی ضرور کیجئے اور رَبّ تعالٰی کی رضا پانے کی کوشش کیجئے۔

حج کا ثواب کمایئے یوں تو حج پوری زندگی فقط ایک بار ہی صرف صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے جبکہ دیگر شرائط بھی پائی جائیں لیکن احادیثِ مبارکہ میں بہت سے ایسے اعمال بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرکے عمرہ یا حج کا ثواب کمایا جاسکتا ہے مثلاً:

❁ والدین کو رحمت بھری نظر سے دیکھنے پر حجِ مقبول کے ثواب کی بِشارت دی گئی۔(شعب الایمان، 6/186، حدیث: 7856 ملخصاً)

❁ اسی طرح بہ نیّتِ ثواب والدین کی قبر کی زیارت کو بھی حجِ مقبول کے برابر ثواب قرار دیا۔(نوادر الاصول، 1/73، حدیث:98 ملخصاً)

❁ جو نمازِ فجر باجماعت ادا کرکے ذکرُ اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہوجائے پھر دو رکعت (نمازِ اشراق) پڑھے تو اسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی، 2/100، حدیث:586)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

کرنسی کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بس اسٹاپ پر جو لوگ کھلے پیسے دیتے ہیں وہ 100 روپے کے نوٹ لے کر 90 روپے کے سکے دیتے ہیں، کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟ کہیں یہ سود تو نہیں ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: 100 روپے کے نوٹ لے کر 90 روپے کے سکے دیئے جائیں چاہے یہ لین دین دونوں طرف سے نقد ہو یا ایک طرف سے ادھار اور ایک طرف سے نقد ہو یہ دونوں صورتیں جائز ہیں اس میں سود نہیں ہے، کیونکہ جب 100 روپے کے نوٹ کے بدلے میں 90 روپے کے سکے دیئے جائیں گے تو اس میں نہ تو جنس ایک ہے اور نہ ہی قدر پائی جارہی ہے تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز ہوئے۔ جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: وَاِنْ عُدِمَا حَلَّا لِعَدَمِ الْعِلَّةِ فَبَقِيَ عَلٰی اَصْلِ الْاِبَاحَةِ ترجمہ: اگر قدر و جنس دونوں نہ ہوں تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز ہیں، علت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے، تو بیع اپنی اصلِ اباحت پر باقی رہے گی۔ (در مختار، 7/422)

لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہ حکم نوٹ کے بدلے سکوں کا تھا کہ اس میں ایک طرف سے ادھار جائز ہے اگر 100 روپے کے نوٹ کے بدلے میں 90 روپے کے نوٹ دیئے جائیں تو یہ اس وقت جائز ہوگا جب دونوں طرف سے نقد ہو، کسی طرف سے ادھار نہ ہو، اگر کسی ایک طرف سے بھی ادھار ہوگا تو یہ جائز نہ ہوگا کیونکہ اس میں جنس ایک ہے لیکن قدر نہیں پائی جارہی تو اس صورت میں اگرچہ کمی بیشی جائز ہے لیکن ادھار جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: وَاِنْ وُجِدَ اَحَدُهُمَا اَیِ الْقَدْرُ وَحْدَهٗ اَوِ الْجِنْسُ وَحْدَهٗ حَلَّ الْفَضْلُ وَحَرُمَ النَّسَاءُ ترجمہ: اور اگر قدر و جنس میں سے کوئی ایک چیز پائی جائے یعنی صرف قدر پائی جائے یا صرف جنس پائی جائے تو اب کمی بیشی جائز ہے اور ادھار حرام ہے۔ (در مختار، 7/422)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انسانی بالوں کی خرید و فروخت جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں انسان کے بالوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: انسان کے بالوں کی خرید و فروخت کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ چنانچہ علامہ شامی قدّس سرُّہُ السّامی لکھتے ہیں: قَوْلُهٗ (وَشَعْرِ الْاِنْسَانِ) وَلَا يَجُوْزُ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ یعنی: انسان کے بالوں کی بیع اور ان سے نفع حاصل کرنا ناجائز ہے۔ (ردالمحتار علی در المختار، 7/245) اسی طرح بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: قَوْلُهٗ (وَشَعْرِ الْاِنْسَانِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ) اَیْ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهٗ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ۔ یعنی: انسان کے بالوں کی بیع اور ان سے نفع حاصل کرنا ناجائز ہے۔ (بحر الرائق، 6/133)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: انسان کے بال کی بیع درست نہیں اور انہیں کام میں لانا بھی جائز نہیں، مثلاً ان کی چوٹیاں بنا کر عورتیں استعمال کریں حرام ہے، حدیث میں اس پر لعنت فرمائی۔ (بہارِ شریعت، 2/700)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سیونگ اکاؤنٹ کا نفع سود ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید حصولِ رزقِ حلال کے لئے جائز کاروبار کرتا ہے، لیکن مختلف لوگ ناحق اس سے رقم کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور زید کو مجبوراً رقم دینا پڑتی ہے، جس کی وجہ سے زید کا یہ ذہن بنا کہ بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوالیا جائے اور نفع میں ملنے والی رقم ایسے لوگوں کو دے کر جان چھڑالی جائے، تو مذکورہ صورت میں کیا یہ اکاؤنٹ کھلوانا جائز ہے؟ نیز نفع میں ملنے والی رقم کسی کارِ خیر میں بِلانیّتِ ثواب دینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: لوگوں کا زید سے ناحق رقم لینا اگرچہ ناجائز ہے لیکن اس کی وجہ سے زید کو بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانے کی اجازت نہیں ہوگی، سیونگ اکاؤنٹ کا نفع سود ہوتا ہے اور سود کو اللہ تبارک وتعالٰی نے حرام فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالٰی قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود۔

(پ3، البقرۃ:275)

حدیثِ پاک میں ہے: لَعَنَ رَسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ یعنی رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اسکے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمام لوگ برابر ہیں۔ (مسلم، ص663، حدیث:4093)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قربانی کے جانور کی کھال اُجرت میں دینا جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قربانی کا جانور ذبح کرنے والے قصاب کو ذبح کرنے اور گوشت بنانے کے بدلے قربانی کی کھال بطورِ اُجرت دے سکتے ہیں یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: قصاب کو اُجرت کے طور پر قربانی کے جانور کی کوئی چیز مثلاً گوشت، سِری، پائے یا کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ اس کے لئے الگ سے اُجرت طے کریں۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: لَايُعْطٰى اَجْرُ الْجَزَّارِ مِنْهَا لِاَنَّهٗ كَبَيْعٍ ترجمہ: ذبح کرنے والے کو قربانی میں سے کوئی چیز بطورِ اُجرت نہیں دے سکتے کیونکہ یہ بھی بیع (خرید و فروخت) ہی کی طرح ہے۔ (درمختار، 9/543)

اعلٰی حضرت امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک مقام پر قربانی کی کسی چیز کو اُجرت کے طور پر دینے کا حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اگر یہ اجرت قرار پائی تو حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 20/449)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

(بہارِ شریعت، 3/346)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حلال کمانا مشکل نہیں

سید انعام رضا عطاری مدنی

شریعتِ مطہَّرہ نے ہر مسلمان کو حلال کمانے اور حلال کھانے کا حکم دیا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ رزقِ حلال کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (معجم اوسط، 6/231، حدیث: 8610) یاد رکھئے! حلال کمانا کوئی مشکل کام نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو جہاں حلال کمانے اور حلال کھانے کا حکم دیا ہے وہاں رزقِ حلال کے حصول کے ذَرائع بھی اس کے لئے آسان فرما دیئے ہیں۔ انسان جب صدقِ دل سے حلال کمانے کی نیت کرے اور کَمَاحَقُّہٗ کوشش بھی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے راہیں آسان فرما دیتا ہے۔

بعض لوگ حرام کماتے ہیں اور کسی صورت حرام چھوڑنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے، اگر انہیں سمجھایا جائے تو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمارے پاس کمانے کا بس یہی ایک طریقہ ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ ہمیں ملتا ہی نہیں، اگر ہم اسے بھی چھوڑ دیں تو ہمارے بچے کہاں سے کھائیں گے؟ ایسوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: دوسرا طریقہ (حلال) رزق کا نہ مل سکنا محض جھوٹ ہے، رزق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّہ ہے جس نے ہوائے نفس (یعنی نفسانی خواہشات) کی پیروی کر کے طریقۂ حرام اِختیار کیا اُسے ویسے ہی پہنچتا ہے اور جس نے حرام سے اِجتناب اور حلال کی طلب کی اُسے رزقِ حلال پہنچاتے ہیں، امام سفیان ثوری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو نوکریٔ حُکّام (یعنی حُکّام کے ہاں کام کرنے) سے منع فرمایا۔ کہا: بال بچّوں کو کیا کروں؟ فرمایا: ذرا سُنیو! یہ شخص کہتا ہے کہ میں خُدا کی نافرمانی کروں جب تو میرے اہل و عیال کو رِزق پہنچائے گا اور اِطاعت کروں تو بے روزی چھوڑ دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/528)

بعض لوگوں کا ذَریعۂ معاش تو جائز ہوتا ہے مگر وہ جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے ناجائز و حرام کما رہے ہوتے ہیں حالانکہ معمولی سی تبدیلی سے وہ جائز و حلال کما سکتے ہیں مثلاً کھوٹے سونے کی خالص سونے (Pure Gold) کے ساتھ اس طرح خرید و فروخت کرنا کہ کھوٹا سونا مقدار (Measure) میں زیادہ ہو اور خالص سونا کم تو یہ سود ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ اس کا جائز و حلال طریقہ یہ ہے کہ پہلے کھوٹے سونے کو رقم کے بدلے فروخت کیا جائے پھر اس رقم سے خالص سونا خرید لیا جائے اس طرح خرید و فروخت بھی ہو جائے گی اور سود بھی نہ ہو گا۔

اپنے کاروباری معاملات کے بارے میں مزید شرعی اَحکام جاننے کے لئے دارالافتاء اہلِ سنّت سے رابطہ فرمائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رزقِ حلال کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلِ سنت کے فون نمبرز اور میل ایڈریس

فون سروس کے اوقاتِ کار			
4pm to 10 am (وقفہ 1 تا 2، جمعۃ المبارک تعطیل)	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے	0300-0220113	0300-0220112
	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے	0300-0220113	0300-0220112
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 7pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص یوکے اور دنیا بھر کیلئے	0044 2692 318 121	
پاکستانی اوقات کے مطابق 2 pm تا 7pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص امریکہ اور دنیا بھر کیلئے	0015 92 200 8590	
پاکستانی اوقات کے مطابق 2 pm تا 7pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص افریقہ اور دنیا بھر کیلئے	0027 5691 813 31	
پاکستانی اوقات کے مطابق 2 pm تا 7pm (علاوہ نماز کے اوقات)	بالخصوص آسٹریلیا اور دنیا بھر کیلئے	0061 426 58 00 28	

Email:darulifta@dawateislami.net

تجارت اور حسد

فرمان علی عطاری مدنی

تاجر اسلامی بھائیو! جب کوئی محنت و لگن سے اپنے کاروبار میں ترقی کرنے لگتا ہے تو اس کی ترقی، بڑھتی ہوئی آمدنی، بنگلہ و گاڑی، عیش و عشرت اور خاندان میں ملنے والی عزّت دیکھ کر بعض نادان اپنے دل میں حَسَد کا بیج بو لیتے ہیں پھر اس بیج سے نکلا ہوا حسد کا ننھا سا کانٹے دار پودا وقت کے ساتھ ساتھ تناوَر درخت بن جاتا ہے۔ حسد ایک تباہ کُن عادت، نہایت بُری خَصلت، مُہلِک (ہلاک کر دینے والا) مرض، گناہِ کبیرہ، اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ **حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے** حدیثِ پاک میں ہے: حسد سے بچو کہ بِلاشُبہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد، 4/360، حدیث:4903)

حَسَد کی تعریف کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چِھن جانے) کی تمنّا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام "حَسَد" ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الخامس عشر، 1/600)

حَسَد کی باطنی بیماری نے ہمارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، چنانچہ تجارت کا شُعبہ بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ **تاجروں کے حسد کی مثالیں** ◉ فُلاں کا کاروبار عُروج پر ہے اور میں دن بدِن خسارے میں ہوں، کاش! اس کا کاروبار تباہ و برباد ہو جائے۔ ◉ اس کے پاس ہر وقت خریداروں کا تانتا بندھا رہتا ہے جبکہ میرے پاس گنتی کے چند گاہک (Customers) ہی آتے ہیں، یہ ایسا بدنام ہو کہ اس کے پاس گاہکوں کا آنا جانا کم ہو جائے۔ ◉ اس نے تو نئی کار خرید لی اور میں نئی موٹر سائیکل تک نہیں لے سکا، اس کی گاڑی تباہ ہو جائے۔ حاسد کے دل میں یہ آگ دن بدن بھڑکتی رہتی ہے اور وہ اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر نفع کمانے کے منصوبے بنانے لگتا ہے حالانکہ حدیثِ پاک میں کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے والے کو مَلعُون کہا گیا ہے۔ (معجم اوسط، 6/435، حدیث:9312) ◉ اسی طرح حاسد کبھی اپنے مُقابِل کے نُقصان کیلئے بددُعا کرتا ہے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ ◉ کبھی اسے بدنام کرنے کیلئے اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور کرتا ہے۔ ◉ بسا اوقات روز روز کی جَلَن سے چُھٹکارا پانے کیلئے اپنے ہی مسلمان بھائی کی دکان کو آگ لگا دی جاتی ہے۔ **حسد کی تباہ کاریاں** ◉ حاسد جَلَن اور گُھٹن کا شکار ہو کر زندگی بھر اپنا چَین و سُکون گنوا دیتا ہے۔ جس سے حسد ہوتا ہے ہر وقت اس کے عیبوں کی تلاش رہتی ہے اور موقع ملتے ہی لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے اور یہ دونوں باتیں گناہ ہیں۔ ◉ مَحْسُود (جس سے حسد ہو اس) کو دینی یا دنیوی نقصان پہنچنے پر خوش ہونے سے ایک اور باطنی مَرَض شَماتَت[1] میں مبتلا ہوتا ہے۔ **حسد سے کیسے بچیں؟** ◉ حسد سے توبہ کر کے یُوں دعا کیجئے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس باطنی مَرَض سے شفا دے کر آئندہ بچنے کی توفیق عطا فرما۔ ◉ رِضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے یہ ذِہن بنائیے کہ میرے اس بھائی پر یہ اِنعامِ خداوندی ہے وہ جسے جب چاہے، جتنا چاہے عطا فرمائے۔ ◉ حسد کی تباہ کاریوں کو ذِہن میں رکھئے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی، نیکیوں کی بربادی، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور بدگمانی جیسے گُناہوں کا سَرچشمہ ہے۔ ◉ دنیا داری میں اپنے سے بہتر کو مَت دیکھئے اس سے اِحساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے بلکہ مُفلِس و نادار افراد کو دیکھئے کہ اس سے شکر کی عادت بنے گی۔ ◉ حسد کے سبب جو نفرت پیدا ہوئی ہو اسے مَحبّت میں بدلنے کیلئے سلام میں پہل کیجئے، تَحائف پیش کیجئے، بیماری میں عیادت کیجئے، خُوشی کے مَواقِع پر مُبارکباد دیجئے، مشکل میں مدد کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ **مدنی پھول** دیگر باطنی بیماریوں کی طرح کسی پر حسد کرنے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ "فلاں شخص مجھ سے یا کسی اور سے حسد کرتا ہے"، کیونکہ یہ دل کا معاملہ ہے، لہٰذا اس الزام تراشی یا بدگُمانی سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھئے۔

حسد کے بارے میں مزید مفید ترین معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "حسد" کا مطالعہ کیجئے۔

[1] کسی مسلمان کے نقصان یا اس کو ملنے والی مصیبت و بلا کو دیکھ کر خوش ہونے کو شماتت کہتے ہیں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص 293 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

ذوالحجۃ الحرام میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

ذوالحجۃ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، چند کا مختصر ذکر 4 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** 1 امیر المؤمنین، ذوالنُّورَین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت 18 ذوالحجۃ الحرام 35 سنِ ہجری کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تفصیلی ذکرِ خیر صفحہ **23** پر ملاحظہ فرمایئے۔ 2 سیّدُ الفَوارِس حضرتِ سیّدنا ابو موسیٰ عبد اللہ بن قَیس اَشْعَری یَمَنی رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابیِ رسول، حافظ و قاریِ قراٰن اور فقیہِ اسلام ہیں۔ یَمَن، عَدَن، بَصرہ اور کُوفہ کے بتر تیب والی بنائے گئے، ولادت زُبَید (صوبہ حدیدہ، یمن) اور وفات ذوالحجہ 44ھ کو کوفہ یا مکّہ میں ہوئی۔ آپ سے 355 احادیث مَروی ہیں۔(الاعلام للزرکلی، 4/114-الوافی بالوفیات، 17/220-تذکرۃ الحفاظ، 1/23) **اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام** 3 استاذُ التابِعین حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 57ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی اور 7 ذوالحجہ 114ھ کو وِصال فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی، آپ حضرت سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پوتے اور سیّدنا امام زین العابدین کے بیٹے ہیں۔ آپ تابِعی، فقیہ، مُحدِّث اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے پانچویں[5] شیخِ طریقت ہیں۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی آپ سے اِستِفادہ فرمایا ہے۔(شذرات الذہب، 1/260-مرآۃ الاسرار، ص208-مناقبِ امامِ اعظم ابو حنیفہ للکردری، ص39) 4 رُومیِ کشمیر، صاحبِ سیفُ المُلوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالمِ دین، مُصنِّف، پنجابی شاعر اور وَلی کامل تھے، آپ 1246ھ کو موضع چک بہرام (ضلع گجرات) پاکستان میں پیدا ہوئے اور 7 ذوالحجہ 1324ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کھڑی شریف (ضلع میر پور) کشمیر میں مرجَعِ خاص و عام ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/455 تا 469) 5 امام سلسلۂ قادریہ فی الہند، حضرت علامہ بہاؤ الدین بن ابراہیم انصاری قادری شطّاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وِلادت جِینْد (صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور 11 ذوالحجہ 921ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار دولت آباد (ضلع اورنگ آباد مہاراشٹر) ہند میں ہے۔ آپ عالمِ دین، مُدرِّس، مصنف اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے پچیسویں[25] شیخِ طریقت ہیں۔ رسالۃٌ (شَطّارِیۃٌ) فی الاَذْکار وَالاَشْغال آپ کی یادگار تصنیف ہے۔(اخبار الاخیار، ص198-شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص96) 6 مُرشِدِ اعلیٰ حضرت، خاتَمُ الاکابِر حضرت شاہ آلِ رسول مارَہروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالمِ باعمل، صاحبِ وَرَع و تقویٰ اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے سینتیسویں[37] شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کی ولادت 1209ھ کو خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ، یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 18 ذوالحجہ 1296ھ کو وصال فرمایا۔(تاریخ خاندان برکات، ص37 تا 46) 7 عظیم صوفی بزرگ حضرت سیّد عبد اللہ شاہ غازی اشتر حَسَنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 98ھ مدینۃُ المُنوّرہ میں ہوئی اور وصال 151ھ میں ہوا، آپ کا عُرس 20، 21، 22 ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ مزار مبارک ساحلِ سمندر پر کلفٹن بابُ المدینہ کراچی میں ہے۔ جہاں روزانہ کثیر لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔ آپ عالِم، مُحدِّث، مُجاہد اور ولیِ کامل تھے۔ آپ کا شمار تابِعین یا تبعِ تابعین میں ہوتا ہے۔(تحفۃ الزائرین، حصہ دوم، ص125 تا 132) 8 قُطبُ العارِفین حضرت امام ابو بکر جعفر بن یونس شِبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مُحدِّث، عالم، واعِظ، مذہبِ مالِکیّہ کے فقیہ،

مُوَطّاامام مالک کے حافِظ، مقامِ محبُوبیت پرفائز ولیِ کامل اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے بارویں (12) شیخِ طَریقت ہیں، ولادت 247ھ کو سامرا (صوبہ صلاح الدّین) عراق میں اور وفات 27 ذوالحجہ 334ھ کو بغداد شریف میں ہوئی۔ مزار مبارک قبرستان خیزران (محلہ اعظمیہ) بغداد میں ہے۔(شرحِ شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص76-البدایہ والنہایہ، 6/612،613) **علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام** 9 شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرُالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حافظُ الحدیث، مُؤرِخ جلیل، مُصنّفِ کُتبِ کثیرہ اور استاذُ العلماء ہیں، تقریباً 40سال تَدرِیس فرمائی، کُتب میں عُمدَۃُ القاری شرح صحیح البخاری اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ ولادت 762ھ کو عین تاب (صوبہ غازی عین تاب) جنوبی ترکی اور وصال 4 ذوالحجہ 855 ھ کو قاہرہ (مصر) میں ہوا۔ مزار مبارک مدرسۃُ العینی (نزد جامعہ ازہر، قاہرہ) مصر میں ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، 1/11تا17) 10 ماہرِ عُلومِ کثیرہ حضرت علامہ عبد العزیز پَرہارْوِی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 1206ھ میں پَرہار غربی (مُضافاتِ کوٹ اڈو، ضلع مظفر گڑھ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور وِصال اسی مقام پر 1239ھ میں فرمایا، آپ کا عُرس 8،9ذوالحجۃ الحرام کو ہوتا ہے۔ آپ 270 سے زائد عُلومِ عَقلِیّہ ونَقلِیّہ میں ماہر تھے اور تقریباً33 سال کی مختصر عُمر پانے کے باوجود 90علوم پر مشتمل 200 سے زائد کُتب تَصنِیف فرمائیں، جن میں سے شرحِ عقائدِ نَسَفِیّہ کی شرح "اَلنِّبْرَاس" مشہور ہے۔ (احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص25تا165) 11 شیخُ الاسلام، بُرہانُ الدّین حضرت امام ابو الحسن علی مَرغِینَانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 511ھ مَرغینان (نزد فرغانہ) ازبکستان میں ہوئی۔ آپ عظیم حَنَفی فقیہ اور صاحبِ تَخْرِیج وتَرْجِیح (مُجتَہِد مُقَیَّد) ہیں۔ فقہ حنفی کی بے مثال کتاب ہِدایہ شریف آپ ہی نے تصنیف فرمائی۔ آپ کا وِصال 15 ذوالحجہ 593 ھ کو ہوا۔ مزار مبارک قبرستان تشوکاردیزا سَمرقَند ازبکستان میں ہے۔(تاریخِ اسلام للذہبی، 42/137- ہدایہ اخرین، ص4) **تلامذہ وخلفائے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزت** 12 تِلمیذِ اعلیٰ حضرت، حضرت بابا پیر سیّد عبد الکریم محمد یوسف شاہ تاجی صابری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالِمِ دین اور ولیِ کامل تھے۔ ولادت جے پور نزد اجمیر شریف (راجستھان) ہند میں ہوئی اور وصال یکم ذوالحجۃ الحرام 1367ھ میں باب المدینہ کراچی میں ہوا، مزار مبارک میوہ شاہ قبرستان (نزد جوناد ھوبی گھاٹ) باب المدینہ کراچی میں ہے۔(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 6/65تا69) 13 قُطبِ مدینہ، شیخُ العَرَب والعَجَم، حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر خیر صفحہ **44** پر ملاحظہ فرمایئے۔ 14 مَخدومِ مِلّت حضرت مولانا سیّد عبدُالرحمٰن رضوی گیاوی بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالمِ دین، فتاویٰ نویس، مُدرس اور شیخِ طریقت تھے، آپ کی ولادت1294ھ کو بیتھو شریف (ضلع گیا صوبہ بہار) ہند میں ہوئی، خانقاہ رحمانیہ کیری شریف (ضلع بانکا، صوبہ بہار) ہند میں 13 ذوالحجہ 1392ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک یہیں ہے۔(تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، 418تا421) 15 مُفتیٔ آگرہ حضرت علامہ مولانا حافظ نِثار احمد کانپوری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 1297ھ کانپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ غالباً 16 ذوالحجہ 1349ھ کو حج سے واپسی پر جَدّہ شریف میں وصال فرمایا اور جنّت البقیع میں دَفن ہوئے۔ خوش اِلحان حافظ و قاری، عالِمِ باعمل، سِحُر بَیاں خَطیب، حاضِر دماغ مُناظِر اور قومی راہنُما تھے۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص349-تذکرہ محدثِ سورتی، ص292) 16 صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ حافظ سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت1300ھ مُراد آباد (ہند) میں ہوئی اور آپ نے 18 ذوالحجہ 1367ھ کو وفات پائی۔ دینی عُلوم کے ماہِر، شیخُ الحدیث، مُفَسِّرِ قراٰن، مُناظِرِ ذیشان، مُفتیٔ اسلام، درجن سے زائد کُتب کے مصنف، قومی راہنما وقائد، شیخِ طریقت، اسلامی شاعر، بانیِ جامعہ نعیمیہ مُراد آباد، اُستاذُ العُلَما اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے تھے۔ کُتب میں تفسیرِ خزائنُ العِرفان مشہور ہے۔(حیات صدر الافاضل، ص9تا19) 17 قُطبِ وقت حضرت مولانا سیّد نورُالحَسَن نگِینْوِی نقشبندی قادِری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 1315ھ کو مَحلّہ سادات، نگینہ شریف ضلع بجْنَور (اُترپردیش) ہند میں ہوئی

بقیہ صفحہ 43 پر ملاحظہ کیجئے

جانوروں پر ظلم مت کیجئے

عدنان چشتی عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ جس طرح کسی انسان پر ظلم وزیادتی حرام ہے اسی طرح جانوروں پر بھی حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے مگر بے زبان جانور کس سے فریاد کرے! عام طور پر ذوالحجۃ الحرام کے قریب آتے ہی قربانی کے جانوروں کی خرید و فروخت کے لئے مختلف مقامات پر منڈیاں لگائی جاتی ہیں، جس سے خریداروں کو سہولت رہتی ہے لیکن منڈیوں میں لانے، بیچنے اور قربانی کے وقت تک بے زبان جانوروں کو تکلیف دینے کے کئی مناظر بھی دیکھنے میں آتے ہیں، مثلاً: (1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔ (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانور یوں دھکیل دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بھی بیٹھ نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سوار کرتے وقت گاڑی میں ریت یا بھوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے جس سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گوبر اور پیشاب سے پھسل کر گر جاتے ہیں، بعض اوقات ان کی ٹانگ بھی ٹوٹ جاتی ہے یا پھر زخمی ہو جاتے ہیں۔ (4) منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لئے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے جس سے کئی جانور زخمی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل بھی نہیں رہتے۔ (5) منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے اسے چارہ کھلا دینا۔ (6) منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکریا چھڑیاں مار کر اٹھاتے، خوامخواہ بھیڑ لگا کر شور مچا کر جانور کو ہراساں (خوفزدہ) کرتے ہیں۔ (7) جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وقت بچے اور بڑے شوروغوغا کرکے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کودنے سے لطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔ (8) جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بلاوجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں جس سے جانور بدکتے اور ڈرتے ہیں۔ (9) ذبح شدہ جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے ہی پاؤں کاٹنا یا کھال اتارنا شروع کر دیتے ہیں یا بکرے کی گردن چٹخا دیتے ہیں یا تڑپتی گائے کی گردن کی کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں اور بلاوجہ تکلیف پہنچاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 43 پر ملاحظہ کیجئے

نشہ اور اس کے نقصانات

قسط:1

محمد آصف عطاری مدنی

ایک نیک شخص کو شیطان دکھائی دیا تو اس سے کہا: میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؟ شیطان کہنے لگا: پوچھو! کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ نیک شخص نے پوچھا: انسان کو ہلاک و برباد کرنے میں تمہارے لئے سب سے زیادہ مددگار شے کیا ہے؟ ابلیس نے کہا: نشہ ہمارا سب سے کامیاب وار ہے کیونکہ جب کوئی شخص نشے میں ہوتا ہے تو وہ ہم سے بچ نہیں سکتا ہم جو چاہتے ہیں اس سے کرواتے ہیں ہم اُس سے ایسے کھیلتے ہیں جیسے بچے گیند سے کھیلتے ہیں۔ (عیون الحکایات، ص400 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نشے کے ناسور نے ہمارے مُعاشَرے کی ایک تعداد بالخصوص نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ موجودہ دور میں جس طرح آسانی سے پیزا (Pizza) اور برگر دستیاب ہے اسی طرح نشہ آور چیزیں (مُنَشّیات) بھی لوگوں کی پہنچ میں ہیں۔

نشہ سے منع فرمایا حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر مُسْکِر و مُفْتِر (یعنی نشہ آور اور عقل میں فُتور ڈالنے والی) چیز سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، 3/461، حدیث:3686)

ہر نشہ حرام ہے حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: جو چیز بھی نشہ دے (وہ) پتلی ہو جیسے شراب (یا) خشک ہو جیسے افیون، بھنگ، چرس وغیرہ، وہ حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/329)

نشے کے بڑے بڑے نقصانات نشہ کسی بھی چیز کا ہو نقصان ہی دیتا ہے، چاہے شراب کا ہو یا بھنگ، ہیروئن، چرس، افیون وغیرہ کا۔ چند نقصانات ملاحظہ ہوں:

صحّت کی بربادی نشے کے عادی شخص کو طرح طرح کی بیماریاں گھیر لیتی ہیں، معدہ، جگر اور گُردے زیادہ متأثر ہوتے ہیں، اسے کھانے کی پرواہ نہیں رہتی، دھیرے دھیرے اس کا جسم کمزور اور کاہل ہو جاتا ہے۔ بالآخر وہ بسترِ مَرَض پر لیٹ جاتا ہے، اس کا مُستقِل علاج نہیں ہو پاتا کیونکہ وہ نشہ چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتا، انجامِ کار بقیہ زندگی "زندہ لاش" بن کر گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

کمانے کے لائق نہیں رہتا ابتدا میں چند گھونٹ پینے یا ایک آدھ کش لگانے والے ایک دن "نشے کے ناسور" میں ایسے گرِفتار ہوتے ہیں کہ انہیں مرتے دم تک رِہائی نصیب نہیں ہوتی، نشے کی بدولت سُستی اور بے پروائی انسان پر غالب ہو جاتی ہے، وہ تھکن اور غُنودگی کا شکار رہتا ہے، نشہ مل گیا تو اس کے جسم میں کرنٹ دوڑ جاتا ہے نہ ملا تو اس کا جسم ٹوٹنے لگ جاتا ہے، ایسے میں وہ نوکری یا کاروبار کے قابل نہیں رہتا، بِالآخر کوڑی کوڑی کا محتاج ہو جاتا ہے۔

عزت کا جنازہ نشے باز کی عزّت و غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے، شریف لوگ اس کا اپنے گھر آنا، اس کے پاس بیٹھنا، اسے قرض دینا، اس کی مالی مدد کرنا پسند نہیں کرتے، اپنے بچوں کو اس کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے نہیں دیتے کہ کہیں وہ اُنہیں بھی نشے کا عادی نہ بنا دے۔ اسے معاشرے میں اچھے الفاظ سے یاد نہیں کیا جاتا۔

گھریلو زندگی کا سکون برباد ہونا نشے باز کو کسی کے دُکھ سُکھ کی پرواہ نہیں رہتی، اس کی حرَکتوں سے اس کے بیوی بچے، ماں باپ، بہن بھائی بھی تنگ آ جاتے ہیں۔ نشے باز اپنا نشہ پورا کرنے کے لئے بعض اوقات بیوی کا

زیور اور بیٹیوں کا جہیز تک بیچ ڈالتے ہیں۔نام نہاد "سُکون" کے مُتَلاشیوں کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان کی حرکتوں کا ان کے بیٹے یا بیٹی پر کیا اثر پڑے گا! ایک وقت آتا ہے کہ گھر میں اسے کوئی بھی گھاس نہیں ڈالتا یوں اس کی گھریلو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔سچ تو یہ ہے کہ نشے کا زہر صرف نشے باز کو ہی نہیں اس کے گھرانے کو بھی مار ڈالتا ہے۔**عبرتناک خبر** پنجاب پاکستان کے ایک گاؤں میں نشے کے عادی باپ نے اپنی بیوی کو نشہ کے لئے بیوی کے والدین سے رقم نہ لانے کی سزا اس طرح دی کہ رات کے اندھیرے میں اپنی تین بیٹیوں کا گلا دبا کر قتل کر دیا۔ ملزم نے اپنی بیوی کو بھی ٹوکے کے پے درپے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ (نوائے وقت آن لائن)

جرائم کا ارتکاب چوری، ڈکیتی اور جوئے جیسے جرائم کا اِرتِکاب کرنے والے بارہا نشے کے عادی نکلتے ہیں۔ بوڑھے ماں باپ یا دیگر عزیز و اقارب ان کی ضمانتوں کے لئے تھانے کچہریوں کے دھکے کھانے پر مجبور ہوتے ہیں۔(بقیہ اگلے شمارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔)

بقیہ: جانوروں پر ظلم مت کیجئے

جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ بروزِ قیامت اس کا حساب کیونکر دے سکیں گے؟ بے زَبان جانوروں کو بلاوجہ تکلیف دینے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہیں مرنے کے بعد عذاب کیلئے یہی جانور مُسَلَّط نہ کر دیا جائے۔ امام احمد بن حجر مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ اس پر درجِ ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔ چُنانچہ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/174)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں انسانوں اور جانوروں دونوں پر ظلم کرنے سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ: اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

اور 22 ذوالحجہ 1393ھ کو وصال فرمایا، مزار مواز والہ (نزد موچھ ضلع میانوالی، پنجاب) پاکستان میں ہے۔ آپ عالِم باعمل، شیخِ طریقت اور ولیِ کامل تھے۔(مقاماتِ نور، ص62، 204-فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص680) (18) مُبلِّغِ اسلام، حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صِدّیقی میرَٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دینی دنیاوی عُلوم کے جامع، کئی زبانوں کے ماہر، درجن سے زائد کتب کے مصنّف، شُعلہ بیان خطیب، مُتعَدّد اداروں کے بانی اور تعلیماتِ اسلام میں گہری نظر رکھنے والے عالِمِ دین تھے، انہوں نے دنیا کے کئی ممالک کا سفر کیا، ان کی کوششوں سے صاحبِ اِقتدار حضرات سمیت تقریباً پچاس ہزار (50,000) غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ 1310ھ کو میرٹھ (یو۔پی) ہند میں پیدا ہوئے اور وصال 22 ذوالحجہ 1374ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا، تدفین جنّت البقیع میں کی گئی۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص236 تا 242) (19) تلمیذِ اعلیٰ حضرت، مولانا عبدالربی رضوی ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 1307ھ میں موضع باندی میرا (ضلع ایبٹ آباد، صوبہ خیبر پختون خواہ) پاکستان میں ہوئی۔ 26 ذوالحجۃ الحرام 1387ھ کو وصال فرمایا، آپ کو مرکزی قبرستان کیہال (ایبٹ آباد سٹی) میں دفن کیا گیا۔(علمائے اہلِ سنت ایبٹ آباد، ص160 تا 161)

تذکرۂ صالحین

قطبِ مدینہ کا عشقِ رسول

ناصر جمال عطاری مدنی

عشقِ رسول، رَبِّ کریم کی بہت بڑی نعمت اور ایمان کو کامل کرنے کے لئے اوّلین شرط ہے، جسے یہ نعمت ملی وہ مخلوقِ خدا کا محبوب بن گیا۔ اِنہی عاشقانِ رسول میں سے ایک شیخُ العَرب و العَجَم خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاءُ الدّین احمد صدیقی قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب ضیاء کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب پاکستان) کے ایک غیر معروف قصبے ”کلاس والا“ میں 1294ھ مطابق 1877ء کو طلوع ہوکر ”قُطبِ مدینہ“ کے منفرد لقب سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ نسب امیرُ المُؤمِنِین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عشقِ رسول کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

شہرِ مصطفےٰ سے عشق سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ 1327ھ کو بغدادِ مُعلّٰی سے مدینۂ منوّرہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو یہاں قیام کا شرف ملا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1 / 275، انوارِ قطبِ مدینہ، ص337 ملخصاً) آخری عمر میں نظر کمزور ہوگئی تھی، ڈاکٹرز نے علاج کے لئے جدہ چلنے پر اصرار کیا تو ارشاد فرمایا: فقیر آنکھوں کے لئے مدینۂ منوّرہ نہیں چھوڑتا۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1 / 523 مختصراً)

پَون سو سال تک مدینے میں — تم نے بانٹی ضیا، ضیاءُ الدّین

آلِ مصطفےٰ سے عشق آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساداتِ کرام کو بغیر کسی تَعارُف کے پہچان لیتے اور بے حد ادب کرتے ہوئے دست بوسی فرماتے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1 / 531 ماخوذاً)

نعتِ مصطفےٰ سے عشق قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا محبوب مشغلہ ذکرِ رسول تھا، نعتِ رسول سے آپ کی ہر مجلس مُشکبار رہتی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں جب کوئی زائرِ مدینہ حاضر ہوتا تو مہمان نوازی کے بعد فرماتے: ”کوئی نعت شریف پڑھنے والا ہے؟“ اور ساتھ ہی صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَسَلَّم عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ کی صدا بلند فرمادیتے۔

(انوارِ قطبِ مدینہ، ص 243، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1 / 490 ملخصاً)

جامِ عشقِ نبی پلا ایسا — ہوش میں آؤں ناضیاءُ الدّین

نامِ مصطفےٰ کا ادب نامِ مصطفےٰ کا حد درجہ ادب فرماتے، مصطفےٰ نامی آپ کا ایک خادم تھا اُسے بلانے کے لئے ”یا سیّدی مصطفےٰ“ کہہ کر پکارتے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1 / 534 ملخصاً)

درِ مصطفےٰ سے عشق اگر کوئی دولت مند آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو گھر بلاتا تو فرماتے: میں اپنے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَر پر پڑا ہوں، میرے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے لئے کافی ہیں۔ بیٹھے بٹھائے ٹکڑا دیتے ہیں، بہت اچھا دیتے ہیں، کھاتا ہوں اور خوب کھاتا ہوں۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1 / 505)

ادائے مصطفےٰ سے عشق سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وصال کے آخری اَیّام میں کچھ تناوُل نہ فرماتے مگر جب یہ عرض کیا جاتا کہ ”دودھ اور شہد نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھا۔“ تو فرماتے: اچھا! لاؤ، پھر چند گھونٹ نوش فرمالیتے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص275) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال بروز جمعۃُ المبارک 4 ذوالحجۃ الحرام مطابق 2 اکتوبر 1981ء کو ہوا اور جنّتُ البقیع میں اَہلِ بیتِ اَطہار کے قُرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص17 ملخصاً)

موت آئے مجھے مدینے میں — کر دو حق سے دعا ضیاءُ الدین

حضور سیّدی ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے بارے مزید جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”سیّدی قطبِ مدینہ“ پڑھئے۔

قابلِ رشک اور عظیم باپ

(حاجی عبدالرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)

محمد عباس عطاری مدنی

دنیا میں انسان کی حیثیت ایک مسافر کی سی ہے جسے یقیناً اپنی منزل کی طرف جانا ہوتا ہے، روزانہ سینکڑوں فوت ہوتے ہیں جن کا کوئی نام لیوا نہیں ہوتا، لیکن کچھ نیکوکار دنیا سے چلے بھی جائیں تو ان کے فلاح و تقویٰ کا اثر ان کی اولاد میں دکھائی دیتا ہے اور سعادت مند اولاد کے ذریعے ان کا تذکرہ باقی رہتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کے نیک ہونے کی وجہ سے اس کی اولاد دَر اولاد کی بہتری فرما دیتا ہے۔“ (در منثور 5/ 422، الکھف، تحت الآیۃ:82)

”اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ بیٹا باپ کا بھید یا مشابہ ہوتا ہے“ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خوفِ خدا، اتباعِ رسول، اولیائے کرام سے محبت اور شریعت کی پاسداری کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ والدِ گرامی کی زندگی کن اوصاف سے مزیّن ہوگی، آیئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی کی زندگی کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں: **نام و سکونت** آپ کا نام ”حاجی عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم میمن“ تھا۔ اوّلاً ہند کے گاؤں کتیانہ (جوناگڑھ) میں مقیم تھے، مگر 1947ء میں ہجرت کرکے پاکستان آگئے، پہلے زم زم نگر حیدر آباد میں پھر بابُ المدینہ (کراچی) میں رہائش پذیر رہے۔ **نکاح اور طلب معاش** آپ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک فرم میں ملازمت کرتے تھے۔ پھر آپ کا تبادلہ ”کولمبو“ میں موجود اسی فرم کی ایک شاخ میں کر دیا گیا تھا۔ آپ کا نکاح ایک نیک و پرہیزگار خاتون سے ہوا۔ **عادات و تقویٰ** آپ متقی اور پرہیزگار انسان تھے، سنّت کے مطابق داڑھی تھی، اکثر نگاہیں جھکائے چلتے، دولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ آپ نے کولمبو کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے ہوئے تھے اور مسجد کی کافی خدمت بھی کیا کرتے تھے، امام صاحب کی غیر حاضری میں نمازیں پڑھا دیا کرتے تھے۔ 1979ء میں امیرِ اہلِ سنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی ”کولمبو“ تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بہت متأثر پایا۔ **بیعت** آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں مرید تھے، غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہت چاہنے والے اور قصیدۂ غوثیہ کے عامل تھے۔ **سفرِ حج اور انتقال** سن 1370 ہجری میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے، اس وقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عمر ڈیڑھ یا دو برس تھی۔ حج کے دِنوں مِنٰی شریف میں سخت لُو (یعنی گرم ہوا) چلی جس میں کئی حجاجِ کرام شہید اور بہت سے لاپتہ ہوگئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی ابتداءً کچھ پتا نہ چلا، بالآخر جدہ شریف کے ایک ہسپتال میں سخت علالت کی حالت میں ملے پھر اسی کیفیت میں 14 ذوالحجۃ الحرام 1370 ہجری کو اس عالم ناپائیدار سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِ سنّت اور آپ کے والدِ گرامی پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اِنقلابی شخصیات کے کارنامے

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کے کارنامے

ولی محمد عطاری مدنی

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا عُمر بن عبدُ العزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کنیت ابوحَفص، نام عمر بن عبدالعزیز ہے، آپ کی والدہ حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی سیّدتُنا اُمِّ عاصم بنتِ عاصم تھیں۔ (الثقات لابن حبان، 2/354 ملخصاً) آپ عابدو زاہد، بُردبار، عاجِزی وانکساری کے پیکر، خوفِ خدا سے لَبریز، عَدل و انصاف قائم کرنے، بھلائی اور نیکیوں کو محبوب رکھنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے مَنْع کرنے والے تھے۔ آپ کا شمار اُن خُلَفا میں ہوتا ہے جو خلیفہ ہونے کے باوجود شان و شوکت اور عیش وعِشرت کی زندگی سے دور رہے۔ (ماخوذ از طبقات ابن سعد، 5/260) آپ نے صرف 29 ماہ کے عرصے میں دنیا کے ایک بڑے حصّے میں خوشحالی کا ایسا اِسلامی اِنقلاب برپا کیا جس کی مثال صَدیاں گزر جانے کے بعد بھی نہیں ملتی، آپ نے عَہدِ خُلفائے راشِدین کی یاد تازہ کردی۔ آپ کو عُمرِ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ (الثقات لابن حبان، 2/354، مرقاۃ المفاتیح، 9/245، تحت الحدیث: 5375-5376) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خلیفہ مُنتخَب ہوئے تو اس وقت مُعاشَرے کی حالت بہت بُری تھی، اُمَرا نے لوگوں کی جائیدادوں پر ناحق قبضے کئے ہوئے تھے، دین سے بے راہ روی عام تھی، شراب نوشی عام ہونے کے علاوہ بہت سی ممنوعاتِ شرعیہ مملکتِ اسلامیہ میں رائج ہوچکی تھیں۔ آپ نے دینی، حکومتی اور مُعاشرتی شعبہ جات میں اِصلاح کے لئے انقلابی کوششیں فرمائیں۔ **دعوتِ دین** آپ نے دینِ اسلام کی دعوت عام کرنے کے لئے تِبَّت، چین اور دُوردراز مَمالک میں وُفود روانہ کئے اور وہاں کے حکمرانوں کو دعوتِ اِسلام پیش کی جس کے اثر سے مشرق و مغرب میں کئی بادشاہوں اور راجاؤں نے اسلام قبول کیا۔ (مجدد دین اسلام نمبر، ص59 ملخصاً) **عدل و انصاف** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجبوروں، مظلوموں اور محرُوموں کو ان کی وہ جائیدادیں واپس دلائیں جنہیں شاہی خاندان کے افراد، حکومتی اَہلکاروں اور دیگر اُمَرا نے اپنے تَصرُّف میں لے رکھا تھا۔ (سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات، ص162 ملخصاً) **تدوینِ حدیث** آپ نے نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ مِٹ جانے کے خوف سے ان کو جمع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ (سنن دارمی، 1/137، حدیث: 488 ملخصاً) **غیر شرعی اُمُور کا خاتمہ** شراب نوشی کے خاتِمہ کے لئے مختلف تدبیریں فرمائیں مثلاً شرابیوں کو سخت سزائیں دیں اور ذِمّیوں کو بھی حکم فرمایا کہ وہ ہمارے شہروں میں ہرگز شراب نہ لائیں۔ (طبقات الکبریٰ، 5/283 ملخصاً) غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کے موقع پر مسلمانوں کو تحفے تحائف (Gifts) بھیجنے سے روکا۔ (طبقات الکبریٰ، 5/291) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے اس قدر محبّت تھی کہ امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی شان میں نازیبا الفاظ بکنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء، ص195، الاستیعاب، 3/475) نیز یزید کو امیرُ المومنین کہنے والے کو کوڑے بھی لگوائے۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/84 ملخصاً) **فلاحِ عامہ** آپ نے ایک لنگر خانہ قائم کیا جس میں فُقرا و مساکین اور مسافروں کو کھانا پیش کیا جاتا تھا۔ (تاریخ دمشق، 45/218) اسی طرح مُسافروں کے لئے سرائے خانے اور ان کی سُواریوں کے لئے اَصْطَبل تعمیر کروائے، نابیناؤں، فالج زدہ، یتیموں اور معذوروں کی خدمت کے لئے غلام اور اَخراجات عطا فرمائے اور بچوں کے وظائف بھی مُقرّر فرمائے۔ (سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات، ص447 تا 452 ملخصاً) **مَعاشی انقلاب** آپ کے عدل وانصاف اور حُسنِ انتظام سے ایسا انقلاب (Revolution) آیا کہ زکوٰۃ لینے والے دینے والے بن گئے اور زکوٰۃ دینے والوں کو فُقرا تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتے تھے۔ (سیرۃ ابن عبد الحکم، ص59)

صبر و شکر کرنے والی خاتون

(حضرت بی بی ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا)

خرم شہزاد عطاری مدنی

"حَفْن" (صوبہ المنیا) قدیم تاریخی شہر ہے جو ہزاروں برس سے مصر (Egypt) میں دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ یہاں ایک قِبطی بادشاہ کی حکومت تھی۔ حضرتِ سیدتنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اسی قبطی بادشاہ کی صاحب زادی تھیں۔ (نزہۃ القاری، 3/ 546، ملخصاً)

جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے بابل سے ہجرت کرنے کے بعد مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے فلسطین میں آکر مستقل سُکونت اختیار فرمائی تو یہیں زَوجَۂ محترمہ حضرتِ سیّدتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی درخواست پر آپ علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے حضرتِ سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اپنی زوجیّت میں قبول فرمایا۔ فلسطین میں ہی حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بَطن پاک سے حضرت سیدنا اسماعیل ذَبِیْحُ اللّٰہ علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی ولادت ہوئی۔ (تاریخ طبری، 1/ 310، ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا حضرت سیّدتنا بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اپنی پوری زندگی صبر واِستقلال اور ہمت وجُراَت کا پیکر بن کر بسَر کی۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام ابھی دودھ پینے کی عمر میں تھے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سَر زمین حرم میں چھوڑ آئے، اس وقت نہ یہاں کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تھوڑی سی کھجوریں اور پانی تھا، آپ صبر و شکر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہیں اور قطعاً زبان پر کوئی شکایت نہ لائیں۔

زم زم کیسے نکلا؟ جب آپ کے پاس موجود پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شِدّت بڑھی اور صاحبزادے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا حَلْق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑیں کہ شاید کوئی نظر آجائے (جو پانی دے سکے) یہاں تک کہ فِرِشتے کے پَر مارنے سے (بخاری، 2/ 424 حدیث: 3364 ملخصاً) یا حضرت اسماعیل علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے قدم مُبارَک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ نمودار ہو گیا جس کا نام زمزم ہے۔ (تفسیر طبری، پ13، ابراھیم، تحت الآیۃ: 37، 7/ 462)

لختِ جگر کی قربانی پر ثابت قدمی اسی طرح جب حضرت ابراہیم علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اپنے سات سالہ پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو قربان کرنے کیلئے لے کر چلے تو شیطان نے کئی مرتبہ انہیں روکنے کی کوشش کی مگر ہر بار ناکام ہوا پھر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بہکانے کی کوشش کی لیکن آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کمال ہمت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر ایسا ہے (یعنی حضرت ابراہیم علیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو اللہ تعالٰی نے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا ہے) تو انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت (فرمانبرداری) کر کے بہت اچھا کیا۔ (مستدرک للحاکم، 3/ 426، حدیث: 4094 ملتقطاً)

حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی پاکیزہ زندگی میں اسلامی بہنوں کے لئے صبر و شکر، رضائے الٰہی پر راضی رہنے، شکوہ و شکایت سے بچنے جیسے کئی مدنی پھول موجود ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلاف کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حالتِ حیض میں اِحرام کی نیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کوئی عورت پاکستان سے عمرہ پر جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو جس وقت روانگی ہو اس دن وہ حیض کی حالت میں ہو تو کیا کیا جائے؟ کیا اِحرام اس حالت میں باندھا جاسکتا ہے؟ نیز اسی حالت میں غُسل کیا جائے گا جیسا کہ عام حالت میں بھی غسل کرکے اِحرام باندھا جاتا ہے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ حیض میں بھی اِحرام کی نیّت (Intention) ہوسکتی ہے اور جو عورت عمرہ کے لئے ہی پاکستان سے سفر کررہی ہے اس پر لازم ہے کہ احرام کے بغیر مِیقات سے نہ گزرے، اور حالتِ حیض میں ہونا، احرام سے مانع نہیں ہے اور حالتِ حیض یانِفاس والی عورت کو بھی حُکم ہے کہ احرام سے پہلے غسل بھی کرے کیونکہ یہ غسل طَہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ صفائی، سُتھرائی اور اپنے آپ سے بدبو کو دور کرنے کے لئے ہے۔

اس حالت میں چونکہ عورت پر قراٰن کی تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، مسجِد میں جانا، طواف کرنا یہ سب کام حرام ہیں لہٰذا وہ عورت احرام کی نیّت ضرور کرے گی اور احرام کی تمام پابندیوں کا بھی خَیال رکھے گی، لیکن مکّۂ مکرّمہ پہنچ کر بھی جب تک حیض کی حالت رہے وہ مسجِد میں نہیں جائے گی بلکہ ہوٹل میں ہی پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب حیض خَتم ہوجائے تو پھر پاکی کے لئے غسل کرے اور پھر طواف اور دیگر مناسکِ عُمرہ ادا کرے۔

ہاں البتہ اس حالت میں تلاوتِ قراٰن کے علاوہ تسبیحات، دُرُود شریف، ذِکرُاللہ، وغیرہ کرنا مَنع نہیں ہے، اس کی اجازت ہے بلکہ جتنے دن ایسی حالت میں رہے تو یہ اعمال بجالاتی رہے اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا ذخیرہ حاصل ہوگا۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	ابوحذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

حالتِ احرام میں اگر پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی چُھپ جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مُفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عورت کے پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈّی حالتِ احرام میں چُھپ جانے میں شرعاً کوئی حَرَج ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے پاؤں کی ہڈّی چُھپ جانے میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کا احرام فقط چہرے میں ہے یعنی چہرہ نہیں ڈھانپے گی۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

شخصیات کی مدنی خبریں

رُکنِ شوریٰ کی علما سے ملاقات وعیادت رُکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس رابطہ بالعلما و مشائخ نے دیگر ذمہ داران کے ہمراہ گزشتہ دنوں مرکزالاولیاء لاہور میں حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمۃُ اللہِ القَوی کے مزار شریف سے متّصِل جامعہ ہجویریہ کا دورہ کیا، اس موقع پر رکنِ شوریٰ نے بانیِ ادارہ حضرت علامہ بدرالزّمان قادری رضوی، مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی، مولانا ظہور احمد نقشبندی، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا ضمیر احمد مرتضائی وغیرہ سے ملاقات کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کا تعارف پیش کیا نیز دورۂ حدیث شریف کے طلبۂ کرام میں بیان بھی کیا۔ اس کے علاوہ رُکنِ شوریٰ نے مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجدّدی کے گھر گوجرانوالہ جاکر ان کی عیادت بھی کی۔ **علما و مشائخ سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلما و المشائخ نے گزشتہ ماہ تقریباً 1488 علما و مشائخ کی خدمات میں حاضر ہو کر دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف پیش کیا اور مختلف کتب و رسائل نذر کئے، جن میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: **گوجرانوالہ** شہزادۂ نبّاضِ قوم مولانا حاجی داؤد رضوی (جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم) ◄ مفتی محمد شعبان قادری (جامعہ نصرت الاسلام) ◄ مولانا محمد اعظم نوری (پروفیسر گورنمنٹ کالج) ◄ مولانا خوشی محمد رضوی (جامع مسجد نورِ مدینہ) ◄ مولانا محمد سلمان رضوی (جامع مسجد رحمانیہ رضویہ، گوجرانوالہ) ◄ مولانا ولی خان مصطفائی (جامعۃ المصطفیٰ، گوجرانوالہ) **مرکز الاولیا لاہور** مولانا عرفان اللہ اشرفی (جامعہ ہجویریہ) ◄ مولانا مشتاق احمد نوری (جامعہ شہابیہ) ◄ مولانا قاری محمد انس عالَم نقشبندی مجددی (ادارہ تعلیماتِ مجددیہ) **زم زم نگر حیدر آباد** شہزادۂ خلیلِ ملّت مفتی احمد میاں برکاتی (جامعہ احسنُ البرکات) ◄ مولانا جواد میاں برکاتی شامی (جامعہ احسنُ البرکات) **راولپنڈی و اسلام آباد** ◄ مولانا محمد غفران محمود سیالوی (جامع مسجد غوثیہ، راولپنڈی) ◄ مفتی گلزار احمد نعیمی (جامعہ نعیمیہ، اسلام آباد) ◄ مفتی لیاقت علی رضوی (جامعہ غوثیہ اکبریہ غوری ٹاؤن، اسلام آباد) **کشمیر** ◄ مولانا ریاض نقشبندی (جامعہ رضویہ قاسمُ العلوم جاتلاں کشمیر) ◄ مولانا محمد فاروق چشتی (جامع مسجد غوثیہ، کوٹ جمیل) ◄ مولانا منصور اختر قادری (جامعہ اسلامیہ برکاتیہ مظفر آباد) ◄ مولانا ضیاء المصطفیٰ منوّر چشتی (جامع مسجد قباء مظفر آباد) **بلوچستان** ◄ مولانا محمد صالح نقشبندی (جامعہ رضویہ، کوئٹہ) ◄ مولانا عبدالقدوس ساسولی (سریاب روڈ کوئٹہ) ◄ پیر عرفان شاہ (خلیفہ درگاہ گل بادشاہ، کوئٹہ) **خیبر پختون خواہ** ◄ مولانا احسان اللہ حسین (جامع مسجد جنید پشاوری، پشاور) ◄ مولانا پیر سیّد مولوی (جامعہ غفوریہ تنڈوڈاک، سوات) **مختلف مقامات** ◄ پیر سیّد ریاض الحسن شاہ قادری رضوی (جامعہ اسلامیہ غوثیہ، چکوال) ◄ پیر سیّد محمد محفوظ شاہ مشہدی (جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ، بھکھی شریف، منڈی بہاؤالدّین) ◄ مولانا سرفراز احمد سیالوی (جامعہ ضیاء القرآن گوجرہ، منڈی بہاؤالدّین) ◄ مولانا یوسف حقانی (جامعہ قادریہ حقانیہ، اٹک) **مَدَنی مراکز میں آنے والی شخصیات** گزشتہ مہینے عرب شریف کے عالمِ دین شیخ محمد بن عبد اللہ عیدروس مکی، برطانیہ (UK) کے شہر برمنگھم میں واقع مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ تشریف لائے جبکہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی، مولانا ضمیر احمد مرتضائی اور مولانا بدرالزّمان قادری مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن مرکزالاولیاء لاہور تشریف لائے۔ اس کے علاوہ مولانا محمد یونس رضوی، مولانا صفدر چشتی، مولانا عبدالکریم اور مولانا مقبول احمد کی عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) تشریف آوری ہوئی نیز میئر کراچی وسیم اختر نے بھی عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) کا دورہ کیا۔

شخصیات سے ملاقات نیکی کی دعوت پیش کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں سے متعارف کروانے کے لئے مجلس رابطہ (دعوتِ اسلامی) نے گزشتہ ماہ جن شخصیات سے ملاقات کی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: محمد زبیر عمر (گورنر سندھ) ◄ سعید غنی (سابق سینیٹر) ◄ عبد الستّار ملک (سول جج سمبڑیال، پنجاب) ◄ نوید اشرف اعوان (سول جج سمبڑیال، پنجاب) ◄ زاہد حفیظ (ہائی کمشنر آف پاکستان، لندن U.K) ◄ ظہیر الدّین مجاہد (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ) ◄ محمد شہباز خان (صدر پریس کلب، شیخوپورہ) ◄ شوکت نقشبندی (چیئرمین پریس کلب، قصور) ◄ محمد اکرم (صحافی و کالم نگار) ◄ مہر محمد جاوید (صحافی) **ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت** گزشتہ مہینے سُنّی جامعات و مدارس کے 1231 طلبۂ کرام نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت فرمائی۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت مولانا پیر محمد اکرم شاہ جمالی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت مولانا فیض محمد، مولانا قمر الدّین، مولانا نور محمد، مولانا فخر اور حضرت مولانا محمد اکرم شاہ جمالی صاحب کے دیگر سوگواروں کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

محمد فاروق مَدَنی رکنِ کابینہ مجلس رابطہ بالعلماوالمشائخ نے خبر دی کہ آپ کے والدِ محترم (دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے شیخ الحدیث اور جماعتِ اہلِ سنّت پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا پیر محمد اکرم شاہ جمالی) شوگر، ہارٹ اٹیک، بلڈ پریشر اور فالج وغیرہ کے امراض میں تکلیفیں اُٹھا کر بالآخر 9 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ کو بعُمر ستتّر (77) سال انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے لئے دعا فرمائی:) یااللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! حضرت مولانا مرحوم کو غریقِ رحمت فرما۔ یااللہ! ان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما۔ ان کی بے حساب مغفرت فرما۔ پروردگار! ان کی دینی خدمات قبول فرما۔ یااللہ! ان کی قبر کو خوابگاہِ بہشت بنا، ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارش فرما۔ ان کی قبر کو تاحدِّ نظر وسیع کردے۔ ان کی قبر کو پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں سے آباد فرما۔ ان کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مَرحمت فرما۔ ان کی بے حساب مغفرت فرما کر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرحوم کے صاحبزادوں کا جوابی پیغام اس تعزیتی پیغام کے جواب میں مرحوم کے صاحبزادوں حضرت مولانا خواجہ فیض محمد شاہ جمالی اور خواجہ قمر الدّین شاہ جمالی نے اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔

الجامعۃُ الاشرفیہ مبارک پور، ہند کے سینئر استاد حضرت مولانا اعجاز احمد مصباحی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شکیل احمد صاحب اور محمد راشد صاحب مبارک پور شریف

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

دعوتِ اسلامی کے مبلّغ اور کابینہ سطح کے ذمّہ دار ابوطلحہ عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے یہ پیغام دیا کہ آپ کے والدِ محترم حضرت مولانا اعجاز احمد مصباحی 80 سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، سوشل میڈیا کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ الجامعۃُ الاشرفیہ کے سینئر استاد تھے، اللہ تعالٰی ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور ارشاد فرمایا:) میری معلومات کے مطابق 2 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ کو حضرت کا وِصال ہوا اور 2 ذوالقعدہ صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا یومِ عرس بھی ہے جو زبردست ولیّ اللہ، بہت بڑے عالم، خلیفۂ اعلیٰ حضرت اور مُحسنِ اہلِ سنّت تھے جنہوں نے بہارِ شریعت دے کر سنّیوں پر احسان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ صدرُ الشّریعہ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے والدِ گرامی کو بھی صدرُ الشّریعہ کی بَرَکتیں حاصل ہوں، آپ کو بھی صَبْر اور اَجْر عطا فرمائے۔ سب سوگواروں کو میرا سلام کہئے گا اور میری طرف سے تعزیت کا پیغام دیجئے گا۔ میں الجامعۃُ الاشرفیہ کے اساتذۂ کرام سے بھی تعزیت کرتا ہوں، حضرت کے تلامذہ (شاگردوں) سے بھی تعزیت کرتا ہوں۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حضرت علامہ مولانا عبدُ الھادی قادری رضوی کی عِیادت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

حضرت علامہ مولانا عبدُ الھادی قادری رضوی نوری (صوفی نگر ڈربن، ساؤتھ افریقہ)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی عمران کے ذریعے حضور کی علالت کا علم ہوا، یہ بھی پتا چلا کہ بائی پاس آپریشن کی ترکیب ہے۔ حضور صبر کیجئے، ہمّت رکھئے، اللہ کی رحمت پر نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہوجائے گا۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے حضرت کے لئے دعا کی اور کہا:) حضورِ والا! بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں، صبر و ہمّت سے کام لیجئے گا۔ ہوسکے تو 111 بار ”یَاسَلَامُ“ پڑھ کر پانی پر دم کر کے روزانہ پی لیں یا کوئی دَم کر کے دے دے تو پی لیں، اپنے اوپر بھی دَم کرلیں یا دَم کروالیں اور وقتاً فوقتاً ”یَاسَلَامُ“ کا وِرد کرتے رہیں۔ 1980 میں سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے یہاں آپ سے جو ملاقات ہوئی تھی وہ مجھے یاد ہے، اس وقت ہم دونوں نوجوان تھے، اب میں نے بھی بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ سے عافِیَّت کا سوال ہے۔ میری بے حساب مغفرت وعافِیَّت کے لئے ضرور دعا فرمائیے گا۔ سیّدی قطب مدینہ کے صدقے، سرکار مفتیٔ اعظم ہند کے صدقے آپ پر کرم ہو، طویل عمر باعافِیَّت پائیں، خوب خوب قلم چلائیں اور دین کی خدمت کرتے رہیں۔ مجھے آپ کے تحریری کام کا پتا ہے، مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے تو آپ نے کافی بتایا تھا۔ یاد پڑتا ہے کہ ایک بار بابُ المدینہ کراچی میں بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں، اللہ تعالیٰ پھر آپ کی زیارت نصیب کرے۔ آپ کے ملنے والوں، چاہنے والوں کو میرا سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حضرت مولانا سیّد عبدُ الحلیم شاہ کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

حضرت قبلہ مفتی پیر سیّد لقمان شاہ قادری رضوی صاحب مہتمم جامعہ حنفیہ رضویہ چکوال، سیّد محمد سلیم شاہ قادری، سیّد محمد تسلیم شاہ قادری، سیّد محمد نعمان شاہ قادری،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

آپ کے والدِ محترم حضرت قبلہ سیّد عبد الحلیم شاہ قادری کے انتقالِ پُرمَلال کی خبر ملی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور کہا:) دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی سنّتوں بھری مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ تعاوُن فرماتے رہئے، مدنی کام کرتے رہئے۔ اپنے یہاں کے طَلَبہ اور اپنے عقیدت مندوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی تلقین فرماتے رہئے، یہ بھی نیکی کی دعوت ہے، اس کا بھی آپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ آپ حضرات بھی سنّتوں بھرے اجتماعات میں قدم رنجہ فرمایا کریں۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں، تمام سوگواروں کو میرا سلام اور میری طرف سے تعزیت کا پیغام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مفتی پیر سید لقمان شاہ مُدَّظِلُّہ کا جوابی پیغام

اس تعزیتی پیغام کے جواب میں مفتی پیر سیّد لقمان شاہ

مُدَّظِلُّهُ العَالِی نے اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے شیخ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شکریہ ادا کیا، دعوتِ اسلامی سے محبت کا اظہار کیا اور مدنی کاموں میں تعاوُن کی نیّت بھی ظاہر فرمائی۔

اس کے علاوہ شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے غلام یٰسین عطاری مدنی (ناظمِ مرکزی جامعۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) کے والد، رکنِ عالمی مجلس مُشاوَرت اُمِّ وقاص عطاریہ (راولپنڈی) کی والدہ، حاجی محمد نجیب (بابُ المدینہ کراچی) کی امّی، محمد موسیٰ (باب المدینہ کراچی) کے بچّوں کی امّی، عزیز احمد عطاری (دمام، عرب شریف) کے بچّوں کی امّی، عبد الصّمد عطاری کی والدہ، وسیم شاکر عطاری کی مَدَنی مُنّی، محمد شفیع (جوہانسبرگ، ساؤتھ افریقہ)، فیضان عطاری (سردار آباد فیصل آباد)، اُمِّ ابراہیم عطاریہ (عرب شریف کے دمام ڈویژن کی رکن) اور ذاکر حسین (احمد آباد، ہند) کے انتقال پر صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے لواحقین سے تعزیت فرمائی۔

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے حاجی محمود راجا عطاری، سیّد ساجد شاہ جیلانی اور حافظ سلمان شافعی عطاری کے والد کی عیادت فرمائی نیز محمد شاہد عطاری مدنی (جامعۃ المدینہ، فیضانِ اسلام) کی مَدَنی مُنّی اور عُمّان کی بنتِ عبد الرزاق عطاریہ کی بیماری پر بذریعہ صَوتی پیغام (Audio Message) عِیادت فرمائی، ان کی ڈھارس بندھائی اور صَبْر وہمّت کی تلقین فرمائی۔

تکبیرِ تشریق

نویں (9) ذُوالحجۃ الحرام کی فجر سے تیرھویں (13) کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ (تبیین الحقائق، 1/227) اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، 3/71)

تکبیرِ تشریق کا پس منظر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تکبیرِ تشریق حضرت جبریل، حضرت خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السّلام)، حضرت اسماعیل (علیہ السّلام) کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبریل جنّت سے دُنبہ لے کر حاضر ہوئے، اُدھر خلیل اپنے لختِ جگر کو ذَبح کرنے لگے تو (حضرت جبریل نے) اوپر سے پکارا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ حضرت خلیل نے اوپر دیکھا تو جبریل کو آتے دیکھ کر فرمایا: لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، پھر بحکمِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ حضرت اسماعیل کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیّتِ قربانی کی بشارت دی تو آپ (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السّلام) نے فرمایا: لِلّٰہِ الْحَمْد۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/88)

تکبیرِ تشریق کے متعلق مزید احکام جاننے کے لئے امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نماز کے احکام" صفحہ 447 پڑھیے۔

آپ کے تأثرات، شرعی سوالات، تجاویز اور مشورے

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز، مشورے اور شرعی سوالات نیچے دیئے گئے ڈاک ایڈریس یا واٹس اپ (Whatsapp) نمبر پر بھیجئے۔

پتا: مکتب ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی

Whatsapp: +923012619734

نوٹ: اس نمبر پر فون (Calls) نہ کیجئے!

جواب دیجئے! (آخری تاریخ: 10 ستمبر)

سوال (1): سب سے پہلے کس خاتون کے کان چھیدے گئے؟

سوال (2): امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد ماجد کا وصال کب ہوا؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734

جواب درست ہونے کی صورت میں آپ کو بذریعہ قرعہ اندازی 1100 روپے کا "مدنی چیک" پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

حامد سراج عطاری مدنی

ذوالحجۃ الحرام کے فضائل و برکات

حُرمت والے مہینے قمری سال کا آخری مہینا "ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام" ہے۔ یہ اُن مہینوں میں سے ایک ہے جنہیں تخلیقِ آسمان و زمین کے وقت سے ہی اللہ تعالیٰ نے مُحترم بنایا۔ نبیِّ آخرُالزمان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: زمانہ گھوم پھر کر اپنی اسی حالت پر آگیا جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے آسمان و زمین بنانے کے دن کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں "ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم" چوتھا ماہِ رجب۔ (بخاری، 2/376، حدیث: 3197)

ذوالحجۃ الحرام کے چند فضائل

1 اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مہینے کے دس ایّام کی قسم اپنے پاکیزہ کلام میں ارشاد فرمائی ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾﴾ (پ30، الفجر: 1، 2) ترجَمۂ کنزُالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے مراد ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کے ایّام ہیں۔ (خازن، 4/374) 2 حُرمت والے سارے مہینے ہی محترم ہیں مگر یہ ان سب میں فوقیت رکھتا ہے۔ خُصوصیّت سے اس ماہ کے پہلے دس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت محبوب ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمانے کو چُنا تو سب سے زیادہ محبوب حرمت والے مہینوں کو رکھا، ان مہینوں میں ذوالحجہ کو سب سے محبوب رکھا اور اس ماہِ ذوالحجہ میں بھی پہلے عَشْرے (دس دن) کو سب سے زیادہ محبوب فرمایا۔ (لطائف المعارف، ص467)

3 اس ماہ کی فضیلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کا پانچواں رُکن "حج" اسی مہینے میں ادا کیا جاتا ہے۔ 4 یوں تو یہ سارا مہینا ہی رحمتوں اور برکتوں کا خزینہ ہے لیکن خُصوصیّت کے ساتھ اس ماہ کے پہلے عشرے میں اللہ تعالیٰ کی رَحمتوں اور بَرکتوں کی بَرکھا (بارش) عُروج پر ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اس ماہ کے پہلے دس دن میں کی جانے والی عبادت دوسرے ایام کی بنسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ترمذی، 2/191، حدیث: 758) 5 اسی ماہ میں "یومِ عَرَفہ" (9ذوالحجہ) جیسا عظیم و مُقدَّس دن ہے جو کثیر فضائل و برکات سے مُشرَّف ہے، حج کا رُکنِ اعظم وقوفِ عَرَفہ ہے اسی لئے یہ دن باعثِ شَرَف و فضیلت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن جہنّمیوں کو آزاد نہیں کرتا۔ (مسلم، ص540، حدیث: 3288)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُصوصی اہمیّت و فضیلت کے حامل اوقات و لمحات کی ہر مسلمان کو قدر کرنی چاہئے اور انہیں عبادت و ریاضت، توبہ و اِستِغْفار اور تَسْبِیح و تَحْمِید میں بَسر کرنا چاہئے اور ان مبارک لمحات میں ہر طرح کی مَعصِیّت و نافرمانی سے بچنا چاہئے۔

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۸ھ

جواب یہاں لکھئے

جواب(1): ____________

جواب(2): ____________

نام: ________ ولد: ________

مکمل پتہ: ____________

فون نمبر: ____________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہونگے۔

جس کی انگلی پکڑ کر میں نے چلنا سیکھا

ابو زیاد محمد عماد عطاری مدنی

فرضی حکایت میں صوفے پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ (Laptop) پر کاروباری ای میلز (E:mails) چیک کرنے میں مصروف تھا۔ قریب ہی بیڈ پر ابّو جان لیٹے تھے، وہ گزشتہ کئی مہینوں سے بیمار تھے۔ گھر پر ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ اچانک ابّو جان کے کَراہنے کی آواز آئی، میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اُن کی طرف لپکا، دیکھا تو ان کے جسم پر کپکپی طاری تھی اور سانسیں اُکھڑ رہی تھیں۔ میں نے فوراً اسپتال کا نمبر ملایا مگر وہاں سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ ادھر ابّو جان کی حالت بگڑتی جارہی تھی، لگتا تھا کہ چند گھڑیوں کے مہمان ہیں۔ میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے، کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں؟ میرے پیارے ابّو جان! جنہوں نے مجھے اعلیٰ دنیاوی تعلیم دلوائی، اونچے گھرانوں کا رَہن سہن سکھایا، مجھے چلتے کاروبار کا مالک بنایا اور مُعاشرے میں ایک باعزّت مقام دلوایا، وہ میرے سامنے اپنی آخری سانسیں لے رہے تھے، میں فرطِ مَحبَّت میں آگے بڑھا اور ابّو جان کا سَر اپنی گود میں رکھ لیا۔ یہ تو میں نے سُنا ہوا تھا کہ آخری وقت میں کچھ تلقین کرتے ہیں، کوئی سُورت بھی پڑھتے ہیں، مگر آہ! مجھے تلقین کا طریقہ آتا تھا نہ قراٰن پڑھنے کا سلیقہ، افسوس! میری زندگی تو دنیاوی تعلیم ہی میں گزر گئی، دینی تعلیم تو میں نے لی ہی نہ تھی۔ جانے والوں کو کون روک سکتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے میرے ابّو جان! جن کی انگلی پکڑ کر میں نے چلنا سیکھا تھا انہوں نے میری گود ہی میں دَم توڑ دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا فرضی حکایت میں کس قدر عبرت و نصیحت ہے، ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہمارا حال بھی اسی نوجوان کی طرح تو نہیں! اگر ہم پر ایسا وقت آئے کہ ہمارا کوئی عزیز ہمارے سامنے زندگی کی آخری سانسیں لے رہا ہو تو کیا ہمیں اس کی تکلیف میں آسانی کے لئے قراٰن پڑھنا، کلمۂ پاک کی تلقین کرنا آتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے، کسی پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو اس وقت کیا کرنا چاہئے؟ اِسلام نے ہمیں یہ آداب بھی بتائے ہیں، ان کی ضرورت کسی کو بھی پڑ سکتی ہے، چند مدنی پھول قبول فرمائیے:

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنّت یہ ہے کہ ❋ مَرنے والے کو دَاہنی کَروٹ پر لِٹا کر قِبلہ کی طرف منہ کر دیں ❋ یہ بھی جائز ہے کہ چِت لٹائیں اور قِبلہ کو پاؤں کریں کہ اس صورت میں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا لیکن اس صورت میں سَر کو تھوڑا اونچا رکھیں ❋ اگر قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔ (در مختار مع رد المحتار، 3/91) ❋ جاں کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئے اُسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: اَشْھَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ۔ (لیکن اس سے کلمہ پڑھنے کا براہِ راست مطالبہ نہ کریں کہ کلمہ پڑھو، کلمہ پڑھو) ❋ یٰسٓ شریف کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔ ❋ لوبان یا اگر بتّیاں سُلگا دیں۔ (عالمگیری، 1/157) ❋ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سَر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کُھلا نہ رہے۔ آنکھیں بند کر دی جائیں، انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ (جوہرہ نیرہ، ص131) ❋ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھئے: بِسْمِ اللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ ❋ میّت کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے مگر ضَرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعثِ تکلیف ہے۔ (عالمگیری، 1/157 - تجہیز وتکفین کا طریقہ، ص77-84)

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب!

(مزید تفصیلات جاننے کے لئے کتاب "تجہیز و تکفین کا طریقہ" مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے اور تجہیز و تکفین کی تربیّت حاصل کرنے کے لئے "مجلس تجہیز و تکفین" (دعوتِ اسلامی) سے اس ایڈریس پر رابطہ فرمائیے۔)

tajhezotakfeen.dawateislami.net

فیضانِ جامعۃ المدینہ

شکر

شکر ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر اپنے معنٰی کے اعتبار سے بہت جامع ہے۔ بندے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے جیسا کہ فضائلِ دُعا میں ہے: "جب نعمت ملے شکر واجب ہے۔" (فضائلِ دعا، ص113) شکر تمام عبادتوں کی اَصل اوراعلیٰ دَرَجہ کی عبادت ہے، شکر کی توفیق ملنا عظیم سعادت ہے۔ اگر کوئی یہ چاہتاہے کہ اسکی نعمتیں محفوظ رہیں اور ان میں اضافہ ہوتووہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا رہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا(پ13، ابراہیم:7) تفسیر خزائن العرفان میں ہے: معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔(خزائن العرفان، پ13، ابراہیم:7) **شکر کی تعریف** شکر کا مطلب ہے کہ کسی کے احسان و نعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اَعْضا کے ساتھ اسکی تعظیم(Respect) کی جائے (صراط الجنان، 1/244) کسی دنیاوی نعمتوں کے ملنے پر الحمدللہ ، شکریہ، Thank you کہہ دینے کا نام ہی فقط شکر نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقی نعمتوں کو یادرکھتے ہوئے راضی رہنا حقیقی شکر ہے۔ **حکایت** ایک شخص حضرت سیّدنا یونس بن عبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو کیااس کے بدلے ایک لاکھ درہم تمہیں قبول ہیں؟"، اس نے عرض کیا نہیں، فرمایا: "تیرے اس ہاتھ کے عوض ایک لاکھ درہم؟"، اس نے کہا: نہیں، پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" کہا: نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: میں تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہاہوں اور تم محتاجی کی شکایت کررہے ہو۔ (شکر کے فضائل، ص62 مکتبۃ المدینہ) حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔" (حلیۃ الاولیاء، 5/449، رقم:7455، ملخصا) **تمام نعمتوں سے بہتر** اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

(صراط الجنان، 9/73)

(بنتِ عبد الحمید مُعَلِّمہ جامعۃُ المدینہ، باب المدینہ، کراچی)

قناعت

قراٰنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةًۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: (جو اچّھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچّھی زندگی جِلائیں گے۔(پ14، النحل:97) ایک قول کے مطابق اس آیتِ کریمہ میں حَیٰوةً طَیِّبَةً سے مراد "قناعت" ہے۔(ماخوذ از نور العرفان، پ14، النحل:97) قناعت ایک اچّھی صِفَت ہے اور اس کے متعدَّد فضائل ہیں چنانچہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام کی ہدایت دی گئی اور بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اس نے اسی پر قناعت اختیار کی اس کے لئے خوشخبری ہے۔(ترمذی، کتاب الزھد، 4/156، حدیث:2356) جو شخص قناعت

کی دولت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ ضرورت کے مطابق خرچ کرے۔ منقول ہے کہ حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشک روٹی کو پانی کے ساتھ تَر کرکے کھاتے تھے اور فرماتے جو اس پر قناعت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔(احیاء العلوم، 3/295) دنیا و مال کا لالَچ اچّھا نہیں ہوتا جو اس میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ نقصان میں ہی رہتا ہے، جو سادگی اپنائے اور سادہ غذا و لباس پر قناعت کرے اس کو نہ دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی، جو مِل جائے اسی پر قناعت کرتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس نے قناعت کی عزّت پائی، جس نے لالَچ کیا ذلیل ہوا۔(فیضان سنت، ص504) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قناعت کی دولت سے مالا مال فرمائے کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔(الزھد الکبیر للبیہقی، ص88، حدیث:104)

آصف رضا عطاری مدنی (مُدرِّس جامعۃ المدینہ پاکپتن شریف)

دونوں مؤلفین کو (فی کس) 1200 روپے کا مدنی چیک پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مضمون بھیجنے والوں میں سے 11 منتخب نام

(1) محمد ایوب عطاری (دورۂ حدیث شریف مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ، کراچی) (2) فیصل محمود عطاری مدنی (فیضانِ مدینہ، راولپنڈی) (3) غلام یٰسین عطاری مدنی (مدرس جامعۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی) (4) ساجد سلیم عطاری مدنی (سردار آباد، فیصل آباد) (5) اُمِّ ہادی عطاریہ (جامعۃ المدینہ، قطب مدینہ ملیر، باب المدینہ، کراچی) (6) بنتِ صلاح الدّین (جامعۃ المدینہ، فیض مدینہ، باب المدینہ کراچی) (7) فرخ رضا عطاری (دورۂ حدیث شریف مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ، کراچی) (8) محمد فہد عطاری (ایضاً) (9) رشید رضا (ایضاً) (10) محمد شعبان رضا عطاری (ایضاً) (11) محمد شہزاد عطاری (ایضاً)

سلسلہ "فیضانِ جامعۃُ المدینہ"

(محرم الحرام ۱۴۳۹ھ / اکتوبر 2017ء کے لئے موضوع)

(1) غصے پر قابو پانے کا طریقہ (2) سوشل میڈیا کے 5 نقصانات

● جامعات المدینہ (دعوتِ اسلامی) سے فارغُ التحصیل مَدَنی اسلامی بھائی، مَدَنیّہ اسلامی بہنیں، تخصّص (فقہ، عربی، انگریزی) اور دورۂ حدیث شریف کے طَلَبہ وطالبات مضامین بھیجنے کے اَہل ہیں۔ ● 2 منتخب مضامین شائع ہوں گے ● جس مؤلف کا مضمون شائع ہوگا اسے 1200 روپے کا مَدَنی چیک بھی پیش کیا جائے گا (جس کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے خریداری کی جاسکتی ہے) ● ایک مؤلف کا ایک ماہ میں ایک مضمون شائع ہوسکتا ہے۔ (11 مؤلفین کے نام شائع بھی کئے جائیں گے)

"بارہویں شریف" کی نسبت سے مضمون لکھنے کے 12 مدنی پھول

(1) مضمون کا مواد مستند اور حتّی الامکان نیا ہو جو پہلے زیادہ عام نہ ہوا ہو، خود لکھئے کسی کتاب یا رسالے سے نقل نہ کیجئے (2) اپنے مضمون کو ضرورتاً آیت، حدیث، کسی بزرگ کے فرمان اور موضوع سے متعلق مختصر حکایت سے آراستہ کیجئے (3) مشکل الفاظ اور نام پر درست اعراب لگائیے (4) حکایت فرضی ہو تو فرضی ہونے کی صراحت لازمی کیجئے (5) اپنے مضمون میں آسان الفاظ استعمال کرکے پڑھنے والوں کی راحت کا سامان کیجئے (6) مثال دینے کی حاجت ہو تو حتّی الامکان دینی مثالیں شامل کیجئے (7) جو بات ایک جملے میں کہی جاسکتی ہو، چار جملوں میں پھیلانے سے گریز کیجئے، اس کے لئے تلخیص کی صلاحیت استعمال کیجئے (8) آیت، روایت، حکایت وغیرہ کی عربی تخریج (کتاب کا نام، جلد، کتاب، باب، صفحہ، رقم اور مطبوعہ) لکھئے (9) اِملا کی غلطیاں آپ کی تحریری صلاحیت کو مشکوک بنادیں گی (10) مضمون 313 الفاظ سے زائد نہ ہو (11) مضمون کے ساتھ اپنا مکمل نام، پتا، موبائل نمبر، واٹس اپ نمبر، ای میل ایڈریس، سنِ فراغت، جامعۃُ المدینہ کا نام مع شہر ضرور لکھئے (12) مضمون کے حوالے سے کوئی وضاحت کرنا چاہیں تو آخر میں مختصراً لکھ دیجئے۔ (مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 08 ستمبر 2017ء)

مضمون بھیجنے کا پتا: مکتب "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عالَمی مَدَنی مرکز، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ، کراچی۔ ای میل: mahnama@dawateislami.net

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

1 مفتی محمد ارشد نعیمی قادری (خلیفۂ مفتی سید محمد عبدالجلیل قادری ضیائی مدنی مدینہ منورہ، فاضل و مفتی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ مرادآباد، ہند): السَّلامُ علیکم امید ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے جُملہ مُعاوِنین وغیرہ خیر و عافیت سے ہوں، ماشآءَ اللہ بہت خوشی ہوئی جب پہلی مرتبہ اس مبارک رِسالے کو فقیر نے ایک اسلامی بھائی کے ذریعے مدینہ شریف میں گنبدِ خَضرا کی حسین چھاؤں تلے دیکھا، عمدہ کِتابت وطباعت کے ساتھ ساتھ معیاری مضامین کی ترتیب، دل کے نِہاں خانوں کو مُعطّر کرنے کے ساتھ ذِہن کو

اسلامی باتوں سے روشناس کرتی ہے۔ یہ سب ثَمرہ ہے خدا و رسول جلّ عَظمَتُہ و صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے فضل و کرم کا، جو امیرِ اہلِ سنّت مَعدِنِ خیر وبرکت مُعینِ قوم وملت علامہ الحاج محمد الیاس قادری رضوی ضیائی تجلّی اللہُ تعالٰی علیہ بِشانِ الغَفّارِی پر ابرِ نیساں کی طرح چھن چھن کر برستا ہے خدائے لَم یَزَل ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے طفیل دعوتِ اسلامی کے جمیع مُحِبّین و مُعاوِنین کو شاد و آباد رکھے اور اس رسالے کو تاابد قائم و دائم فرمائے تاکہ اس کے علمی گوہر سے ہر خاص وعام مُستفِید و مُستَنِیر ہوتا رہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم الاَمِین 2 شیخ الحدیث مولانا فضل منّان قادری (ناظمِ اعلیٰ و شیخُ الحدیث جامعہ قادِرِیّہ مردان): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حقیقت میں فیضانِ مدینہ ہے، اس میں اِصلاحِ اَحوال، اِصلاحِ اَقوال، اِصلاحِ اَفعال کیلئے وافِر سامان موجود ہے جو اس پُرفِتن دور میں سُنَنِ مَہجُورَہ(1) کو رائج کرنے میں مُؤثّر کردار ادا کرے گا۔ 3 مولانا پیر زادہ ولیُّ اللہ قادری (مُہتمِم جامعہ نسبت رسول اللہ غلاڈھیر ضلع نوشہرہ خیبر پختون خواہ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اس دور کے مطابق اِصلاحی بیانات بہت اچھے طریقے سے مُرتّب کئے گئے ہیں۔ یقیناً یہ رسالہ ایک دُرِّیکتا ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے سمُندر کو کوزے میں بند کر رکھا ہے۔ 4 مولانا حافظ شاہ رُوم باچہ قادری (مہتمم دار العلوم حنفیہ، گڑھی کپورہ مردان خیبر پختون خواہ): گزشتہ مہینے کا شمارہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا انتہائی خوشی ہوئی۔ اس پُرفِتن دور میں اہلِ سنّت کی اِحیاء میں یہ ماہنامہ ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اسلامی بھائیوں کے تاثرات (اقتباسات)

5 "ماہنامہ فیضان مدینہ" کا اجراء مدینہ مدینہ۔ جب سے اس کو دیکھا اور پڑھا ہے دل بہت خوش ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" تو میری جان ہے ہر ماہ پڑھتا ہوں۔ (محمد اعظم قادری عطاری، مرکز الاولیا، لاہور) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت زبردست ہے، مئی 2017 کے شمارے کا ٹائٹل بہت اچھا تھا۔ شُمارہ میں تمام سلسلے اچھے ہیں خاص طور پر سلسلہ "احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی" میرا پسندیدہ سلسلہ ہے۔ (عبد النبی جنید علی، مدینۃ الاولیا، ملتان)

اسلامی بہنوں کے تاثرات (اقتباسات)

7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو اسلامی بہنوں نے بہت سراہا ہے۔ (اُمِّ شایان، بابُ المدینہ کراچی) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو پڑھنے سے جو علم و شُعور حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے رسالوں کو پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ (اسلامی بہن، راولپنڈی)

(1) وہ سنتیں جن کو چھوڑ دیا گیا ہو

آپ کے سُوالات کے جوابات

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کِرام اس بارے میں کہ بغیر وُضو کمپیوٹر کی بورڈ (Key Board) کے ذریعے قراٰن پاک لکھ سکتے ہیں؟ نیز سادہ اور ٹچ اسکرین موبائل کی پیڈ (Key pad) کے ذریعے ٹیکسٹ میسیج یا پوسٹ پر قراٰنی آیات لکھی جاسکتی ہیں؟

سائل: نور الحسن (قاری ماہنامہ، ننکانہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بے وضو حالت میں کمپیوٹر اسکرین پر کمپیوٹر کی بورڈ کے ذریعے قراٰن پاک لکھنا جائز ہے نیز موبائل فون میں ٹیکسٹ میسیج (Text Message) میں قراٰنی آیات موبائل کی پیڈ استعمال کرتے ہوئے لکھنا بھی جائز ہے کہ ان دونوں صورتوں میں قراٰنی آیات لکھنے والے بے وضو شخص کا ہاتھ یا اس کے جسم کا کوئی حصہ مَس یعنی ٹچ (Touch) نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب: ابوالحسن جمیل احمد غوری العطاری المدنی

مُصَدِّق: عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت بلکہ قعدۂ اخیرہ میں شامل ہونے والا شخص اپنی بقیہ رکعتیں کس طرح مکمل کرے گا؟

سائل: محمد احمد خان عطاری (قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جماعت میں شریک مقتدی جس کی کچھ رکعتیں نکل گئی ہوں، مَسْبُوق کہلاتا ہے۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعتوں کی ادائیگی کا طریقہ درج ذیل ہے۔

اگر چاروں رکعتیں نکل گئی ہوں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق کھڑا ہو کر اس طرح نماز پڑھے جس طرح منفرد یعنی اکیلا شخص نماز پڑھتا ہے یعنی کھڑا ہو کر پہلی رکعت میں ثنا، تعوُّذ و تَسْمِیَہ کے بعد قراءَت کرے اور حسبِ معمول بقیہ نماز عام طریقہ کار سے مکمل کرے۔

اگر اس کی تین رکعتیں چھوٹی ہوں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت کی طرح ایک رکعت ادا کرے اس میں قعدہ بھی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے اس میں قعدہ نہیں کرے گا پھر اس کے بعد ایک اور رکعت سورۂ فاتحہ پڑھ کر ادا کرے۔

اور اگر دو رکعتیں نکلی ہوں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر دو رکعتیں سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے جس کی پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ بھی پڑھے۔ اگر مغرب کی نماز میں دو رکعتیں رہ گئیں ہوں تو اپنی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد قعدہ بھی کرنا ہو گا۔ اگر ایک رکعت نکلی ہو تو کھڑا ہو کر ثنا، تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورت کی قراءَت کر کے رکعت مکمل کرے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب: ابوالحسن جمیل احمد غوری العطاری المدنی

مُصَدِّق: عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

مجلسِ عشر و اطراف گاؤں کا تربیتی اجتماع دعوتِ اسلامی کی مجلسِ عشر واطراف گاؤں کے تحت 21، 22، 23 جولائی 2017ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مطابق 26، 27، 28 شوال المکرم 1438ھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں تربیتی اجتماع ہوا جس میں پاکستان کے مختلف صوبوں، شہروں اور دیہاتوں سے تقریباً سات ہزار (7000) سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران و اراکین اور دیگر مبلّغین نے شرکائے اجتماع کی تربیت فرمائی۔ تربیتی اجتماع کے اختتام پر سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے 12 ماہ، ایک ماہ اور بارہ دن کے مدنی قافلوں میں سفر نیز 12 مدنی کام کورس اور فیضانِ نماز کورس میں شرکت کی سعادت بھی پائی۔ **خصوصی اسلامی بھائیوں کا تربیتی اجتماع** دعوتِ اسلامی کی مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے تحت 4، 5، 6 اگست 2017ء مطابق 11، 12، 13 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینۃُ الاولیا ملتان میں خصوصی (گونگے، بہرے اور نابینا) اسلامی بھائیوں (Special Persons) کے لئے تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں کثیر تعداد میں خصوصی اور عُمومی (Normal) اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ اس تربیتی اجتماع میں رکنِ شوریٰ اور دیگر مبلغین نے بیانات فرمائے نیز مختلف تربیتی حلقوں میں سنّتیں و آداب اور نماز کا عَمَلی طریقہ (Practical) سکھانے کا بھی سلسلہ ہوا۔ **مجلس مدنی عطیات بکس کا تربیتی اجتماع** دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی عطیات بکس کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں 15، 16، 17 جولائی 2017ء مطابق 20، 21، 22 شوال المکرم 1438ھ بروز ہفتہ، اتوار، پیر تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ اس تربیتی اجتماع میں پاکستان بھر سے نیز ویڈیو لنک کے ذریعے ہند اور برطانیہ (UK) کے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی، نگرانِ شوریٰ مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری اور دیگر مبلّغین نے شرکائے تربیتی اجتماع کی تربیت فرمائی۔ **مدنی حلقے** مجلس ججز و وکلاء کے تحت شیخوپورہ پریس کلب اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن بہاولنگر، پنجاب سمیت مختلف مقامات پر مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا جن میں کورٹ سے متعلقہ کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت فرمائی۔ **عالمی کُتُب میلے میں مکتبۃُ المدینہ کا بستہ** ایکسپو سینٹر (Expo Centre) مرکز الاولیا لاہور میں 3 تا 7 اگست 2017ء عالمی کُتُب میلے (International Book Fair) میں دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے بھی بستہ (Stall) لگایا گیا۔ بستے پر مکتبۃُ المدینہ سے شائع شدہ اردو اور دیگر زبانوں کے کتب و رسائل سجائے گئے تھے۔ مُتَعَدِّد شخصیّات سمیت مختلف شُعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول مکتبۃُ المدینہ کے بستے پر تشریف لائے، چند نام یہ ہیں: حضرت مولانا پیر سیّد محمد عرفان مشہدی (ناظمِ اعلیٰ مرکزی جماعت اہلِ سنت پاکستان)، مفتی غلام حسن قادری (جامعہ حزبُ الاحناف مرکز الاولیا لاہور)، تسلیم صابری (ٹی وی اینکر)۔ **دارُ المدینہ کے طلبہ کی میٹرک امتحانات میں کامیابی** دارُ المدینہ بوائز سیکنڈری اسکول مدینۃُ الاولیا ملتان کے 20 طلبہ میٹرک کے امتحانات میں شریک ہوئے اور تمام طلبہ نے کامیابی حاصل کی۔ 10 طلبہ نے A1 جبکہ 6 نے A گریڈ حاصل کیا۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف کورسز 30 جون تا 11 جولائی 2017ء بابُ المدینہ (کراچی)، زم زم نگر حیدر آباد، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، گجرات اور مدینۃ الاولیاملتان میں قائم اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں جامعۃُ المدینہ للبنات کی طالبات کیلئے 12 دن کا "مدنی کام کورس" کی ترکیب ہوئی جس میں تقریباً 261 طالبات شریک ہوئیں ◀ جبکہ 15 تا 26 جولائی 2017ء کوان تربیت گاہوں میں 12دن کا "فیضانِ قراٰن کورس" بھی ہوا جس میں تقریباً132 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ◀ 30جولائی تا 10 اگست 2017ء بابُ المدینہ (کراچی)، زم زم نگر حیدر آباد، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزار طیبہ (سرگودھا)، گجرات اور اسلام آباد کی مدنی تربیت گاہوں میں تقریباً 210 اسلامی بہنوں نے 12دن کا "اِصلاحِ اَعمال کورس" کرنے کی سعادت پائی ◀ زائراتِ حَرَمین طیّبَین (حج وعمرہ پر جانے والی اسلامی بہنوں) کو حج وعمرہ کی ادائیگی کا درست طریقہ سکھانے کے لئے 2 گھنٹے 41 منٹ دورانیے پر مشتمل 7 دنوں کا "فیضانِ حج وعمرہ کورس" 12 جولائی 2017ء سے پاکستان میں 53 مقامات پر ہوا جس میں کم و بیش597 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **تعلیمی اداروں میں مدنی کام** اسلامی بہنوں کے شعبۂ تعلیم کے تحت کم و بیش 1947 تعلیمی اداروں میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام ہورہا ہے۔ طالبات نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور سنّتیں اورآداب سیکھنے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ تقریباً 521 تعلیمی اداروں میں ماہانہ/ ہفتہ وار، درس / اجتماع جبکہ 34 تعلیمی اداروں میں مدرسۃ المدینہ بالغات کا سلسلہ ہے۔ (اسلامی بہنوں کا مدنی کام ان تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے جو مکمل خواتین کے ہیں اور ان کی منتظمین ہر لحاظ سے پردے کو یقینی بناتی ہیں۔)

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

نگرانِ شوریٰ کا سفر ساؤتھ افریقہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے گزشتہ دنوں ساؤتھ افریقہ کا سفر فرمایا۔ اس سفر کے دوران نگرانِ شوریٰ نے دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کے مدنی مشورے فرمائے، پریٹوریا میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا، اسپتال جاکر حضرت مولانا عبد الہادی قادری رضوی مدظلہ العالی کی عیادت کی نیز حضرت مولانا عبد المجید نوری مدظلہ العالی اور دیگر شخصیات سے ملاقات کرنے کے علاوہ دیگر مدنی کاموں میں بھی شرکت فرمائی۔ **ملائیشیا میں مَدَنی کاموں کی دھوم** 26 تا 30 جولائی 2017ء ملائیشیا میں مختلف مقامات پر اجتماعات، شخصیّات (VIP'S) کے مدنی حلقوں اور نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک اور ہند سے تشریف لائے ہوئے رکنِ شوریٰ نے شرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ ان اجتماعات اور مدنی حلقوں میں مقامی اسلامی بھائیوں کے علاوہ پاکستان اور ہند سمیت دیگر ممالک کے عاشقانِ رسول نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ اراکینِ شوریٰ نے علمائے کرام سے ملاقات کرنے کے علاوہ مختلف مدنی کاموں میں بھی شرکت فرمائی۔ **مُبلّغین کا بیرونِ ملک سفر** نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے گزشتہ مہینے ان ممالک کا سفر کیا: ساؤتھ کوریا، نیپال، سی لنکا، کینیا، متحدہ عرب امارات (UAE)، یوگنڈا، ساؤتھ افریقہ، ملائیشیا، تھائی لینڈ، عرب شریف، بحرین۔ **حج تربیتی اجتماعات** برطانیہ (UK) کے مختلف شہروں لندن، برمنگھم، لیسٹر، ڈربی، برسٹل اور مانچسٹر

وغیرہ میں ”حج تربیتی اجتماعات“ کا سلسلہ ہوا جن میں کثیر عازمینِ حَرَمین طیّبین (یعنی سفرِ حج پر روانہ ہونے والے اسلامی بھائیوں) اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت پائی۔ **مَدَنی قافلوں میں سفر** 21جولائی 2017ء کو تقریباً 70 اسلامی بھائیوں نے برطانیہ (UK) کے شہر برمنگھم سے برسٹل مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی ⚫ 26 جولائی 2017ء کو موزمبیق کے شہر بیرا (Beira) سے ناکالا (Nacala) ایک مَدَنی قافلے نے سفر کیا، مدنی قافلے کی بَرَکت سے ایک اسلامی بھائی نے اپنا ایک مکان مسجد بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے دیا ⚫ ہند سے ایک مدنی قافلہ تھائی لینڈ کے سفر پر روانہ ہوا جبکہ رکنِ شوریٰ کی مَعِیّت میں ایک اور مدنی قافلے نے ملائیشیا کا سفر کیا ⚫ کیپ ٹاؤن (ساؤتھ افریقہ) سے بھی عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے نے سفر کیا۔ **بینکاک میں سنّتوں بھرا اجتماع** 25جولائی 2017ء کو تھائی لینڈ کے شہر بینکاک میں سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **جامعۃ المدینہ کے نئے تعلیمی سال کا آغاز** برطانیہ (UK) میں واقع جامعۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی کے عالم کورس کروانے والے ادارے) کی شاخوں برمنگھم ، بریڈ فورڈ اور سلاؤ (Slough) میں داخلوں (Admissions) کا سلسلہ جاری ہے، خواہشمند اسلامی بھائی رابطہ فرمائیں ، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ 6 ستمبر 2017 سے دَرَجات (Classes) کا آغاز ہوگا۔

jamia@dawateislamiuk.net

بیرونِ ملک (Overseas) کی
اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

گھر درس کا آغاز جولائی 2017ء میں برطانیہ (UK) کے مختلف شہروں میں واقع مدرسۃُ المدینہ للبنات میں ترغیب کی برکت سے 10 اسلامی بہنوں اور 173 مدنی مُنّیوں اور طالِبات نے گھر درس شروع کیا۔ **مَدَنی انعامات تربیتی اجتماعات** 3 گھنٹے 12منٹ دورانیے (Duration) کے ”مَدَنی انعامات تربیتی اجتماعات“ کا سلسلہ 18 جولائی 2017ء بروز منگل برطانیہ (UK) چھ (6) شہروں جبکہ 15 جولائی 2017ء بروز ہفتہ ہند کے چھ (6) شہروں، اٹاوہ، مرادآباد، کانپور (یو۔پی)، اوکھلا (نیو دہلی)، بھڑوچ، سبر کنتھا (صوبہ گجرات) میں ہوا جس میں بذریعہ اسکائپ (Skype) تفصیلی طور پر مَدَنی انعامات سمجھائے گئے۔ برطانیہ (UK) میں تقریباً 179 جبکہ ہند میں 138 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ 22 جولائی 2017ء بروز ہفتہ برطانیہ (UK) کے شہر لندن میں 4 مقامات پر ”مَدَنی انعامات تربیتی اجتماع“ ہوا جس میں 49 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ **تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات** ⚫ اسلامی بہنوں کو میّت کے غُسل و کفن کا دُرُست طریقہ سکھانے کے لئے ”تَجْہِیز و تَکْفِین تربیتی اجتماعات“ 22 جولائی 2017ء کو ساؤتھ افریقہ کے شہر ڈربن میں جبکہ 23 جولائی 2017ء کو اسکاٹ لینڈ (UK) میں ہوئے، شرکاء اسلامی بہنوں کی تعداد 45 تھی۔ ⚫ 31 جولائی 2017ء کو برطانیہ (UK) کے شہروں، بلیک برن (Blackburn)، ساویلی ٹاؤن (Savile Town)، باٹلی (Batley)، ایلفورڈ (Ilford) اور ہکنی (Hackney) میں بھی ”تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات“ کی ترکیب ہوئی جس میں 81 اسلامی بہنوں کی شرکت ہوئی۔ **مختلف کورسز** ⚫ 28، 29، 30 جولائی 2017ء کو ہند کے تلنگانہ صوبے کے شہر جدچرلا (Jadcherla) اور بنگلا دیش کے شہر سید پور میں نیز 29، 30، 31 جولائی 2017ء کو برطانیہ (UK) کے شہر برمنگھم میں 3 دن کے ”مدنی کام کورس“ کا سلسلہ ہوا، شرکت کرنے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 139 رہی ⚫ 20، 21 جولائی 2017ء بروز جمعرات، جُمعہ عُمان کے شہر مَسقط میں 26 گھنٹے کا ”مَدَنی انعامات کورس“ ہوا جس میں 40 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔

Commencement of new session of Jami'a-tul-Madinah Admissions are open in UK, in different branches of Jami'a-tul-Madinah (Dawat-e-Islami 'Aalim course institutions) situated in Birmingham, Bradford and Slough. Commencement of new session is going to begin from 6 September 2017, اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ. Those Islamic brothers who are eager to take admission can contact at jamia@dawateislamiuk.net.

Madani News of Overseas Islamic Sisters

Beginning of Home Dars Since July 2017, by virtue of enthusiastic Islamic sisters, 10 Islamic sisters and 173 Madani female children and other female students began Home Dars in different cities of UK.

Madani In'amaat Training Ijtima'aat

- Madani In'amaat Training Ijtima'aat, having duration of 3 hour 12 minutes, were held in UK on Tuesday, 18th July 2017. These Ijtima'aat were also held in following 6 cities of India on Saturday, 15 July 2017. (Etawah, Moradabad, Kanpur (UP) Okhla (New Delhi), Bharuch, Sabarkantha district Gujrat). Madani In'amaat were taught in detail via Skype. From UK, approximately 179 Islamic sisters and 138 Islamic sisters from India had privilege to participate in these Madani Training Ijtima'aat.
- 'Madani In'amaat Training Ijtima'aat' were held on Saturday 22nd July 2017 at four locations in London (UK) in which 49 Islamic sisters participated.

Tajheez-o-Takfeen Training Ijtima'aat For teaching the right method of giving ritual bath and shrouding the deceased Islamic sisters, Tajheez-o-Takfeen Training Ijtima'aat were held on 22nd July 2017 in Durban South Africa, whereas in Scotland (UK) on 23rd July. Approximately 45 Islamic sisters attended these Training Ijtima'aat. On 31st July, these Tajheez-o-Takfeen Training Ijtima'aat were also held in the following cities of UK (Blackburn, Savile town, Batley, Ilford and Hackney) and were participated by approximately 81 Islamic sisters.

Miscellaneous courses A '3-day Madani Kaam (Activity) Course' was held in Jadcherla India on 28th, 29th and 30th July as well as it was held in Syed Pur Bangladesh; moreover, it was also held in Birmingham on 29th, 30th and 31st July 2017 , participated by 139 Islamic sisters. On Thursday and Friday 20th and 21st July 2017, a 26-hour Madani In'amaat Course was also held in Muscat Oman, participated by 40 Islamic sisters.

Nigran-e-Shura's travel to South Africa For calling people towards righteousness, Nigran of Markazi Majlis-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari travelled to South Africa. During this journey, he presided over Madani Mashwarahs with the Zimmahdars of Dawat-e-Islami. He delivered Sunnah-inspiring Bayan in Pretoria, inquired after Maulana 'Abdul Haadi Qaadiri Razavi, visiting him in hospital; moreover, he met Maulana 'Abdul Majeed Noori and other personalities and took part in Madani activities as well.

Increasing Madani activities in Malaysia From 26th to 30th July 2017, Sunnah-inspiring congregations and 'call to righteousness Halqahs' for VIPs and other people were conducted. Rukn-e-Shura and Nigran-e-Majlis Overseas and Rukn-e-Shura from India delivered Bayans. Apart from locals, a large numbers of devotees of Rasool from other counties including Pakistan and India, attended these Ijtima'aat and Madani Halqahs. Besides meeting Islamic scholars, members of Shura took part in different Madani activities.

Overseas travelling of preachers For calling people towards righteousness, the preachers travelled to the following countries: South Korea, Nepal, C-Lanka, Kenya, UAE, Uganda, South Africa, Malaysia, Thailand, Blessed Arab and Bahrain.

Hajj Training Ijtima'aat Hajj Training Ijtima'aat were held in different cities of UK, (London, Birmingham, Leicester, Derby, Bristol and Manchester), attended by a large number of Islamic brothers going to undertake Hajj travel and other Islamic brothers.

Travelling with Madani Qafilah

- On 21st July 2017, approximately 70 Islamic brothers had privilege to travel with Madani Qafilah from Birmingham to Bristol.
- On 26th July 2017, A Madani Qafilah travelled from Beira Mozambique Africa to Nacala. By the blessings of Madani Qafilah, an Islamic brother donated one of his houses to Dawat-e-Islami for Masjid.
- A Madani Qafilah travelled from India to Thailand whereas a Madani Qafilah, led by Rukn-e-Shura, travelled to Malaysia.
- From Cape Town too, devotees of Rasool travelled with Madani Qafilah.

Sunnah-inspiring Ijtima' in Bangkok On 25th July 2017, a Sunnah-inspiring Ijtima' was held in Bangkok. Rukn-e-Shura and Nigran Majlis overseas delivered a Sunnah-inspiring Bayan. A large number of devotees of Rasool had privilege to attend this Bayan.

published from Maktaba-tul-Madinah, were also the part of this stall. People from different walks of life and many renowned figures including Maulana Peer Sayyid Muhammad Irfan Mashhadi (Naazim-e-A'la, Markazi Jama'at-e-Ahl-e-Sunnat Pakistan), Mufti Ghulam Hasan Qaadiri (Jami'ah Hizb-ul-Ahnaf Markaz-ul-Awliya Lahore) and Tasleem Sabri (TV anchor) visited Maktaba-tul-Madinah stall.

Dar-ul-Madinah students achieved success in Matric exams 20 Students from 'Dar-ul-Madinah Boys Secondary School' Madina-tul-Awliya (Multan) appeared in Matriculation examinations. All students achieved success, out of them, 10 prominent students secured 'A1 Grade' whereas 10 students secured 'A Grade'.

Madani News of Islamic Sisters

Miscellaneous courses

❖ From 30th Jun to 11th July, 12-day 'Madani Activity Course' for the Talibaat (female students) of Jami'a-tul-Madinah Lil-Banaat, was held in Madani Training points of Bab-ul-Madinah (Karachi), Zamzam Nagar (Hyderabad), Sardarabad (Faisalabad), Gulzar-e-Taybah (Sargodha), Gujrat and Multan. Approximately 261 Taalibat attended this course.

❖ Whereas 12-day 'Faizan Quran Course' was also held from 15th to 26th July 2017 at the same locations, attended by 132 Islamic sisters.

❖ From 30th July to 10th August 2017, approximately 210 Islamic sisters attended 12-day 'Islah-e-A'maal Course' at following locations: Bab-ul-Madinah (Karachi), Zamzam Nagar (Hyderabad), Sardarabad (Faisalabad), Gulzar Taybah (Sargodha), Gujrat and Islamabad.

❖ For Ziyaraat-e-Haramayn (those Islamic sisters travelling for Hajj and 'Umrah), 7-day 'Faizan-e-Hajj and 'Umrah Course' was held on 12th July 2017 at 53 locations of Pakistan, participated by 597 Islamic sisters.

Madani activities in Education Department

Under the supervision of Shu'ba-e-Ta'leem (Education Department) of Islamic sisters, Madani activities are continued in more or less 1947 Education Departments. Islamic sisters take part in Madani activities of calling people towards righteousness and teaching Sunan and Adaab. Monthly/weekly/Dars and Ijtima' congregation are being held in 521 Educational institutions whereas Madrasa-tul-Madinah Balighaat are also being conducted in 34 educational institutions. (Madani activities of Islamic sisters are being carried out in those educational institutions which are completely for women and their organizers ensure Pardah.)

Madani News of Departments

**Training Ijtima' by Majlis 'Ushr-o-Atraaf Gaa`on** Under the Majlis 'Ushr-o-Atraaf Gaa`on, Training Ijtima' was held at the global Madani Markaz Bab-ul-Madinah (Karachi) on Friday, Saturday and Sunday 21st, 22nd and 23rd July 2017 corresponding to, 26, 27, 28 Shawwal-ul-Mukarram 1438 AH. Approximately more than 7000 Islamic brothers from different provinces, cities and villages, had privilege to attend this Training Ijtima'. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat, 'Allamah Maulana Muhammad Ilyas Attar Qaadiri دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه, Nigran and members of Markazi Majlis-e-Shura of Dawat-e-Islami and other preachers imparted training to the attendees of Ijtima'. At the end of Training Ijtima', hundreds of Islamic brothers had privilege to travel with 12-month, 1-month and, 12-day Madani Qafilahs as well as Islamic brothers also had privilege to attend 12-day 'Madani course' and 'Faizan-e-Namaz course'.

Training Ijtima' for Special Islamic Brothers In Madina-tul-Awliya (Multan), Rukn-e-Shura and other preachers delivered Sunnah-inspiring Bayanaat during a 3-day Sunnah-inspiring Ijtima' was held for Special Islamic Brothers by Majlis Special Islamic Brothers on 4th, 5th and 6th August 2017, corresponding to Zul-Qa'da-til-Haraam 1438 AH in Faizan-e-Madinah Multan. Practical method of Salah, Sunan and Adaab were also taught to the Islamic brothers during the Madani Halqah.

Training Ijtima' for Majlis Madani Donation Box Under the supervision of Majlis Madani Donation Box, a Training Ijtima' was held on Saturday, Sunday and Monday 15th, 16th and 17th July 2017, corresponding to, 20th, 21st and 22nd Shawwal-ul-Mukarram 1438 AH in the global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi). Islamic brothers from all over Pakistan attended this Training Ijtima', moreover Islamic brothers from UK and India also attended this Training Ijtima' via video link. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه, successor of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat, Maulana Abu Usayd Ubayd Raza Attari Madani, Nigran-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari and other preachers imparted training to the attendees of Training Ijtima'.

Madani Halqahs Madani Halqahs were conducted under Majlis Judges and Lawyers at Sheikhupura Press Club and District Bar Association, Bahawalnagar, Punjab and different locations attended by a large number of devotees of Rasool belonging to court.

Maktaba-tul-Madinah's stall in International Book Fair Here is the Madani news from Expo Center Markaz-ul-Awliya (Lahore) where the stall of Majlis Maktaba-tul-Madinah of Dawat-e-Islami was set up from 3rd August to 7th August in this International Book Fair. Books and booklets in other languages too,

قربانی کے جانور کے بارے میں مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

قربانی کا جانور خریدتے وقت خوب اچھی طرح چلا کر نیز دُم، کان، سینگ وغیرہ غور سے دیکھ لیجئے کہ کوئی عیب تو نہیں ہے ممکن ہو تو کسی تجرِبہ کار کو ساتھ لے کر مویشی منڈی جایئے جو جانور کو دیکھ کر اس کی عُمر وغیرہ بتا سکے بھاؤ کم کروانے کے لئے "وہاں سستا ملتا ہے"، "میری گنجائش نہیں" وغیرہ جملے بولنے سے پرہیز کیجئے (تاکہ جھوٹ میں نہ جا پڑیں) اسی طرح جانور کی قیمت کم کرنے کے لئے اس کے عیب نکالنا "بوڑھا ہے"، "کمزور ہے"، "ہڈّیاں پسلیاں نظر آرہی ہیں"، "اس کا گوشت بھی سخت ہو گا" وغیرہ وغیرہ کہنا بیوپاری کی دل آزاری کا باعث ہو سکتا ہے جانور کے گلے میں رسّی ڈالنے کے بجائے، چمڑے کا پٹّا ڈال کر اس میں سوت کی رسّی ڈال کر باندھنے میں جانور کے لئے راحت ہے جانور کو گھر لانے کے بعد اس کے مزاج اور موسِم کو دیکھ کر نہلایئے کہتے ہیں: بکرا نہلانے سے سُست اور بیمار پڑ جاتا ہے جبکہ دُنبے کو نہلانا اس کی نشوونما کے لئے مفید ہے بڑے جانوروں میں سے بھینس خوشی سے نہاتی ہے جبکہ گائے اور بچھڑا نزاکت والے ہوتے ہیں، نہانے بلکہ گیلی زمین پر بیٹھنے سے بھی کتراتے ہیں بعض اوقات نئی جگہ آنے کے بعد جانور پر کچھ اَثَر پڑتا ہے مثلاً وہ سُست ہو جاتا ہے یا تھوڑا بیمار ہو جاتا ہے، اس بات کو پیشِ نظر رکھئے جانور کو کچّی جگہ پسند ہوتی ہے اگر مُہیّا ہو تو اسے کچّی جگہ پر باندھئے یا کم اَز کم اس کے بیٹھنے کی جگہ پر مٹّی وغیرہ ڈال دیجئے جانور کے چارے پانی کا خیال رکھئے، ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک حدیث میں حکم ہے کہ جو جانور پالو، دن میں 70 بار اُسے دانہ پانی دکھاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/656)﴾ چھوٹے جانور کو صبح کے وقت ہری گھاس اور شام کو چنے کی دال یا چنے کا چھلکا کھلایئے بڑے جانور جیسے گائے وغیرہ کو ایک کلو چوکر اور ایک کلو گندم کا بھوسا (توڑی) خشک حالت میں ملا کر یا ایک کلو بنولے کی کَھل بِھگو کر، ایک کلو چنے کی دال کی (بیسن نُما) آٹّی اور چوکر ملا کر ایک تَر یعنی گیلا مکسچر (اس کو ونڈا بھی کہتے ہیں) بنا لیجئے اور صبح و شام دو وقت کھلایئے، دوپہر میں چار پانچ کلو مکئی کا چارا کھلایئے (ضرورتاً کسی جانور پالنے والے سے مشورہ کرلیجئے) دیہات کے جانور کھلی جگہ میں رہنے کے عادی اور انسانوں سے کم مانوس ہوتے ہیں، جب یہ شہر میں نئی جگہ پر آتے ہیں تو اپنے قریب انسانوں کا ہجوم دیکھ کر بدک سکتے بلکہ کسی انسان کو زخمی بھی کر سکتے ہیں یا پھر جانور خود گِر کر یا کسی چیز سے ٹکرا کر زخمی بھی ہو سکتے ہیں لہٰذا ان کے پاس ہجوم لگانے اور خواہ مخواہ ان کو چھیڑ کر طیش دلانے سے بچئے۔ (مختلف مدنی مذاکروں سے لئے گئے مدنی پھول)

اُونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قُرباں میں — کاش! دَستِ آقا سے نَحْر ہو گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص158)

ISBN 978-969-631-932-0
0132018

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

MC 1286